علم اور حکمت کا اصل خزانہ صرف اور صرف قرآن وحدیث ہے۔
باقی سب اس کے بعد

Sep 2024
ایڈیشن نمبر 2

عقائد اہلسنت

(پیر صاحبان، صوفیاء کرام)

(مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت، فرقہ)

- مسلمانوں کے 73 فرقوں میں سے درست فرقہ کون سا ہے۔ سوال نمبر 27
- حدیث پاک سے ثبوت کہ، شدید اختلافات کے باوجود بھی شیعہ، بریلوی، دیوبندی، وہابی اور اہلسنت ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ سوال نمبر 31
- اسلام میں مزارات کا ثبوت۔ سوال نمبر 35
- فوت شدہ شخصیات سے مدد مانگنا جائز نہیں ہے۔ سوال نمبر 37
- فاتحہ خوانی، قل اور چہلم وغیرہ کا ثبوت۔ سوال نمبر 34
- میلاد شریف اور اچھی بدعت کا ثبوت۔ سوال نمبر 19 اور 22
- آلات موسیقی اور چھوٹی داڑھی کا ثبوت۔ سوال نمبر 28 اور 43

اس کتاب کو "فری" ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کو "وزٹ" کریں۔ www.fakeer.pk

فقیرِ مدینہ محمد علی حسن

کچھ اس کتاب کی تاریخ

اللہ پاک کی مہربانی سے یہ کتاب دراصل اس سے پہلے لکھی گئی میری کتابوں "تلاش حق "اور "راہ حق و عشق "کا ہی تسلسل ہے۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے تلاشِ حق لکھنے سے پہلے میں نے استخارہ کیا تھا،اور استخارہ میں اجازت کے بعد اس کتاب کا لکھنا رمضان المبارک (۱۴۳۴ ہجری) ,2013 میں شروع کیا گیا۔اور الحمدللہ ، تقریباً ۱ ماہ اور ۱۲ دن کے بعد 7 ذوالقعدہ (۱۴۳۴ ہجری) 2013, کو یہ کتاب مکمل ہوئی۔ 2013 سے لیکر اب تک اس کتاب میں کئی نئے سوالات کے جواب شامل کیے جارہے ہیں۔اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے۔ کہ چند اہم سوالات کے جوابات آسان طریقے کے ساتھ فراہم کئے جائیں۔ میں تو خود ایک انتہائی گنہگار اور کم علم انسان ہوں۔ لہذا اس کتاب کی تکمیل کے واسطے میں نے بڑے اور نیک لوگوں کی تحریروں اور بیانات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ جو کوئی اس کتاب سے فائدہ اٹھائے اس سے درخواست ہے کہ مجھ گنہگار کے لئے،اس کتاب کی تیاری اور دیگر معاملات میں مدد کرنے والوں کے لئے اور تمام مومنین کے لئے،اللہ پاک کے حضور،دین اور دنیا کی مکمل خیر اور بھلائی کی دعا فرمادے۔اللہ پاک اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے ہم سب کی تمام جائز دلی حاجات کو قبول فرمائے۔آمین۔

اگر آپ کتاب سے متعلق کوئی رائے یا مشورہ دینا چاہتے ہیں تو ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں اور ہمارے اس ای۔میل ایڈریس info@fakeer.pk پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

تلاشِ حق ستمبر 2013

راہ حق و عشق 2014

"عقائدِ اہلسنت" ایڈیشن نمبر 1

26-09-2024

آخر ہم صوفی کون ہیں۔آج ہمیں پہچان لیں۔۔۔۔ہمارا تعارف جان لیں۔

ہم اپنے رب کے وہ بندے ہیں کہ ہم کو فخر ہے، کہ الحمدُللہ سب سے پہلے ہم محمدی ہیں، پھر ہم صدیقی ہیں، پھر ہم فاروقی ہیں، پھر ہم عثمانی ہیں، پھر ہم علوی ہیں، پھر ہم حسنی ہیں، پھر ہم حسینی ہیں، ہم لوگ حنفیوں میں بھی موجود ہیں، ہم مالکیوں میں بھی موجود ہیں، ہمیں لوگ شافعیوں اور حنبلیوں میں بھی پائیں گے۔ہم ہجویری بھی ہیں، ہم قادری بھی ہیں، ہم چشتی بھی ہیں، ہم رومی بھی ہیں، ہم کاکی بھی ہیں، ہم فریدی بھی ہیں، ہم صابری بھی ہیں، ہماری پہچان کیا پوچھتے ہو ہم تو رب تعالیٰ کے حبیب پاک ﷺ کے پیارے غلاموں کے در پر پڑے ہوئے وہ حقیر لوگ ہیں، جو نبی پاک ﷺ کے پیاروں کے وسیلے کے ذریعے، "تلاش حق" کے متلاشی ہیں۔

جس طرح ہم مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستانی، پھر پنجابی، پھر لاہوری وغیرہ کہلاتے ہیں، اسی طرح یہ نسبتوں کا سفر ہے۔ بڑے سے بڑے پیر صاحب یا عالم دین، یا کوئی روحانی شخصیت ہو، وہ سب بھی انسان ہیں۔اور اُن سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ لہذا لازمی نہیں کہ علماء کرام کی ہر بات درست ہی ہو۔اگر علماء کرام کی بھی کوئی بات قرآن و حدیث سے ٹکرائے تو اُس کو چھوڑ کر، قرآن و حدیث کو پکڑ لیں۔اندھی تقلید علماء اکرام، کی بھی مت کریں۔

یاد رکھیں! کہ آپ کے پیر صاحب بھی انسان ہیں۔اور اُن سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ لہذا لازمی نہیں کہ ہمارے پیر صاحب کی ہر بات ٹھیک ہی ہو۔اس لیے اپنے پیر صاحب سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ کے دو عظیم شاگردوں، جناب حضرت امام ابو یوسف رحمۃاللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمۃاللہ علیہ نے بہت ساری باتوں میں اپنے اُستاد محترم امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ سے اختلاف فرمایا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ دونوں عظیم شاگرد، حنفی

کہلائیں گے۔اگرحضرت امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ علیہ سے اختلاف جائز ہو سکتا ہے۔تو پھر ہمارے پیر صاحب سے اختلاف کیوں جائز نہیں ہو سکتا۔اپنے پیر صاحب کاادب ضرور کریں مگر۔"اگر"اُن سے کوئی غلطی ہو جائے توادب کے ساتھ اُن کی رہنمائی فرمائیں۔ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں ۔ یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

میرا اعتراف

اصل معاملہ یہ ہے،کہ چند سال پہلے تک میں خود ایک فرقہ پرست اور کٹر مولوی تھا۔ اس وقت میرا اٹھنا بیٹھنا، زیادہ تر،اپنے ایک مخصوص فرقہ کے دوستوں کے ساتھ ہی ہوتا تھا۔اور میں دیگر فرقہ کے علماء کے سخت خلاف ہوتا تھا۔اس وقت میں دیگر فرقہ کے مولوی صاحبان کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتا تھا۔اور صرف اپنے مخصوص فرقہ کے کٹر علماء کے فتووں کو ہی درست مانتا تھا۔اور اپنے فرقہ کے علماء کی اندھی تقلید کا قائل تھا۔اور دین کے معاملات میں اپنا دماغ استعمال کرنے کا قائل نہیں تھا۔

اس وقت میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب،غامدی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب وغیرہ کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ مگر جوں جوں،قرآن وحدیث کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کیا،تو میرے رویے میں تبدیلی آنی شروع ہو گئی۔آج میری سوچ یہ ہے،کہ بریلوی،دیوبندی وہابی اور شیعہ یہ تمام مسلمانوں کی ہی شاخیں ہیں۔اور ان میں اختلافات ضرور ہیں۔مگر اختلافات کے باوجود بھی ہم سب مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں،کیونکہ یہ صحیح پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری۔695)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

وہ علماء جن کے یوٹیوب پر بیانات نے میرے علم اور شعور کو بیدار کرنے میں مدد دی، ان علماء کو میں اپنا محسن مانتا ہوں۔ ان میں سے چند اہم نام یہ ہیں۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب　　پیر نصیر الدین نصیر صاحب　　مولانا وحید الدین خان صاحب

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب　　غامدی صاحب　　ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب　　مولانا اسحاق صاحب

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ نہ تو ہر صوفیاء (صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) درست ہے، اور نہ ہی ہر بریلوی عالم دین، وہابی، شیعہ یا دیوبندی عالم دین غلط ہے۔ آپ کو تمام ہی مکتبہ فکر میں ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ اصل فیصلہ صرف اور صرف قرآن و حدیث اور، اُس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ اجمین کا فعل ہے۔ جو جو معاملات قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکراتے جائیں، اُن کو چھوڑ دیں۔ روز قیامت ہر انسان سے اس کی عقل، علم اور شعور کے مطابق ہی حساب ہو گا۔ لہٰذا قرآن و حدیث کو تھام لیں اور بس۔ لہٰذا مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں، اور اندھی تقلید کسی بھی فرقے کے عالم دین کی مت کریں۔ لہٰذا جس کی جو بات قرآن و صحیح حدیث پاک سے غلط ثابت ہو، اس بات پر عمل مت کریں۔ مگر درست بات کی تائید کر دیں۔ یہ علماء بھی انسان ہیں۔ اور ان تمام ہی فرقہ کے علماء سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ اور اندھی تقلید کسی بھی سیاسی یا مذہبی قائد کی مت کریں۔ مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔ اور یاد رہے کہ، ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و صحیح حدیث پاک ہی ہے، اور اس کے بعد صحابہ کرام کی سنت سے روشنی حاصل کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، کبھی گمراہ نہیں ہوں گے۔

محمد علی حسن

فقیر مدینہ

fakeer.pk　AliMagnus　www.fakeer.pk

سوال نمبر 1: عبادات کا فائدہ اسی وقت ہو گا، اگر انسان میں ایمان ہو گا۔ نبی کریم ﷺ کی محبت اور ادب، نماز و روزہ اور دیگر عبادات سے زیادہ اہم ہے۔ صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

سوال 02: اگر کوئی کسی کافر کے گھر میں پیدا ہوتا ہے، اور اُس تک دینِ اسلام کا پیغام بھی نہ پہنچا ہو، تو کیا پھر بھی وہ قصوروار ہو گا؟ آخر تقدیر اور قسمت کا کتنا عمل دخل ہوتا ہے۔؟ کیا اپنا فرقہ، اور مذہب، ہم خود منتخب کرتے ہیں، یا اللہ تعالیٰ، کا اس معاملے میں ہمارے اُوپر کوئی جبر ہے؟

سوال 03: کیا ہماری زندگی کا مقصد، پیسہ کمانا، ماں باپ کی خدمت کرنا، بیوی بچوں سے محبت کرنا وغیرہ ہے۔ آخر ہمیں پیدا کیوں کیا گیا ہے؟

سوال 04: کچھ لوگ کہتے ہیں، کہ ہمارے نبی پاک ﷺ "اُمی" تھے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ "اُمی" کا مطلب اَن پڑھ ہوتا ہے۔ معاذ اللہ، کیا ہمارے نبی پاک ﷺ اَن پڑھ تھے؟

سوال 05: جب حدیثِ پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ، ہم، نبی پاک ﷺ دنیا کے کسی بھی حصے سے سلام پیش کر سکتے ہیں اور ہماری فریاد، اُن تک پہنچ سکتی ہے، تو پھر اس کو بنیاد بنا کر ہم فوت شدہ اولیاء اللہ، سے مدد کیوں نہیں مانگ سکتے۔؟

سوال 06: آخر، مسلمان ہونے کے لیے کس بنیادی عقیدے کا ہونا ضروری ہے؟ کیونکہ تقریباً ہر ہی فرقے کے، کٹر مولوی اپنے علاوہ دوسرے فرقے والوں کو کافر کہتے رہتے ہیں۔

سوال 07: کیا نبی پاک ﷺ کو غیب کا علم ہے؟ اور کیا اس بات کو ہم قرآن پاک اور احادیث نبوی ﷺ سے ثابت کر سکتے ہیں؟

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال08: کئی لوگ قرآن پاک سے غلط ثابت کرتے ہیں کہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر تھا، جبکہ آزر تو کافر تھا، جبکہ حقیقت میں آزر والد نہیں چچا تھا، اوران کے والد محترم تو مسلمان تھے، قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

سوال09: آغاخانی، بریلوی، دیوبندی، وہابی، اہل سنت، یاشیعہ، کس فرقے کے علماء کی قران وحدیث کی تشریح درست ہے۔آخرایک عام مسلمان کس فرقے میں شمولیت اختیار کرے۔؟

سوال10: کچھ لوگ کہتے ہیں۔کہ جب ہم، مسلمان، باقی مذاہب مثلاً، ہندو، عیسائی، یہودی وغیرہ کے ساتھ کاروبار کر سکتے ہیں، تو پھر کئی لوگ قادیانیوں کے ساتھ کاروبار کرنے کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

سوال11: کیاہم بھی ولی اللہ (اللہ کے دوست) بن سکتے ہیں۔؟اولیاءاللہ (اللہ کے دوست) کی پہچان کیاہے؟اور ولی اللہ (اللہ کے دوست) کے ساتھ تعلق رکھنے کا کیافائدہ ہے۔؟

سوال12: ان تمام لوگوں سے درخواست، جو حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ اوراہل بیت سے محبت کا دعوٰی کرتے ہیں، مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خلاف بولتے ہیں۔قرآن پاک و صحیح حدیث پاک کی روشنی میں اس معاملے کو سمجھیں۔

سوال13: آخر کیا وجہ ہے کہ، ایک بھی صحیح حدیث پاک سے نبی کریم ﷺ کے یوم وفات کی تاریخ ثابت نہیں ہوتی۔؟ آخر صحابہ کرام تاریخ وفات یا تاریخ ولادت کو اتنا ضروری کیوں نہیں سمجھتے تھے۔؟

سوال14: کیاآج کل کے علماء یاعوام، حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ، اور دیگر اماموں سے اختلاف کر سکتے ہیں، یا نہیں؟

سوال15: آخر کیا وجہ ہے کہ، آج مسلمانوں کی اکثریت، علماءاہلسنت (پیر صاحبان، صوفیاء کرام)، کے ساتھ منسلک ہے۔جبکہ بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ حضرات مسلمانوں کے چھوٹے فرقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

سوال16:   صحابہ کرام، کے درمیان کئی معاملات میں اختلافات تھے۔اس معاملہ پر ہمارا کیا ردِ عمل اور عقیدہ ہونا چاہیے؟

سوال17:   کیا کالے جادو کی وجہ سے،اولاد کا نہ ہونا، کاروبار یا نوکری میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔؟ کالے جادو کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

سوال18: کیا آپ جانتے ہیں کہ،ایک خاص ترین علم ہے، جس کے آگے دنیاوی اور سائنسی علم کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اور اس علم (علم لدنی)، تک عام انسانوں کی رسائی نہیں ہے،۔آئیے قرآن و حدیث سے اس علم (علم لدنی)، کی معلومات حاصل کرتے ہیں۔

سوال19:   کیا صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین میلاد شریف مناتے تھے، اگر ہاں تو اس کا ثبوت کیا ہے۔ کیا میلاد شریف نہ منانے والا گناہ گار ہوتا ہے؟

سوال19-A: میلاد شریف صرف پاکستان اور بھارت میں ہی نہیں منایا جاتا ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کی تقریبا 90 فیصد سے زائد اکثریت میلاد شریف سرکاری سطح پر مناتی ہے۔ ثبوت حاضر خدمت ہے۔

سوال20:   میلاد شریف کس طرح منانا چاہیئے؟ میلاد شریف کے موقع پر جلوس نکالنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اگر کوئی انسان نمازوں میں سُستی کرے، مگر میلاد شریف کی محفل باقاعدگی سے مناتا ہو۔ تو ایسے شخص کے بارے میں کیا کہنا چاہیے؟

سوال21:   کچھ لوگ کہتے ہیں کہ 12 ربیع الاوّل تو نبی پاک ﷺ کی یوم ولادت کے ساتھ ساتھ یوم وصال بھی تو ہے پھر آپ لوگ 12 ربیع الاوّل کو خوشی کیوں مناتے ہیں؟

سوال22:   بدعت کیا ہوتی ہے؟ اور کیا ہر بدعت بُری ہوتی ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ میلاد شریف کی محفل کرانا بدعت ہے کیا یہ درست ہے؟

سوال 23: اسلام میں کتنی عیدیں ہیں؟ کیا عید میلاد النبی ﷺ کہنا یا منانا جائز ہے؟ کیا یہ بات قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہو سکتی ہے۔

سوال 24: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بار بار میلاد شریف منانا اور ہر سال مدینہ پاک حاضری کی کیا ضرورت ہے، اور ہر سال عمرہ کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے؟ بلکہ بار بار میلاد شریف منانا اور ہر سال مدینہ پاک حاضری کی بجائے اُن پیسوں سے غریب بچیوں کی شادی کر دیا کریں۔؟

سوال 25: آخر کس فرقے کے علماء کی قرآن و حدیث کی تشریح کو درست ماننا چاہیے۔؟ کیا دین کی تبلیغ کے لئے، با قاعدہ عالم دین ہونا، یا مفتی ہونا ضروری ہے۔؟ کچھ، لوگ کہتے ہیں کہ، عالم دین، کے علاوہ، کسی عام مسلمان، کا بیان سننا اور شیئر کرنا حرام ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں، جو انسان، کسی
مدرسے سے با قاعدہ، پڑھا ہوا نہ ہو، ایسے انسان کو دینی معاملات میں نہیں بولنا چاہیے۔ کیا یہ بات درست ہے؟

سوال 26: کچھ لوگ، کہتے ہیں، کہ اپنا دماغ استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، بس علماء کرام کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلتے رہو۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کی تشریح، صرف مُستند عالم دین ہی کر سکتے ہیں۔ لہذا ہر انسان کو ان معاملات میں نہیں بولنا چاہیے، کیا واقعی ایسا ہے؟

سوال 27: مسلمانوں کے 73 فرقوں میں سے درست صرف 1، آخر باقی 72 کا کیا ہو گا؟ صحیح حدیث پاک، کی روشنی میں مسئلہ سمجھیں۔

سوال 28: مسلمانوں کی اکثریت، صوفی میوزک اور قوالی کی قائل ہے، مگر، دیوبندی، بریلوی اور وہابی علماء موسیقی کے خلاف ہیں، آخر درست کون ہے؟

سوال 29: کیا کسی پیر صاحب کا مرید بننے سے پہلے قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنا زیادہ ضروری ہے یا پہلے ہم کسی پیر صاحب کے مرید بنیں، اور پھر قرآن و حدیث کا علم حاصل کریں؟ پیری مریدی، کی شرعی حیثیت کیا ہے

سوال 30 کئی مولوی صاحبان اور کئی سیاسی قائدین کہتے ہیں کہ، دوسرے فرقہ کے علماء، یا دیگر سیاسی قائدین کی عزت کرنا جائز نہیں ہے۔ جبکہ قرآن وحدیث سے تو کچھ اور ہی ثابت ہوتا ہے۔

سوال 31: 3 نہیں، بلکہ 4 صحیح حدیث پاک سے ثبوت، کہ، بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ، کلمہ گو مسلمان کے پیچھے اختلافات کے باوجود بھی، نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ آخر حقیقت کیا ہے؟؟

سوال 32: پکے کافر (قادیانی، ہندو، پارسی، عیسائی، یہودی، وغیرہ)، اور کلمہ گو مشرک میں کیا فرق ہے؟ کیا کلمہ گو مشرک، گمراہ اور بدعقیدہ انسان کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے؟

سوال 33: کیا فوت شدہ لوگ، زندہ لوگوں کے لئے دعا کر سکتے ہیں۔؟ کیا فوت ہوئے بزرگوں کے وسیلے سے دُعا مانگنا جائز ہے؟ مزارات پر جاکر دعا مانگنے کا کیا فائدہ ہے؟

سوال 34: کئی لوگ کہتے ہیں کہ فوت شدہ لوگوں کو زندہ لوگوں کی طرف سے کی گئی عبادت کا فائدہ نہیں پہنچتا، لہذا فاتحہ خوانی، قل اور چہلم کرنا جائز نہیں ہے۔ جو کام صحابہ کرام سے ثابت نہ ہوکیا، اس پر عمل کرنا جائز ہے؟

سوال 35: کیا صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی زندگیوں سے ہم ثابت کر سکتے ہیں، کہ اسلام میں مزارات، کی اجازت ہے؟ اگر مزارات پر کچھ گمراہ لوگ، سجدے کریں، یا کوئی اور غیر شرعی کام کریں، تو کیا اس صورت میں مزارات کو تباہ کردینا جائز ہے؟

سوال 35-A: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ، حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ، مزارات کو شہید کردینا جائز ہے۔ جب کہ دوسری طرف صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی زندگیوں سے مزار میں دفن کرنا اور دفن ہونا دونوں ہی ثابت ہیں؟ اصل معاملہ سمجھیں۔

سوال 35-B: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، جب مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام کے مزارات نہیں ہیں، اور میلاد شریف بھی نہیں منایا جاتا، تو پھر ترکی، مصر، اردن، شام، یمن، پاکستان، بھارت وغیرہ میں یہ معاملات کیوں

ہیں؟یعنی آخرامت کی اکثریت ان معاملات کی قائل کیوں ہے؟

سوال 36: جب حدیثِ پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ ،انبیاءعلیہ سلام،وفات کے بعد بھی کسی کی مدد فرما سکتے ہیں،تو پھران واقعات کوبنیاد بنا کر فوت شدہ اولیاءاللہ سے مدد مانگنا کیوں جائز نہیں ہے؟مزرات پر جاکر دُعامانگنے کا صحیح طریقہ کیاہے؟

سوال 37: یاعلی مدداور یاغوث مدد کانعرہ کیوں نہیں لگاناچاہیے؟کیااولیاءاللہ فوت ہونے کے بعداپنی قبروں سے ہماری مدد نہیں کر سکتے؟

سوال 38: کچھ لوگ کہتے ہیں۔نبی پاک ﷺ ہماری طرح کے ایک عام بشر ہیں۔کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

سوال 39: کیانبی پاک ﷺ نورہیں،یابشر (انسان)ہیں۔؟

سوال 40 آخراہلِ بیت میں کون لوگ شمار ہوتے ہیں؟اگراہلِ بیت،بھی کوئی گناہ کریں گے،توان کوعام لوگوں سے بھی زیادہ سزامل سکتی ہے۔لہذاہم سب کواپنے اعمال پرخاص توجہ دینی چاہیئے۔اگرساداتسے کوئی غلطی ہو جائے،توہمیں کیاکرناچاہیئے؟

سوال 41: کچھ لوگ صحیح مسلم شریف کی ایک حدیث پاک کاحوالہ دے کرثابت کرتے ہیں۔کہ استغفراللہ،آقا علیہ السلام کے والدماجدجناب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہوکافرہیں۔کیایہ بات ٹھیک ہے؟

سوال 42: رفع یدین کے ساتھ نمازپڑھنازیادہ بہترہے،یابغیررفع یدین کے نمازپڑھنازیادہ بہترہے ؟

سوال 43: آخرداڑھی،دیگرسنتِ موکدہ سے زیادہ اہم کس طرح ہے؟ آخرداڑھی کی شرعی حیثیت کیاہے؟ کیا چھوٹی داڑھی رکھنااسلام میں جائزہے؟

سوال 44: فرض نمازاداکرنے سے کام توچل سکتاہے،مگراگراللہ تعالیٰ کی خصوصی محبت چاہیئےتوسنتیں اورنوافل بھی باقاعدگی سے پڑھنے ہوں گے۔کیونکہ۔۔۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 45: کیا سفر میں صرف دو فرض پڑھ لینا کافی ہے؟ کیونکہ، کچھ علماء کرام، کہتے ہیں کہ، سفر میں بھی سنتیں پڑھنی چاہیں۔ مگر فرض آدھے کرلو۔ آخر، قصر (سفر) نماز، ہے کتنی؟ قصر نماز کے لئے کتنے دن کا سفر ضروری ہے۔

سوال 46: جمعہ کی نماز کی کتنی رکعتیں پڑھنی چاہیے؟ نبی پاک ﷺ، سے جمعہ کی نماز کی کتنی رکعتیں پڑھنا ثابت ہیں۔؟

سوال 47: کیا کافر کے جنازے کا بھی احترام کرنا چاہیے؟ کیا دوسرے فرقہ کے علماء، کا اختلافات کے باوجود بھی ادب کرنا چاہیے۔؟

سوال 48: کیا صحابہ کرام، کے درمیان بھی درجات اور مراتب میں فرق ہے۔؟

سوال 49: نمازِ تراویح کی شرعی حکم کیا ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں۔ کہ نماز تراویح سُنت موکدہ ہے، اور جو نماز تراویح ادا نہیں کرے گا وہ گناہ گار ہوگا۔ کیا واقعی اس طرح ہے؟ کیا ہم حدیث پاک سے ثابت کر سکتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہو نے گیارہ تراویح (8+3) کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ صرف 20 تراویح پڑھنا ہی درست ہے۔

سوال 50: قرآن پاک سے ثبوت کہ، زکوۃ ہسپتالوں، دینی مدرسوں، فلاحی اداروں اور مساجد کو بھی دی جاسکتی ہے، لیکن افضل یہ کہ اپنے قریبی رشتہ داروں اور جاننے والوں کو دی جائے۔ کیونکہ۔۔

سوال 51: کئی علماء کہتے ہیں، کہ، نبی کریم ﷺ، نے اللہ تعالی کو واقعہ معراج میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، کیا واقعی ایسا ہے؟

سوال 52: آخر آج کے دور میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے، کہ، کون سے علماء کرام کو سننا چاہیئے اور کن کو نہیں سننا چاہیئے؟

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 53: کئی لوگ کہتے ہیں کہ ، جس طرح ڈاکٹر ہی علاج کر سکتا ہے،اور مکینک ہی گاڑی ٹھیک کر سکتا ہے،اسی طرح صرف علماء ہی دین کی تشریح کر سکتے ہیں،آخر کیا کریں؟؟

سوال 54: کئی لوگ کہتے ہیں کہ ،جب مولا علی، کہنا حدیث پاک سے ثابت ہے،تو اس کا مطلب نکلتا ہے،کہ نبی کریم ﷺ کے بعد جانشینی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے ثابت ہوتی ہے۔آخر یہ موقف قرآن پاک سے کس طرح غلط ثابت ہوتا ہے؟

سوال 55: آخر کیا وجہ ہے کہ ،کئی 5 وقت کے نمازی اور اعلی تعلیم یافتہ،بلکہ یورپ اور امریکہ کے پڑھے لکھے لوگ بھی یا تو خود دہشت گرد بن جاتے ہیں،یا دہشت گرد مذہبی جماعتوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔کیوں؟؟

سوال 56: اگر نبی کریم ﷺ کے مقدس بالوں کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ شفاء عطاء فرما سکتے ہیں،تو پھر،اگر نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے گی،تو انشاءاللہ تعالیٰ،قبولیت کا امکان بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔ 2 صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

سوال 57: کئی لوگوں کو اپنے علاوہ دیگر فرقہ کے مسلمانوں پر اکثر اوقات شرک کا شک ہی ہوتا رہتا ہے۔ اوران لوگوں کے مطابق اولیاءاللہ کو داتا، غوث، وغیرہ کہنا بھی شرک ہے۔2 صحیح حدیث پاک سے معاملہ سمجھیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 01: عبادات کا فائدہ اسی وقت ہو گا، اگر انسان میں ایمان ہو گا۔ نبی کریم ﷺ کی محبت اور ادب، نماز و روزہ اور دیگر عبادات سے زیادہ اہم ہے۔ صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

عبادات کا فائدہ صرف اِس صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ جب انسان کے اندر ایمان ہو، اگر کسی میں ایمان ہی نہیں رہا۔ تو اُس کی عبادات فضول ہیں۔ کیونکہ قوی امکان ہے۔ کہ گستاخ اور بے ادب انسان کا ایمان اُس کی بداعمالیوں کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے، اس لیے پہلے ایمان بچائیں پھر اپنی ظاہری عبادات پر بھی توجہ دیں۔ لہذا، ایمان کو بچانا نماز، اور روزہ سے زیادہ اہم ہے۔ اگر ایمان سلامت رہے گا، تو پھر ہی عبادات کا فائدہ حاصل ہو گا۔ ورنہ عبادات کا کوئی فائدہ نہیں۔ گستاخ اور بے ادب انسان نماز، روزہ اور دیگر عبادات کے باوجود جہنم کا خوب مزہ چکھیں گئے۔

حدیث مبارکہ نمبر 1: آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہو گا، جب تک اس کے والد اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ اس کے دل میں میری محبت نہ ہو جائے۔ صحیح بخاری-15

حدیث مبارکہ نمبر 2: ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا کہ قیامت کب قائم ہو گی؟ اس پر آقا علیہ السلام نے فرمایا: کہ تم نے قیامت کے لیے تیاری کیا کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کچھ بھی نہیں، سوا اس کے کہ میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا: کہ پھر تمہارا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہو گا جن سے تمہیں محبت ہے ” حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ‘ نے بیان کیا کہ ہمیں کبھی اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی جتنی آپ ﷺ کی یہ حدیث سن کر ہوئی کہ ” تمہارا حشر انہیں کے ساتھ ہو گا، جن سے تمہیں محبت ہے۔“ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں بھی آقا علیہ السلام سے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھتا ہوں اور ان سے اپنی اس محبت کی وجہ سے امید رکھتا ہوں کہ میرا حشر انہیں کے ساتھ ہو گا، اگرچہ میں ان جیسے عمل نہ کر سکا۔ (صحیح بخاری، رقم الحدیث 3688)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اُوپر دی ہوئی دونوں احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ نبی پاک ﷺ سے محبت وہ عمل ہے جو انسان کی تقدیر بدلنے کے لیے کافی ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ فرائض کو اہمیت نہ دیں۔ مگر نبی پاک ﷺ کا ادب اور عشق، فرائض سے بہت زیادہ اہم ہیں۔

سوال 02: اگر کوئی کسی کافر کے گھر میں پیدا ہوتا ہے، اور اُس تک دینِ اسلام کا پیغام بھی نہ پہنچا ہو، تو کیا پھر بھی وہ قصوروار ہوگا؟ آخر تقدیر اور قسمت کا کتنا عمل دخل ہوتا ہے۔؟ کیا اپنا فرقہ، اور مذہب، ہم خود منتخب کرتے ہیں، یا اللہ تعالیٰ، کا اس معاملے میں ہمارے اُوپر کوئی جبر ہے؟

آپ میں سے کوئی بریلوی ہے، کوئی اہلسنت ہے، کوئی دیوبندی ہے، کوئی اہلحدیث، کوئی شیعہ ہے، کوئی آغاخانی ہے، اور کوئی کیا ہے کوئی کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر میں آپ سے پوچھوں کہ، آپ تحقیق سے دیوبندی، اہلحدیث، اہلسنت، بریلوی، شیعہ (وغیرہ) ہیں؟ یا پھر ماں باپ کی تقلید میں؟ تو لازم ہے آپ کا جواب ہوگا ماں باپ کی تقلید میں۔ چونکہ امی ابو بریلوی تھے، یا دیوبندی تھے، یا اہلحدیث تھے، اہلسنت تھے، شیعہ تھے، اسی لیے میں بھی بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، شیعہ ہوں۔

توسوال یہ ہے کہ یہودی و عیسائی کا بچہ بھی تو ماں باپ کی تقلید ہی میں یہودی و عیسائی ہے۔ پھر وہ بچہ کیوں کافر کیا اللہ نے یہودی بچے پر ظلم کیا کہ اُسے یہودی گھر میں پیدا کر دیا؟ (معاذاللہ) اور آپ کو بریلوی، دیوبندی، شیعہ، اہلحدیث، گھر میں؟ سوچیے کہ کیا اللہ تعالیٰ ظالم ہے (معاذاللہ) جو ہمیں فرقوں، اور مختلف مذاہب، میں پیدا کرتا ہے؟ یا پھر ہم ظالم ہیں جو عقل کے ہوتے ہوئے بھی تحقیق نہیں کرتے؟ اور آنکھ بند کر کے جو جس فرقے یا مذہب میں پیدا ہوتا ہے اسی کو حق سمجھ بیٹھتا ہے۔

اصل میں اللہ تعالیٰ، نے انسان کو عقل عطا کی ہوئی ہے، لہذا انسان کو اس کی عقل اور شعور، درست اور غلط کی پہچان بتا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے، کہ اسلام آج بھی دنیا کا سب سے تیزی سے پھیلتا ہوا مذہب ہے، کیونکہ اسلام دین فطرت ہے، اور لوگ جب عقل استعمال کرتے ہیں، تو دوسرے مذاہب چھوڑ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ **اگر کسی غیر مسلم تک واقعی اسلام کا پیغام نہیں پہنچا،** لیکن پھر بھی اُسے اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانا ضروری ہے، کیونکہ اسلام دینِ فطرت ہے، اور اگر وہ اپنا دماغ استعمال کرے تو، ایک اللہ تک ضرور پہنچ سکتا ہے۔ اور باقی بنیادی اخلاقیات اور نیکی اور بدی کا بنیادی شعور لے کر ہر انسان پیدا ہوتا ہے۔ **لہذا روزِ قیامت، ہر انسان سے اُس کے علم، شعور اور عقل کے مطابق ہی سوال جواب ہو گا۔ اگر ایک سکول کا استاد، پہلی کلاس کے**

بچے سے ساتویں جماعت کی کتاب کا سوال نہیں پوچھے گا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ پہلی کلاس کے بچے نے ابھی تک ساتویں جماعت کی کتاب پڑھی ہی نہیں، لہذا اسی طرح روزِ قیامت انسان سے اُسی چیز کا سوال پوچھا جائے گا، جس کا اُسے علم دیا گیا ہو گا، اور جو اُس کے عقل اور شعور کے دائرے کے اندر آتا ہو گا۔ **ہمیشہ اپنی عقل کو استعمال کیا کریں، کیونکہ، میرا رب تو عقل استعمال نہ کرنے والوں پر خباثت کو لازم قرار دیتا ہے۔**

فرمانِ الٰہی: اور کسی نفس کے امکان میں نہیں ہے کہ بغیر اجازت و توفیق پروردگار کے ایمان لے آئے، اور وہ ان لوگوں پر خباثت کو لازم قرار دے دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے ہیں۔ سورت یونس، آیت نمبر-100

فرمانِ الٰہی: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

سورۃ القمر-آیت نمبر-17

حدیث پاک: بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

(صحیح البخاری 1358)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کچھ چیزوں میں انسان کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ مثلا، زندگی اور موت میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ موت اپنے مقررہ وقت پر آکر رہتی ہے۔ کوئی علاج یا دوائی موت کو ٹال نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے دوائی کے استعمال سے تکلیف میں کمی تو ہو سکتی ہے، مگر موت کا وقت ٹل نہیں سکتا۔

مگر کئی چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہوا ہے۔ مثلا: : اچھائی یا برائی کا انتخاب کرنا۔ اپنی پسند کا مذہب، فرقہ، اختیار کرنا، جیسا کہ بہت سارے عیسائی، اور کافر ہر سال اپنی مرضی سے اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ اور کئی بدبخت اپنی مرضی سے مسلمان سے کافر بھی ہو جاتے ہیں، جیسا مرزا قادیانی، مسلمان سے قادیانی (کافر)، ہو گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔

ہمارے ہاں تو اپنے اپنے، فرقہ کے علماء کرام کی اندھی تقلید کا یہ عالم ہے، کہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں پر بدعقیدگی، گستاخی، بدمذہب اور شرک، تک کے فتوے لگانا عام بات بن چکی ہے۔ اور جہالت کا یہ عالم ہے، کہ، اپنے فرقہ کے علماء کرام کی بتائی ہوئی قرآن و حدیث کی تشریح پر اپنا دماغ استعمال تک نہیں کرتے، خواہ ثابت ہی کیوں نہ ہو جائے کہ ہمارے فرقہ کے مولوی کی قرآن و حدیث کی تشریح غلط ہے۔

نوٹ: کچھ معاملات میں انسان کی کامیابی یا ناکامی، انسان کے عمل، محنت اور نیت سے بھی مشروط ہوتی ہے۔ مثلا، اگر کوئی اچھی نیت سے زیادہ نیک کام اور عبادت کرے، اور لوگوں کی مدد کرے، تو امید ہے کہ زیادہ اجر و ثواب حاصل کر لے گا۔ اسی طرح کئی دنیاوی معاملات میں زیادہ محنت کرنے والے عام طور پر اللہ تعالیٰ، کی مہربانی سے اکثر کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ لہذا انسان کو چاہیے، کہ، وہ محنت اور ایمانداری کے ساتھ اپنا کام کرے، جتنا اُس کے اختیار میں ہو۔ اور پھر اپنے رب سے کامیابی کے لیے دُعا بھی کرے، اور نتیجہ اپنے رب پر چھوڑ دے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 03: کیا ہماری زندگی کا مقصد، پیسہ کمانا، ماں باپ کی خدمت کرنا، بیوی بچوں سے محبت کرنا وغیرہ ہے۔ آخر ہمیں پیدا کیوں کیا گیا ہے؟

کاروبار کرنا، اچھی نوکری کی تلاش کرنا، ماں باپ، بیوی بچوں سے محبت، جائز تو ہے، مگر، ان کاموں کو زندگی کا مقصد مت بنانا، کیونکہ اصل میں ہماری زندگی کا مقصد کچھ اور ہے۔ کئی لوگ پانچ وقت کی فرض نماز تو ادا نہیں کرتے، مگر لوگوں کی خوب مدد کرتے ہیں۔۔۔

کئی لوگ خود تو فرض روزہ تک نہیں رکھتے، مگر غریبوں کو کھانا خوب کھلاتے ہیں۔ پھر یہ لوگ کہتے ہیں، کہ، نماز، روزہ، زکوۃ، حج، یہ میرے اور میرے اللہ تعالیٰ، کے درمیان کا معاملہ ہے۔ لہذا مجھے سمجھانے کی کوشش مت کرو۔ میں لوگوں کے حقوق تو ادا کر ہی رہا ہوں، کسی انسان کو تو کوئی تکلیف نہیں دے رہا ہوں۔

افسوس ہے، ان لوگوں پر، جو اپنے رب کی عبادت اور فرائض کے لیے تو وقت نکال نہیں سکتے، مگر فلاحی کاموں اور لوگوں کی مدد کرنے کے لیے ان کے پاس خوب وقت ہے۔ لوگوں کی مدد کرنا، ماں باپ کی خدمت کرنا، بیوی بچوں کا خیال رکھنا، کاروبار، نوکری کرنا، وغیرہ سب جائز ہے۔۔۔ مگر، پہلے وہ کام تو کرو، جس کے لیے ہمارے رب نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا کیوں ہے؟

فرمان الٰہی: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

سورۃ الذاریات، آیت نمبر-56

فرمان الٰہی: جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے، کہ تم میں اچھے کام کون کرتا ہے، اور وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔ سورت الملک، آیت نمبر-2

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

فرض عبادت تو ہر حال میں کرنی ہی ہے۔ فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے اس حد تک قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اور رب تعالیٰ اُس بندے کے کان ،ہاتھ اور آنکھیں تک بن جاتا ہے۔ فرض عبادت تو ایک ڈیوٹی ہے جو ہر حال میں کرنی ہی ہے، جب کہ، نفلی عبادات ڈیوٹی سے زیادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ قدرتی بات ہے جو انسان ڈیوٹی سے زیادہ کرے گا وہ اپنے رب کا خاص پیارا تو ضرور بنے گا۔

ثبوت کے لیے حدیث مبارکہ: کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کروں گا، میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ احکام کی بجاآوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سُنتا ہے، اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہیے تو میں اُسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ۶۵۰۲)

لہذا سب سے پہلے فرض عبادات پر عمل کریں، پھر کاروبار، نوکری، ماں باپ، بیوی بچوں اور دیگر کاموں پر توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ، اگر چاہیں تو ہمارے تمام گناہ معاف فرما سکتے ہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے، کہ، ہم نماز، روزہ، زکوۃ اور حج جیسے اہم ترین فرائض میں کوتاہی کریں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 04: کچھ لوگ کہتے ہیں، کہ ہمارے نبی پاک ﷺ " اُمی " تھے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ " اُمی " کا مطلب اَن پڑھ ہوتا ہے۔ معاذ اللہ، کیا ہمارے نبی پاک ﷺ اَن پڑھ تھے؟

افسوس ہے اُن لوگوں پر، جو معاذ اللہ، قرآن و حدیث، سے، غلط مطلب نکال کر، نبی کریم ﷺ کی شان کم کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اور ماشااللہ، کتنا خوش نصیب ہے وہ انسان، جو اسی قرآن و حدیث، سے صحیح مطلب بیان کرکے، اپنے نبی کریم ﷺ کی شان ڈھونڈ، ڈھونڈ کر بیان کرتا ہے۔ دونوں کے قرآن و حدیث، پڑھنے کی نیت میں ہی زمین آسمان کا فرق ہے۔ کچھ لوگ نبی پاک ﷺ کی ذات پاک کے لیے " اُمی " کا مطلب اَن پڑھ کہتے ہیں (معاذ اللہ) اصل میں اس جگہ " اُمی " کا مطلب اَن پڑھ نہیں ہے۔ بلکہ "اُمی" کا مطلب ہے،

"جو کسی انسان سے پڑھا نہ ہو" کیونکہ ہمارے نبی پاک ﷺ دُنیاوی طور پر کسی مکتب نہیں گئے تھے اور نہ ہی آپ ﷺ نے کسی انسان سے تعلیم حاصل کی تھی۔ کیونکہ اگر نبی پاک ﷺ دُنیاوی طور پر یا ظاہری طور پر کسی انسان سے تعلیم حاصل کی ہوتی، تو تعلیم دینے والا انسان کل کو دعویٰ کر سکتا تھا، کہ مسلمانوں کے نبی پاک ﷺ کا اُستاد، تو میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو خود تعلیم اور علم عطا فرمایا !!!

ثبوت نمبر 1 (قرآن پاک سے) سورہ رحمن کی پہلی دو آیات پڑھ لیں۔ (اَ لرَّحمنُ) (عَلَّمَ ا لقُراٰن)

رحمن نے قرآن سکھایا !

نوٹ: اب اسی ترجمہ کرنے والوں سے یہی پوچھ لیں کہ رحمن نے قرآن کس کو سکھایا؟

اب ان لوگوں کو جواب ہم دیتے ہیں۔ کہ قدرتی بات ہے۔ کہ رحمن نے قرآن اُسی کو سکھایا جس پر قُرآن نازل فرمایا ۔ اور نازل تو پھر قرآن پاک ہمارے نبی پاک ﷺ پر ہی فرمایا۔ جس کو سکھانے والا رحمان (اللہ تعالیٰ) خود ہو، معاذ اللہ اس نبی پاک ﷺ کو اَن پڑھ کہتے ہو۔

ثبوت نمبر 2 (قرآن پاک سے) اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا، تو ان میں سے کچھ لوگ یہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

چاہتے کہ تمہیں دھوکا دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں، اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے، اور اللہ نے تم پر کتاب ،اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے، اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ سورۃ النساء۔آیت نمبر۔113

نوٹ: جب اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ "اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے، اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے "خود احساس کریں جس عظیم شخصیت کا اُستاد، رب تعالیٰ خود ہو، معاذ اللہ وہ نبی پاک ﷺ اَن پڑھ کیسے ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے ہمین ایسے لوگوں کی صحبت سے بچائے، جو اپنے نبی پاک ﷺ کی شان کم کرنے کے چکروں میں ہی لگے رہتے ہیں۔

سوال نمبر 05: جب حدیثِ پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ ، ہم، نبی پاک ﷺ دنیا کے کسی بھی حصے سے سلام پیش کر سکتے ہیں اور ہماری فریاد، اُن تک پہنچ سکتی ہے، تو پھر اس کو بنیاد بنا کر ہم فوت شدہ اولیاء اللہ، سے مدد کیوں نہیں مانگ سکتے۔؟

سلام اُسی کو پیش کیا جاتا ہے جو، جواب دینے کی قدرت رکھتا ہو۔ نبی پاک ﷺ نے تو ہم کو خاص تاکید کی ہے کہ ہم دنیا کی کسی بھی، مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے نبی پاک ﷺ کو سلام بھیجیں اور پھر مسجد میں داخل ہونے کی دُعا کریں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے نبی پاک ﷺ تک ہمارا سلام پہنچتا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہمارے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہونگے۔

حدیث پاک: جب کوئی شخص مسجد میں جائے تو نبی اکرم پر سلام بھیجے، پھر کہے: "اللهم افتح لي ابواب رحمتك" اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو یہ کہے "اللهم اني اسالك من فضلك "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (ابن ماجہ۔772)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

نبی پاک ﷺ اور دیگر تمام انبیاء کرام علیہ السلام اپنی اپنی قبروں میں حیات ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی فرماتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور عطاسے نبی پاک ﷺ کو، تو اپنی قبر شریف میں یہ تک معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن کا کون سا اُمتی اُن پر کتنی بار درود پاک پڑھتا ہے

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ جمعہ کے دن میرے اُوپر کثرت سے درود، بھیجو، اس لیے کہ جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور جو کوئی مجھ پر درود بھیجے گا اس کا درود مجھ پر اس کے فارغ ہوتے ہی پیش کیا جائے گا: عرض کی گئی: کیا مرنے کے بعد بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں مرنے کے بعد بھی، بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کا جسم کھائے، اللہ کے نبی زندہ ہیں ان کو روزی ملتی ہے۔ (ابن ماجہ۔ رقم الحدیث ۱۶۳۷)(سُنن ابو دود۔ رقم الحدیث ۱۰۴۷)

جو رب تعالیٰ ہمارا پڑھا ہوا درود پاک نبی پاک ﷺ تک پہنچانے پر قادر ہے۔ وہ رب تعالیٰ اس بات پر بھی قادر ہے، کہ ہماری کوئی درخواست بھی نبی پاک ﷺ تک پہنچا دے۔ نبی پاک ﷺ سے درخواست کرنی چاہیے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے حق میں دین و دُنیا کی مکمل بھلائی کی دُعا فرما دیجیے، اور ہم کو اپنی شفاعت سے بہرہ مند فرمائیں۔ یاد رکھیں! اگر نبی پاک ﷺ نے درخواست قبول فرماتے ہوئے ہمارے حق میں دُعائے خیر فرما دی، تو انشااللہ، اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کی اس دُعا کو ہمارے حق میں ضرور قبول فرمائے گا

ثبوت: انسان سلام اُس کو کرتا ہے جو جواب دے سکے، جب ہم کسی کو سلام کرتے ہیں ، تو اُس کا مطلب ہے ہم اُس کے لئے دعا کرتے ہیں کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو۔ تو سلام سننے والا بھی ہمیں دعا دیتا ہے کہ تم پر بھی سلامتی ہو۔ یعنی کہ وہ ہم کو "وعلیکم اُلسلام" کہتا ہے۔ جو کہ ایک دعا ہے۔ جب ہم قبرستان جاتے ہیں تو ہم قبر والوں کو سلام بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں "السلام علیکم یا اھل القبور" اے قبروں والو تم پر سلامتی ہو۔ (جامع ترمذی۔ کتاب الجنائز۔ قبل رقم الحدیث: ۱۰۵۳)

تو ہم مردوں کو سلام تب ہی کرتے ہیں کہ وہ ہمیں جواب دیں گے۔ جواب میں وہ ہمیں دعا ہی دیتے ہیں کہ تم پر بھی اللہ کی سلامتی ہو۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ مردے سن بھی سکتے ہیں اور دعا بھی دے سکتے ہیں۔ یہ تو ایک عام مردے کا

حال ہے کہ وہ بھی دعا دے سکتا ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جو دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں تو پھر ان کی دعا کا، اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی دعا کی قبولیت کا اندازہ تو ہم لگا ہی نہیں سکتے۔

نبی پاکﷺ اور دیگر انبیاء علیہ سلام کے معجزات، اور دیگر چند خاص واقعات کو بنیاد بنا کر دیگر نیک لوگوں کی بزرگی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ، انبیاعلیہ سلام اور دیگر اولیااللہ میں زمین اور آسمان سے بھی زیادہ، کا فرق ہے۔ مگر انبیاء علیہ سلام اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وفات کے بعد بھی مدد کر سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بات حدیث پاک سے ثابت ہوتی ہے۔ (مزید رہنمائی کے لئے سوال نمبر 47 پڑھ لیں۔)

جو لوگ آپ کو کہیں کہ اولیاءاللہ، فوت ہونے کے بعد بھی مدد کر سکتے ہیں، تو اُن سے کہیں کہ اپنے اس دعوے کو حدیث پاک سے ثابت کریں۔ اور اُن کو کہیں، کہ ثابت کریں، کہ، صحابہ کرام، مزارات پر جا کر فوت شدہ شخصیات سے مدد طلب کرتے تھے۔ وہ کبھی بھی اس دعوے کو حدیث پاک سے، ثابت نہیں کر سکتے۔

سوال نمبر 06: وہ، کون سا عمل ہے، جس کے بعد کسی بھی فرقے پر عمل کرنے والا، صریحاً، کافر، قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ، تقریباً ہر ہی فرقے کے، کٹر مولوی اپنے علاوہ دوسرے فرقے والوں کو کافر کہتے رہتے ہیں۔ آخر، مسلمان ہونے کے لیے کس بنیادی عقیدے کا ہونا ضروری ہے؟

ایک بنیادی اصول یاد رکھیں! کہ جس طرح کلمہ پڑھنے اور کلمے پر دل سے یقین رکھنے پر ایک انسان مسلمان ہوتا ہے۔ اسی طرح کلمے سے انکار کرنے پر ہی ایک انسان کو صریحاً کافر، قرار دیا جا سکتا ہے۔ یعنی کہ، جن بنیادی چیزوں پر ایمان رکھنے سے اور اُن کے اقرار سے انسان مسلمان کہلایا جائے گا، اُنہی چیزوں کے انکار سے ہی انسان، ــ"صریحاً کافر" کہلایا جائے گا۔ ہر وہ انسان مسلمان ہے، جس کا عقیدہ درست ہو۔ شیعہ، بریلوی، دیوبندی، اور وہابی کہلوانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل بات عقیدے کی ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے کم از کم اس عقیدے کا ہونا ضروری ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب ماننا، اور صرف اللہ کی عبادت کرنا۔ **2۔** حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی، رسول اور اللہ تعالیٰ کا بندہ ماننا۔ **3 ۔** تمام انبیاء علیہ اسلام اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا۔ **4۔** تمام فرشتوں، تقدیر، اور یوم آخرت پر ایمان لانا۔

نوٹ: خواہ کوئی شیعہ ہو، بریلوی ہو، دیوبندی ہو، یا وہابی ہو۔ اگر وہ اُوپر درج کی گئی تمام باتوں پر دل سے ایمان رکھتا ہو، ہم ایسے انسان کو مسلمان ہی کہیں گے۔ جب تک کسی کا عقیدہ حد کفر تک نہ پہنچ جائے مثلاً **قادیانی،** تب تک کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگانا چاہیے۔

یادرہے: ہم آپ کو مجبور نہیں کر رہے، کہ آپ لازمی کسی گمراہ، یا بد عقیدہ انسان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ لیکن اگر آپ کو پڑھنی پڑھ جائے، یا کوئی دوسرا انسان، کسی، بد عقیدہ یا گمراہ انسان کے پیچھے نماز پڑھ لے، تو اُس پر اعتراض مت کریں، کیونکہ بد عقیدہ اور گمراہ لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جواز، حدیث پاک سے ملتا ہے۔

حدیث پاک: "میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو گی سوائے ایک فرقہ کے باقی تمام جہنم میں جائیں گے"

(جامع ترمذی، رقم الحدیث ۲۶۴۱)(ابوداؤد، رقم الحدیث ۴۵۹۷)(ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۹۹۱)

ثابت ہوا کہ، 73 فرقوں میں سے، درست راستے پر تو ایک ہی ہے۔ مگر باقی فرقوں کو ہم غلط تو کہہ سکتے ہیں، مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ باقی تمام فرقے امتِ مسلمہ سے باہر ہیں۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو گی۔ یعنی باقی ۷۲ فرقے بھی اُمت میں ہی شامل ہیں۔ یعنی وہ اپنی اپنی سزا پوری کر کے آخر، جنت میں آجائیں گے۔ اگر کسی کا عقیدہ کفر کی حد تک پہنچ جائے **، مثلاً، قادیانی،** تو ایسے انسان کو ہم مسلمانوں کے فرقوں میں شمار نہیں کریں گے۔ بلکہ ایسے لوگ پکے کافر کہلائے جائیں گے۔ کٹر مولوی جو مسلمانوں پر کفر کے فتوے لگاتا ہے۔ اُس سے سوال کریں۔ جناب کٹر مولوی صاحب، جب علماء کرام نے دیکھا کہ قادیانی کافر ہونے کے باوجود مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تو پہلے ہمارے علماء کرام نے شرعی طور پر قادیانیوں کو، کافر ثابت کیا، پھر عوام کو

کھل کر بتایا بھی اور اس کے بعد اسمبلی سے قانون بھی پاس کروایا۔ کیوں کہ ہمارے علماء کرام کے پاس شرعی دلائل موجود تھے۔ لہذا، اُن شرعی دلائل کی روشنی میں ہماری اسمبلی میں موجود تمام مسلمانوں نے قادیانیوں کو کافر تسلیم کیا

اے کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحب اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو اور تمہارے پاس بھی مضبوط شرعی دلائل ہیں ۔ کہ معاذاللہ، شیعہ، بریلوی، دیوبندی یا وہابی، کافر ہیں۔ تو پھر تم بھی اپنے شرعی دلائل عوام، عدالت، اور اسمبلی میں پیش کرو۔ اور دوسرے فرقے والوں کو کافر، قرار، دلاو۔ مگر کٹر مولوی صاحب تم اچھی طرح جانتے ہو کہ تمہارے پاس علمی اور شرعی دلائل تو موجود ہیں نہیں! اور اگر تم نے اعلانیہ اپنے نظریات لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی تو تم کو ڈنڈے ہی پڑیں گے۔

سوال نمبر 07: کیا نبی پاک ﷺ کو غیب کا علم ہے؟ اور کیا اس بات کو ہم قرآن پاک اور احادیث نبوی ﷺ سے ثابت کر سکتے ہیں؟

اصل میں علم غیب رب تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔ مگر رب تعالیٰ اپنے پیارے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے۔ اور جتنا چاہتا ہے اُن کو اُتنا ہی علم غیب عطا فرما دیتا ہے۔ رب تعالیٰ کا علم غیب اُس کا اپنا ہے وہ کسی سے مانگ کر علم غیب تقسیم نہیں کرتا۔ جبکہ رب تعالیٰ کے علاوہ باقی سب کے پاس جتنا بھی علم ہے۔ وہ رب تعالیٰ کا ہی عطا کردہ ہے۔ رب تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیھم السلام، اولیاء اللہ کو اور دیگر خاص پسندیدہ لوگوں کو، جتنا چاہا علم غیب عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کتنا علم (علم غیب)، نبی پاک ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔ یہ ہم نہیں جانتے ہیں۔ ثبوت کے لیے نیچے دیئے حوالہ جات ملاحظہ فرمالیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ثبوت نمبر 1 (قرآن پاک سے) یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں،اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔ (سورۃ آلِ عمران۔آیت نمبر۔44)

ثبوت نمبر 2 (قرآن پاک سے) اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا،تو ان میں سے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکا دے دیں اور وہ اپنے ہی آپ کو بہکا رہے ہیں،اور تمہارا کچھ نہ بگاڑیں گے،اور اللہ نے تم پر کتاب ،اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھا دیا۔جو کچھ تم نہ جانتے تھے،اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ (سورۃ النساء۔آیت نمبر۔113)

اس (آیت مبارکہ) کی تفصیل میں حضرت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ سے فرماتا ہے۔کہ آپ کو اللہ کا ضرور شکرادا کرنا چاہیے۔جس نے آپکو آگاہ کر دیا اُس سے بھی جو پہلے ہو چکا ہے۔اور اس سے بھی جو مستقبل میں ہو گا،اور یہ اللہ تعالیٰ کا آپ ﷺ پر خاص کرم ہے۔

ثبوت نمبر 3 حدیث مبارکہ۔ "حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایات ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا،تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو عذاب ہو رہا ہے،اور یہ کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے نہیں ہے۔ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک حصہ گاڑھ دیا۔صحابہ ء کرام (رضوان اللہ اجمعین) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا کیوں کیا،آپ ﷺ نے فرمایا جب تک یہ خشک نہیں ہو نگی تب تک ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی"

(صحیح بخاری،کتاب الوضوء۔رقم الحدیث 218)(سُنن الودود،د۔رقم الحدیث۔20)(جامعہ ترمذی حدیث پاک نمبر۔70)

یہ نبی پاک ﷺ کا علم غیب ہی تو ہے۔کہ آپ ﷺ کو قبر میں موجود لوگوں پر عذاب کا بھی معلوم ہوتا ہے۔اور یہ عذاب کس وجہ ہو رہا ہے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔(نوٹ)۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ ہماری طرح ایک عام بشر نہیں ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ثبوت نمبر 4 (قرآن پاک سے) اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو، جب تک جدا نہ کر دے گندے کو، ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگوں تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے، تو ایمان لاو اللہ اور اُس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاو، اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لیے بڑا ثواب ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ آیت نمبر۔179)

ثبوت نمبر 5 (حدیث مبارکہ) نبی پاک ﷺ ایک بار ایک محفل میں کھڑے ہوئے اور ہمیں دُنیا کے آغاز سے لیکر اُس کے انجام تک کے واقعات بتانے لگے اور آپ ﷺ نے ہمیں جنت اور دوزخ کے بارے میں بتایا۔ اور یہ بھی بتایا کہ کون جنت میں جائے گا۔ اور کون دوزخ میں۔ اور اُن کا جنت اور جہنم میں کیا مقام ہو گا یہ بھی بتایا، بے شک ہم میں سے کچھ لوگوں کو یہ بات یاد رہی اور کچھ بھول گئے۔ صحیح بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ رقم الحدیث: ۳۱۹۲

سوال نمبر 08 کئی لوگ قرآن پاک سے غلط ثابت کرتے ہیں کہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر تھا، جبکہ آزر تو کافر تھا، جبکہ حقیقت میں آزر والد نہیں چچا تھا، اور ان کے والد محترم تو مسلمان تھے، قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

جو لوگ، کہتے ہیں کہ، معاذ اللہ، حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد ماجد، کافر ہیں۔ وہ یہ حدیث پاک پڑھ لیں:

حدیث پاک: ’’میں اولادِ آدم کے بہترین طبقات سے ہوتا ہوا اس طبقے میں پہنچا ہوں جس میں میں پیدا ہوا ہوں۔‘‘

رواہ البخاری-3557

حدیث پاک: میں بہترین لوگوں میں سے ہوں، میرے آباؤ اجداد سب بہترین لوگ ہیں۔

(جامع ترمذی۔ ابواب المناقب۔ رقم الحدیث: ۳۶۰۷، ۳۶۰۸)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

جب نبی پاکﷺ خود فرما رہیں کہ اُن کے آباواجداد سب سے بہترین لوگ ہیں، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت آدم علیہ اسلام سے لے کر نبی پاکﷺ کے والدماجد کے درمیان اس مبارک نسلِ پاک میں کوئی کافر شخص داخل ہو جائے ۔کیونکہ مشرک تو ناپاک ہوتے ہیں۔اور آذر مشرک تھا۔ لہذا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آذر حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا والد ہو۔کیونکہ کافر کبھی بہترین نہیں ہو سکتا۔

قرآن پاک سے ثبوت نمبر 1: جو لوگ قرآن پاک سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والدِماجد کا نام آزر ہے۔ وہ بالکل غلط کہتے ہیں۔ ہم ثابت کریں گے کہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد کا نام نہ تو آزر ہے اور نہ ہی وہ کافر ہیں۔ جو لوگ یہ حوالہ دیتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والدِماجد کا نام آزر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں لکھا ہوا ہے کہ آزر کافر ہے۔اور قرآن پاک میں حضرت ابراہیم علیہ اسلام اور آزر کے باہمی تعلق کے لیے لفظ ابی استعمال کیا گیا اور بقول اُن لوگوں کے لیے عربی زبان میں ابی کا مطلب باپ یعنی والد ہوتا ہے۔اب ہم قرآن پاک سے ہی ثابت کریں گے کہ لفظ "ابی" عربی میں صرف والدِ حقیقی کے لیے ہی استعمال نہیں ہوتا بلکہ یہ لفظ (چچا، دادا) کے الفاظ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ آزر حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا والد نہیں تھا بلکہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا چچا تھا۔ قرآن کے پہلے سپارے کے آخری رکوع میں یہ واقعہ درج ہے۔ کہ جب حضرت یعقوب علیہ اسلام دُنیا سے تشریف لے جانے لگے تو آپ نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور اُن سے پوچھا کے میرے فوت ہونے کے بعد تم کس دین پر قائم رہو گے، تو وہاں پر اُن کے بیٹوں نے لفظ "ابی" کی جمع "اٰبَآیِکَ" استعمال کیا اور اس لفظ کے ساتھ تعلق جوڑا سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا، جو کہ دادا جان ہیں حضرت یعقوب علیہ اسلام کے، اور اس کے بعد تعلق جوڑا حضرت اسماعیل علیہ اسلام کا، جو کہ چچا جان ہیں حضرت یعقوب علیہ اسلام کے، اور آخر میں تعلق جوڑا حضرت اسحاق علیہ اسلام کا، جو کہ والدِ حقیقی ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ اسلام کے، اس واقعہ سے پتہ چلا کہ لفظ "ابی" (دادا جان، چچا) اور والد حقیقی سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

قران پاک سے ثبوت نمبر2: قرآن پاک میں سورۃ ابراہیم علیہ اسلام کی آیت نمبر 38 سے لیکر آیت نمبر 41 تک پڑھ لیں۔اس میں جہاں پر حضرت ابراہیم علیہ اسلام اللہ تعالیٰ کا شکرادا کررہے ہیں کہ جس رب تعالیٰ نے اُن کو بڑھاپے میں حضرت اسماعیل علیہ اسلام اور حضرت اسحاق علیہ اسلام عطا فرمائے وہیں پر، آپ علیہ اسلام اپنے والدین کی مغفرت کی دُعا بھی فرمارہے ہیں۔استغفراللہ اگر آپ کے والد آزر (جو کہ کافر تھا) ہوتے تو آپ ایک کافر کے لیے بخشش کی دُعا کیسے کر سکتے تھے۔اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔کہ آپ کے والدین الحمداللہ مسلمان تھے اسی لیے تو آپ نے اُن کی بخشش کی دُعا فرمائی

نوٹ: توریت شریف، اور انجیل شریف، میں حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد محترم کا نام، حضرت تارخ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ لکھا ہوا ہے۔اتنا علم تو یہودی اور عیسائی بھی رکھتے ہیں۔دُکھ ہوتا ہے اُن لوگوں پر جو قرآن پاک اس لیے پڑھتے ہیں اور غلط حوالے ڈھونڈتے ہیں جن سے حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والدِ ماجد کو کافر (استغفراللہ) ثابت کر سکیں۔اور خوش نصیب ہیں وہ علماِ کرام جو ہم تک قرآن پاک کی صحیح تفسیر اور ترجمہ ہم تک پہنچاتے ہیں۔جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والدِ ماجد الحمداللہ مسلمان ہیں۔تفسیر ابن عباس، امام ابن کثیر، امام بیہقی، امام حاکم، ان سب نے بھی یہی بتایا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد محترم کا نام، حضرت تارخ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائیں۔آمین

سوال نمبر 09: آخر ایک عام مسلمان کس فرقے میں شمولیت اختیار کرے۔؟ آغاخانی، بریلوی، دیوبندی، وہابی، صوفی حضرات، یا شیعہ، کس فرقے کے علماء کی قران وحدیث کی تشریح درست ہے۔

علماء کرام کے درمیان، تو آپس میں خود بہت سی باتوں پر اختلاف ہے۔حالانکہ تمام ہی، دینی مدرسے، خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر کے ہوں، ان سب میں، ایک ہی قرآن وحدیث پڑھایا جاتا ہے۔مگر مختلف، لوگوں کی، قرآن وحدیث کی

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

تشریح مختلف ہے۔اصل میں تمام ہی فرقے کے کئی لوگ اپنے،اپنے فرقے کے بڑوں کی اندھی تقلید میں مبتلا ہیں۔ ان کے بڑے قرآن و حدیث، کی جو تشریح ان کو بتادیتے ہیں،وہ آنکھیں بند کر کے اس کو تسلیم کر لیتے ہیں۔اور نہ اپنا دماغ استعمال کرتے ہیں،اور نہ ہی خود قرآن و حدیث کا علم سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔اور ہر کوئی اپنے آپ کو قرآن و حدیث سے صحیح ثابت بھی کر رہا ہوتا ہے۔لہذا ثابت ہوا کہ لازمی نہیں کہ ہر بات سند یافتہ عالم دین کی ہر بات درست بھی ہو۔ کچھ لوگ، بھول جاتے ہیں، کہ اسی دماغ کو استعمال کرتے، ہوئے ہی، تو،آپ نے کسی انسان کو آج،اپنا پیر صاحب بنایا ہوا ہے۔ کس کو اپنا پیر صاحب، بنانا ہے،وہ فیصلہ بھی تو انسان اپنا دماغ اور علم،استعمال کرتے ہوئے ہی تو کرتا ہے۔تو ثابت ہوا، کہ اصل چیز تو انسان کا اپنا دماغ اور اپنا علم ہے،جو اسے پیر صاحب، کو منتخب کرنے میں مدد دیتا ہے۔کیا پیر صاحب کے انتخاب کے بعد انسان کو اپنے دماغ اور علم، کا استعمال کرنا چھوڑ دینا چاہیے؟ ہمارا موقف ہے، کہ علماء کرام کی تقلید ضرور کریں، مگر اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔

آپ میں سے کوئی بریلوی ہے، کوئی اہلسنت ہے، کوئی دیو بندی ہے، کوئی اہلحدیث، کوئی شیعہ ہے، کوئی آغا خانی ہے،اور کوئی کیا ہے کوئی کیا ہے وغیرہ وغیرہ۔اگر میں آپ سے پوچھوں کہ،آپ تحقیق سے دیوبندی، اہلحدیث، اہلسنت، بریلوی،شیعہ (وغیرہ) ہیں؟ یا پھر ماں باپ کی تقلید میں؟ تو لازم ہے آپ کا جواب ہو گا ماں باپ کی تقلید میں۔چونکہ امی ابو بریلوی تھے، یا دیوبندی تھے، یا اہلحدیث تھے،اہلسنت تھے، شیعہ تھے،اسی لیے میں بھی بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث، شیعہ ہوں۔ **سوچیے کہ کیا اللہ تعالیٰ ظالم ہے (معاذاللہ) جو ہمیں فرقوں،اور مختلف مذاہب، میں پیدا کرتا ہے؟ یا پھر ہم ظالم ہیں جو عقل کے ہوتے ہوئے بھی تحقیق نہیں کرتے؟** اور آنکھ بند کر کے جو جس فرقے یا مذہب میں پیدا ہوتا ہے اسی کو حق سمجھ بیٹھتا ہے۔ **ہمیشہ اپنی عقل کو استعمال کیا کریں، کیونکہ،** میرا رب تو عقل استعمال نہ کرنے والوں پر خباثت کو لازم قرار دیتا ہے۔

فرمانِ الٰہی: اور وہ ان لوگوں پر خباثت کو لازم قرار دے دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے ہیں۔ سورت یونس ، جز
آیت نمبر-100

فرمانِ الٰہی: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے، پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

سورۃ القمر آیت نمبر –17

حدیث پاک: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ (صحیح البخاری 1358)

کسی بھی مولوی صاحب کا ترجمہ پڑھ لیں۔ مگر پڑھیں ضرور کیونکہ صرف، چند آیات مبارک کے ترجمے اور تفسیر میں علماء میں اختلاف ہے۔ باقی تقریباً سب کا ترجمہ ایک ہی ہے۔ اور جن آیات کے ترجمے میں علماء میں اختلاف ہے، ان چند آیات کا ترجمہ، دیوبندی، بریلوی، وہابی اور شیعہ علماء، سب کا پڑھیں، انشاءاللہ تعالیٰ آپ کو درست مطلب سمجھ آ جائے گا۔ ہو سکتا ہے، کہ آپ جن مولوی صاحب کا ترجمہ درست سمجھ کر پڑھ رہے ہوں، اس میں کچھ کمی ہو، لہذا خاص کر اختلافی مسائل والی آیات کا ترجمہ دیگر علماء کا بھی ضرور پڑھیں، تاکہ آپ کی مزید رہنمائی ہو سکے۔ انشاءاللہ تعالیٰ، ہدایت مل جائے گی۔

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ نہ تو ہر صوفیاء (صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) درست ہے، اور نہ ہی ہر بریلوی عالم دین، وہابی، شیعہ یا دیوبندی عالم دین غلط ہے۔ آپ کو تمام ہی مکتبہ فکر میں ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ اصل فیصلہ صرف اور صرف قرآن و حدیث اور، اُس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا فعل ہے۔ جو جو معاملات قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکراتے جائیں، اُن کو چھوڑ دیں۔ روز قیامت ہر انسان سے اس کی عقل، علم اور شعور کے مطابق ہی حساب ہو گا۔ لہذا قرآن و حدیث کو تھام لیں اور بس۔ لہذا مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں، اور اندھی تقلید کسی بھی فرقے کے عالم دین کی مت کریں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 10:   کچھ لوگ کہتے ہیں۔ کہ جب ہم، مسلمان، باقی مذاہب مثلاً، ہندو، عیسائی، یہودی وغیرہ کے ساتھ کاروبار کر سکتے ہیں، تو پھر کئی لوگ قادیانیوں کے ساتھ کاروبار کرنے کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

ہندو، عیسائی یا یہودی کبھی ہم کو یہ کہہ کر دھوکہ نہیں دیتا کہ وہ مسلمان ہے۔ بلکہ وہ اعلانیہ، اپنے مذہب کا اقرار کرتا ہے۔ اور اپنا مذہب چھپاتا نہیں۔ لہذا، ہم بھی اس کے ساتھ کاروبار کر لیتے ہیں۔ جب کہ قادیانی، کافر ہونے کے باوجود ہمارے مذہب اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ جب کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے ، کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جبکہ قادیانی مرزا غلام احمد بدبخت کو معاذاللہ، پیغمبر مانتے ہیں ،اور پھر، مسلمان ہونے کا دعوی بھی کرتے ہیں۔

عیسائی، پارسی، ہندو یا یہودی وغیرہ، جب جب کبھی بھی دنیا کے کسی بھی حصے میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں، تو وہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف بلاتے ہیں، اور اپنے ہی مذہب کا نام استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ قادیانی جب اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں، تو وہ اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں اور لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اپنے مذہب میں شامل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ **اس سے بڑی چوری اور اس سے بڑا دھوکہ ،اور کیا ہوگا، کہ** جب کوئی بدبخت اپنے آپ کو مسلمان کہے، مگر اصل میں وہ قادیانی (کافر) مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آئینِ پاکستان کے مطابق بھی قادیانیوں کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہے، اور نہ، ہی وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکتے ہیں۔

کافر اپنی عبادت گاہ کو مندر کہتے ہیں، عیسائی اپنی عبادت گاہ کو چرچ کہتے ہیں، جبکہ مسلمان اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں۔ اختلاف تب پیدا ہوتا ہے جب قادیانی (کافر)، غیر مسلم ہونے کے باوجود، اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتے ہیں۔ اس لئے آئینِ پاکستان کے مطابق قادیانی اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اگر قادیانی اپنے آپ کو اعلانیہ کافر تسلیم کر لیں، اور اسلام کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں، تو پھر اور بات ہے۔ یہی وجہ ہے۔ بہت سارے مسلمان قادیانیوں کے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ساتھ لین دین نہیں کرتے۔

سوال نمبر 11: کیا ہم بھی ولی اللہ (اللہ کے دوست) بن سکتے ہیں۔؟ اولیاءاللہ (اللہ کے دوست) کی پہچان کیا ہے؟ اور ولی اللہ (اللہ کے دوست) کے ساتھ تعلق رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔؟

بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ مسلمانوں کے اکثر علماء کی نظر میں تو صرف، ان کے اپنے ہی بزرگ اولیااللہ (اللہ کے دوست) ہیں، اور دوسرے فرقوں کے بزرگوں کو ان میں اکثر، اولیااللہ (اللہ کے دوست)، تو ماننا دور کی بات ہے، قابل احترام تک نہیں جانتے۔ ہر کوئی قران و حدیث کی اپنے مطلب کی تشریح کر کے اپنے پسندیدہ لوگوں کی خود ہی ولی اللہ کا سرٹفیکیٹ دے دیتا ہے۔

کچھ شخصیات تو ایسی ہیں کہ جن کے اولیاءاللہ (اللہ کے دوست) ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور خلفِ راشدین، اہلِ بیت، نبی پاک ﷺ کی ازواج اور نبی پاک ﷺ کے پیارے صحابہ کرام۔ ان کے علاوہ باقی کسی کے بارے میں ہم 100 فیصد یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ، وہ ولی اللہ ہیں یا نہیں۔ اتنا ضرور ہے کہ ہم کسی کے بارے میں گمان ضرور کر سکتے ہیں کہ فلاں شخصیت ولی اللہ ہو سکتی ہے، کیونکہ ظاہری طور پر وہ انتہائی نیک اور پرہیز گار ہیں، مگر دلوں کا حال تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ اس طرح کی کچھ شخصیات جن کے بارے میں ہمارا گمان ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ شخصیات ولی اللہ (اللہ کے دوست) ضرور ہوں گی۔ مثلاً حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ، اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ۔ ان چار عظیم ترین شخصیات کے علاوہ چند اور بزرگ جو اپنے علم، عبادات، اور پرہیز گاری کی وجہ سے کافی مشہور ہیں، ان کے بارے میں بھی ہمارا گمان ہے کہ وہ بھی انشاءاللہ تعالیٰ اولیاءاللہ (اللہ کے دوست) کی فہرست میں

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ضرور آتے ہوں گے، مثلاً حضرت سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، اور حضرت سید خواجہ معین ُالدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ۔ ہمارے گمان کے مطابق یہ فہرست بڑی طویل ہو سکتی ہے اور سب کا ذکر کرنا اور نام لینا شائد ہمارے لئے ممکن نہ ہو، مگر سمجھانے کے لئے چند عظیم شخصیات کے نام حصولِ برکت کے لئے تحریر کر دیے گئے ہیں۔

کیا ہم بھی ولی اللہ (اللہ کے دوست) بن سکتے ہیں؟ کوئی ولی اللہ (اللہ کے دوست) ہے یا نہیں یہ ہمارا مسئلہ بالکل نہیں ہے، بلکہ ہمیں تو خود کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس منصب پر فائز ہو جائیں، اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل فرمالیں، اور انسان کی زندگی کا سب سے اہم مقصد بھی یہی ہونا چاہیے، کہ رب تعالیٰ اُسے اپنا دوست بنالیں۔ یہ خواہش کرنا کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ اس خواہش کو تو ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہیے۔

قرانُ حدیث سے کچھ واضح اشارے ملتے ہیں جن کی مدد سے ولی اللہ (اللہ کے دوست) بننے کا راستہ معلوم ہوتا ہے، مثلاً اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کی عبادت کرنا، فرائض کی سختی کے ساتھ پابندی کرنا۔ نبی پاک ﷺ کی فرمودات پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنا اور نبیِ پاک ﷺ سے سچی محبت کرنا، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی مدد کرنا، محنت اور ایمان داری کے ساتھ زندگی گزارنا، رزقِ حلال کے لئے کوشش کرنا، برائیوں اور گناہ کے کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرنا، اور سب کے حقوق اچھی طرح ادا کرنے کی کوشش کرنا وغیرہ وغیرہ، ایسے راستے پر چلنا تو شروع کریں، انشاءاللہ، رب تعالیٰ آپ کو بھی اپنے دوستوں میں شامل فرمالے گا۔

اولیاءاللہ کے ساتھ تعلق کا بہت فائدہ ہے، کیونکہ اگر انسان اولیاءاللہ کی زندگیوں کو پڑھے اور ان کے بتائے ہوئے راستوں پر عمل کرے، تو انشاءاللہ تعالیٰ وہ نبی پاک ﷺ کے بھی قریب ہو جائے گا اور انشاءاللہ، اللہ تعالیٰ کے بھی قریب ہو جائے گا، اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہونا ہی ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہونا چاہیے۔ **جن شخصیات کے بارے میں آپ کا گمان ہے، کہ یہ ولی اللہ ہو سکتے ہیں، تو اُن کی باتوں پر عمل کی کوشش ضرور کریں، مگر اندھی تقلید**

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ان شخصیات کی بھی نہ کریں، کیونکہ یہ شخصیات بھی انسان ہیں، اوران سے بھی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ لہذا اصل ہدایت کا سرچشمہ قرآن وحدیث ہے۔ جس بھی شخصیت کی کوئی بات قرآن وحدیث سے ٹکرائے، تواُس بات کو چھوڑ کر قرآن وحدیث پر عمل کریں۔ لازمی نہیں کہ ہر انسان حضرت سید علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، اور حضرت سید خواجہ معینُ الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ، جیسے عظیم اولیاءاللہ کے رتبے تک پہنچ سکے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا دوست بننے کی خواہش تو رکھنی چاہیے، اور اس کے لئے عملی کوشش بھی کرنی چاہیے۔ اور اس کو اپنی زندگی کا مقصد بھی بنانا چاہیے۔ اور اس منزل تک پہنچنے کے لئے کم از کم پہلے نیت کریں اور پھر اس راستے پر پہلا قدم رکھ کر منزل کی تلاش پر چلنا شروع کردیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ، رب تعالیٰ آپ کی مدد اور رہنمائی فرمائیے گا۔

سوال 12: ان تمام لوگوں سے درخواست، جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل بیت سے محبت کا دعٰوی کرتے ہیں، مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بولتے ہیں۔ قرآن پاک و صحیح حدیث پاک کی روشنی میں اس معاملے کو سمجھیں۔

مانا کہ صحابہ کرام کے درمیان کئی معاملات میں اختلافات تھے، صحابیِ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ بھی ہوئی تھی، مگر بعد میں دونوں کی صلح ہوگئی تھی۔ لہذا اب 1400 سال بعد صحابہ کے باہمی اختلافات پر ہمیں بولنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ہمیں اپنی اوقات میں رہنا چاہیئے۔

اور جہاں تک تعلق ہے، حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا، تو یاد رہے کہ اس کا ذمہ دار یزید بدبخت اور اس کے ساتھی تھے۔ یزید بدبخت، بے شک صحابیِ رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا تھا، مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا اس شہادت اور ظلم عظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس گندی اولاد کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرنا درست نہیں ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک: مشہور صحابی رسول، ﷺ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا، کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے ؟ انہوں نے کہا کہ وہ خود فقیہ ہیں (یعنی عالم دین اور مفتی، یعنی صحابہ کرام میں بھی مفتی)۔ صحیح بخاری-3765

جس شخصیت کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی عظیم شخصیت فقیہ یعنی مفتی قرار دے رہی ہیں، ان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ پر ہم جیسے چھوٹے لوگوں کو اپنی زبانیں بند ہی رکھنی چاہیئں۔ اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، معاذ اللہ، غلط انسان ہوتے، تو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، لوگوں کو ضرور بتاتے کہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایک غلط انسان تھے۔ اگر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا نہیں کہا، تو آپ لوگ بھی اپنے جذبات کو شریعت کے تابع رکھیں۔

اصول یاد رکھیں: جو صحابی جتنی جلدی ایمان لائے اور جتنی زیادہ نبی کریم صلی اللہ وعلیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صحبت پائی، ان کا درجہ اتنا ہی بلند ہو گا۔ لہذا خلفاء راشدین، اور شروع زمانے کے دیگر سینئر صحابہ کرام کا درجہ بعد میں ایمان لانے والا صحابہ سے زیادہ ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ہم بعد میں ایمان لانے والے صحابہ، مثلاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر کی گستاخی کریں۔ کیونکہ ہمارے لیئے تمام کے تمام ہی صحابہ کرام انتہائی قابل احترام ہیں۔

فرمان الٰہی: جس شخص نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ (اور جس نے یہ کام بعد میں کیئے) برابر نہیں۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں خرچ (اموال) اور (کفار سے) جہاد و قتال کیا۔ اور خدا نے سب سے (ثواب) نیک (کا) وعدہ تو کیا ہے۔ اور جو کام تم کرتے ہو خدا ان سے واقف ہے۔

(سورۃ الحدید، آیت نمبر 10 جز۔)

لہذا اگر دعوی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اور اہل بیت سے محبت کا ہے**، کم از کم، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی ہی سنت پر عمل کر لیں۔اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے خلاف بول کر اپنے گناہوں میں اضافہ مت کریں۔ ہمارے لیئے نبی کریم ﷺ کے تمام کے تمام صحابہ کرام ہی قابل احترام ہیں۔

سوال 13: آخر کیا وجہ ہے کہ، ایک بھی صحیح حدیث پاک سے نبی کریم ﷺ کے یوم وفات کی تاریخ ثابت نہیں ہوتی۔؟ آخر صحابہ کرام کے درمیان بھی نبی کریم ﷺ کی تاریخ وفات پر اتفاق کیوں نہیں ہو سکا۔؟

کبھی آپ نے غور کیا ہے، کہ، نبی کریم ﷺ کی تو تاریخ وفات اور تاریخ پیدائش پر تو آج تک امت میں اتفاق نہیں ہو سکا۔ کوئی 12 ربیع الاوّل کہتا ہے، تو کوئی 7 اور کوئی 9 ربیع الاوّل کو ثابت کرتا ہے۔اور کئی تو ربیع الاوّل کے ہی قائل نہیں۔ لیکن اپنے اپنے بزرگوں کی عرس کی تاریخ میں لوگوں کو کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ذرا سوچیں، آخر امت اپنے نبی کریم ﷺ کی تاریخ وفات کیسے یاد نہیں رکھ سکی۔ آخر کیا وجہ ہے کہ، کسی بھی صحیح حدیث پاک سے واضح طور پر نبی کریم ﷺ کی تاریخ وفات ثابت نہیں ہوتی۔

ہمارے اصل بزرگوں اور اسلاف کی نظر میں سالانہ عرس، برسی وغیرہ منانے کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ سینکڑوں سال بعد آنے والے لوگوں نے یہ معاملات ایجاد کیئے ہیں۔ اصل میں کسی کی بھی تاریخ وفات یا تاریخ پیدائش، کو یاد رکھنا اتنا اہم نہیں ہے، جتنا، نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو عملی طور پر اپنانا اور ان پر عمل کرنا ہے۔ جبکہ ہم آجکل کے مسلمانوں کی اکثریت، اپنے اپنے بزرگوں اور مخصوص صحابہ کرام کے عرس، اور یوم تو خوب دھوم سے مناتے ہیں اور تاریخوں کو بھی خوب یاد رکھتے ہیں، مگر دین کی اصل تعلیمات سے بہت دور جا چکے ہیں۔

بہر حال اس تمام تحریر کے بعد، یاد رہے، کہ، صحابہ کرام، یا بزرگوں کے عرس، برسی اور تاریخ شہادت، اور تاریخ پیدائش منانے کو زیادہ سے زیادہ ایک مستحب عمل قرار دیا جا سکتا ہے، وہ بھی اس صورت میں جب اس میں کوئی

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

خلاف شریعت عمل شامل نہ کیا جائے۔ اگر کوئی اس دن قرآن پاک کی تلاوت کرے، نعت شریف پڑھے، سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیان کرے، یا دینی علم کی محفل منعقد کرے، تو اس حد تک تو جائز ہے، مگر پھر بھی زیادہ سے زیادہ مستحب ہی قرار دی جاسکتی ہے۔ کاش کہ پہلے ہم کم از کم، فرائض اور دیگر بنیادی معاشرتی معاملات تو ہم سیکھ لیں۔

ویسے اگر ہم سارے ہی صحابہ کرام کی یوم وفات اور بزرگوں کے عرس منانا شروع کر دیں، تو اس طرح تو شاید ہر روز ہی کئی، صحابہ کرام اور بزرگوں کی یوم وفات ثابت ہو جائے۔ اور ہم شاید انہی معاملات سے باہر نہ نکل سکیں۔ شاید یہی وجہ تھی کہ، نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو یہ تعلیم دی اور نہ ہی صحابہ کرام نے آگے امت کو اس طرح کا راستہ دکھایا۔

سوال 14: کیا آج کل کے علماء یا عوام، حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ، اور دیگر اماموں سے اختلاف کر سکتے ہیں، یا نہیں؟

اصل میں ہم سب ہی اپنی عقل کے مطابق ہی فیصلے کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی بریلوی سے دیوبندی بن جاتا ہے، تو کوئی شیعہ سے وہابی، اور کوئی عیسائی سے مسلمان ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو معلوم ہوا کہ اصل چیز ہمارا اپنا دماغ، علم اور شعور ہے، جس کی بنیاد پر ہم اپنے دینی اور دنیاوی فیصلے کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن و حدیث تو ایک ہی ہے، مگر اس کی تشریح میں مسلمانوں میں اختلافات ہیں، جن کی بنیاد پر کوئی بریلوی ہے تو کوئی دیوبندی یا شیعہ، اور یہ اختلافات آج سے نہیں ہیں سینکڑوں سالوں سے ہیں۔

اصل ماخذ علم صرف قرآن و حدیث ہی ہے۔ لہٰذا اگر آج کے علماء یا عوام کے سامنے کسی معاملے میں ایک موقف قرآن و صحیح حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہو، اور اس کے مقابلے میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ یا دیگر اماموں کا عمل کچھ مختلف ہو، تو سیدھی سی بات ہے کہ ہمیں قرآن و صحیح حدیث پاک پر عمل کرنا چاہیئے۔ امام بھی انسان تھے،

اوران سے بھی سمجھنے میں غلطی ہوسکتی تھی۔ لہذا جو بات ان کی قرآن و صحیح حدیث سے نہ ٹکرائے اس پر عمل کر لیں، جو ٹکرائے وہ چھوڑ دیں۔

بعد میں آنے والے لوگوں کو کم علم مت سمجھیں، کیونکہ کئی بعد والے لوگ حدیث پاک کا علم اور ادراک (سمجھ)، براہِ راست حدیث پاک، سننے والوں سے زیادہ رکھتے ہیں۔

حدیث پاک: نبی صلی اللہ وعلیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری کوئی حدیث سنی اور اسے دوسروں تک پہنچادیا، اس لیے کہ بہت سے وہ لوگ جنہیں حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والوں سے زیادہ ادراک (سمجھ) رکھنے والے ہوتے ہیں۔ ابن ماجہ-232

یاد رہے، خواہ کوئی بھی مسلمان عالم دین ہو، آج کا یا ماضی کا، شیعہ ہو، یا بریلوی یا وہابی یا کوئی بھی سب کا ادب کریں، کیونکہ تمام ہی اپنی طرف سے دین سیکھا رہے ہیں، اب کون واقعی کتنا درست ہے، یہ میرا رب ہی جانتا ہے۔ لیکن جس کی کوئی بات قرآن و صحیح حدیث سے ٹکرائے اس بات پر عمل مت کریں، مگر درست بات مان لیں۔ اور اندھی تقلید کسی بھی عالم دین کی مت کریں۔ اور مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔ اور یاد رہے، علم کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک ہے، اور اس کے بعد صحابہ کرام کے افعال۔

سوال 15: آخر کیا وجہ ہے کہ، آج مسلمانوں کی اکثریت، علماء اہلسنت (پیر صاحبان، صوفیاء کرام)، کے ساتھ منسلک ہے۔ جبکہ بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ حضرات مسلمانوں کے چھوٹے فرقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اصل میں مسلمانوں میں مختلف طرح کے علماء پائے جاتے ہیں، کچھ دین کو مشکل سے مشکل بنا کر عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو کچھ کا مقصد، شخصیت پرستی، پیر پرستی اور قبر پرستی نظر آتا ہے۔ کوئی نفلی عبادات پر اتنا زور دیتے ہیں کہ لوگ فرائض تک سے دور ہو جاتے ہیں۔

اصل میں بریلوی، دیوبندی اور وہابی علماء کی اکثریت ایک دوسرے کی جس طرح تذلیل کرتی ہے، وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ جبکہ کئی کٹر مولوی صاحبان تو اپنے فرقہ کے علاوہ دیگر فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔ کئی مولوی حضرات میں شدت پسندی عام ہے، اور جہالت یہاں تک ہے، کہ کئی شدت پسند مولوی تو پاک فوج، مزارات اور میلاد شریف کی محافل پر خودکش حملوں تک کو جائز سمجھتے ہیں۔اپنے علاوہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں پر بدعتی، گمراہی، بدعقیدگی اور معاذاللہ، کفر تک کے فتوے لگانے سے گریز تک نہیں کیا جاتا۔اکثر کٹر اور فرقہ پرست مولوی صاحبان آپ کو دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کریں گے۔حالانکہ بخاری شریف کی صحیح حدیث پاک نمبر 695 سے ثابت ہوتا ہے، کہ شدید ترین اختلافات کے باوجود بھی کلمہ گو مسلمان کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ کیونکہ یہ تو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واضح حکم ہے۔ (یاد رہے قادیانی پکے کافر ہیں، وہ کوئی مسلمانوں کا فرقہ نہیں ہیں)۔ لیکن دیوبندی، بریلوی، وہابی، شیعہ اور اہلسنت کلمہ گو مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے اختلافات کے باوجود نماز پڑھ سکتے ہیں۔

ان تمام حالات میں علماء اہلسنت (آستانوں والے بزرگ، اور صوفی بزرگ)، ہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں میں نفرتیں نہیں محبتیں بانٹتے ہیں۔ یہ علماء کرام لوگوں کو اپنے نفس کی اصلاح کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ دوسرے مسلمانوں کو طعنے مارنے اور ذلیل کرنے پر یقین نہیں رکھتے بلکہ یہ حکمت، محبت اور اخلاص کے ساتھ لوگوں کے ساتھ پیش آتے ہیں، اور زیادہ توجہ اپنے اعمال اور اپنے نفس کی اصلاح پر دیتے ہیں،۔ علماء اہلسُنت اپنے علاوہ چھوٹے فرقے کے مسلمانوں پر بدعقیدگی، بدعتی، گمراہ اور مشرک وغیرہ کے فتوے نہیں لگاتے۔ بلکہ سب کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے ہیں۔ اور دین میں موجود آسانیاں لوگوں کو بتاتے ہیں، تاکہ لوگوں کو دین آسان لگے، اور اور دین کے قریب آئیں۔ یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کی کوشش کرتے ہیں، نہ کہ، اپنی ذات کے قریب۔ ان کے پاس خواہ کوئی بریلوی جائے یا دیوبندی یا وہابی یا شیعہ، یا کوئی اور بھی، یہ اخلاق اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ جبکہ بریلوی، وہابی اور

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

دیوبندی علماء کی اکثریت جو ایک دوسرے کے خلاف زبان استعمال کرتے ہیں، وہ انتہائی قابل افسوس ہے۔ اخلاقیات کو تو شاید ہمارے کئی علماء بھول ہی چکے ہیں۔

علماء اہلسنت (آستانوں والے بزرگ، صوفی بزرگ)، بھی انسان ہیں، لازمی نہیں کہ ان کی بھی ہر بات یا عمل درست ہی ہو، جو بات ان کی بھی قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکرائے، اس بات کو رد کر دیں، کیونکہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک ہی ہے۔ ویسے عام طور پر، یہ لوگ، اپنی محبتوں والی طبعیت، اخلاق، دین کو آسان بنا کر پیش کرنا، اعتدال، نرم طبعیت، برداشت، اور علم و حکمت کی وجہ سے آج بھی امت مسلمہ کی رہنمائی میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ امت کی اکثریت ان کی دین کی تشریح کو ہی زیادہ درست سمجھتی ہے۔ اور یہی امت مسلمہ کا سب سے بڑا فرقہ یا جماعت بھی ہے۔

سوال 16: صحابہ کرام، کے درمیان کئی معاملات میں اختلافات تھے۔ اس معاملہ پر ہمارا کیا ردعمل اور عقیدہ ہونا چاہیے؟

یاد رہے، کہ صحابہ کرام میں سب سے افضل ترین شخصیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہو ہیں۔ پھر اُن کے بعد دیگر خلفائے راشدین کا مقام ہے۔ پھر دیگر صحابہ کرام کا مرتبہ ہے۔ صحابہ کرام کا مقام تو بہت آگے کی بات ہے، ہم تو ایک عام عالمِ دین کے مرتبے کا بھی تصور نہیں کر سکتے۔

حدیث پاک: "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک عام ادمی پر ہے"۔

ترمزی (جز)-2685

یاد رہے کہ، بڑے سے بڑے بزرگ اور ولی اللہ کا بھی کسی صحابی سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ لہذا صحابہ کرام کے درمیان اختلافات کو بنیاد بنا کر ہم کسی بھی صحابی کی شان میں گستاخی نہیں کر سکتے۔ لہذا سب سے پہلے تو اپنی اوقات ہمیں خود سمجھنی چاہیے۔ اگر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہو جیسی عظیم شخصیت، حضرت عبدل رحمان بن

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

عوف رضی اللہ تعالی عنہو، کے مقام کو نہیں پہنچ سکتی، تو پھر، خلفائے راشدین کا مقام کیا ہو گا؟ سبحان اللہ۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ، صحابہ کرام، کے درمیان بھی درجات اور مراتب، میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ یہاں تک کہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہو، جیسے عظیم صحابی، کا مقابلہ بھی حضرت عبدل رحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنہو، کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ، حضرت عبدل رحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنہو، نبی محترم ﷺ، کے شروع کے ساتھیوں میں سے ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں، اور غزوہ بدر میں بھی نبی محترم ﷺ، کے ساتھ تھے۔

حدیث پاک: حضرت خالد بن ولید اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنہما کے درمیان کوئی مناقشہ (اختلاف) تھا، حضرت خالد رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کو برا کہا: تو رسول اللہ ﷺ، نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی کو برانہ کہو، کیونکہ تم میں سے کسی شخص نے اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کیا تو وہ ان میں سے کسی کے دیے ہوئے ایک مد کے برابر بلکہ اس کے آدھے کے برابر بھی (اجر) نہیں پا سکتا۔ صحیح مسلم-6488

قرانِ پاک سے ثبوت: تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں، جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے، ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔ سورۃ الحدید (جز، حصہ آیت نمبر ۱۰)

اصول یہ ہے کہ، جس صحابی نے جتنا جلدی اسلام قبول کیا، اور نبی محترم ﷺ، کا جتنا زیادہ قرب حاصل کیا، وہ صحابی اتنے ہی زیادہ مرتبہ والے ہوں گے۔ اور ہم جیسے دو ٹکے کے لوگوں کو صحابہ کرام کے باہمی اختلافات پر اپنی زبانوں کو لگام ڈالنی چاہیے۔ ان عظیم شخصیات کے چند اختلافات کو بنیاد بنا کر اپنی علمی قابلیت ثابت کرنے کی ناکام کوشش مت کریں۔ ہمارے لئے نبی پاک ﷺ کے تمام ہی صحابہ انتہائی ہی قابل احترام ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 17: کیا کالے جادو کی وجہ سے، اولاد کا نہ ہونا، کاروبار یا نوکری میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔؟ کالے جادو کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

جواب: اگر کوئی انسان یہ کہے، کہ فلاں آدمی پر کالا جادو کسی نے کر دیا ہے۔، لہذا اس کالے جادو کی وجہ سے اس کے ہاں اولاد پیدا نہیں ہو رہی ہے، یا کسی کا رشتہ، جادو کی وجہ سے نہیں ہو رہا، یا کسی کا کاروبار، جادو کی وجہ سے نہیں چلتا وغیرہ۔ تو اس بات سے معاذاللہ ثابت کیا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، کہ جیسے اللہ تعالیٰ تو اولاد دینا چاہتے ہیں، مگر کالا جادو، معاذاللہ، فلاں انسان کو اولاد ہونے ہی نہیں دیتا۔ یا اللہ تعالیٰ تو کسی کو رزق دینا چاہتے ہیں، مگر کالا جادو کرنے والا جادو گر، اللہ تعالیٰ کو رزق دینے ہی نہیں دیتا۔ معاذاللہ۔ اگر، معاذاللہ، کسی کا یہ عقیدہ ہو گیا، تو یہ تو سراسر شرک ہے۔ اور بالکل جاہلانہ عقیدہ ہے۔ کیونکہ کوئی بھی جادو، یا کچھ اور بھی، اللہ تعالیٰ، کو مجبور نہیں کر سکتا۔ کسی بھی جادو گر کی اوقات نہیں، کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف جا کر کسی کا رزق، اولاد، نوکری یا کاروبار ختم کروا سکے۔ **یہ کالا جادو کرنے والے تو خود، آپ کے 2 یا 5 ہزار کے لیئے آپ کی منتیں کرتے پھرتے ہیں**، اگر ان کا جادو اتنا ہی اثر رکھتا، تو بنکوں سے سارا پیسہ اپنے گھر منگوا لیتے، یا خود کبھی بیمار تک نہ ہوتے، وغیرہ۔ جادو ایک حقیقت ہے، اور شریعت سے ثابت بھی ہے۔ لیکن یہ بھی صرف اسی صورت میں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اجازت ہو۔ ہاں یہ وقتی طور پر آپ کو کچھ تکلیف ضرور دے سکتا ہے، وہ بھی صرف اتنی، جتنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنی ہی ہو۔

اگر جادو حقیقت ہے تو، اس کا توڑ، اس سے بھی بڑی حقیقت ہے۔ اور جادو کا توڑ ہے، سورہ فلق اور سورہ ناس۔ کبھی عربی کے ساتھ، ان دونوں سورتوں کا ترجمہ بھی پڑھ کر دیکھیں، ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کا ایمان تازہ ہو جائے گا۔

جادو، نظر بد، وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لیے، سورہ فلق، سورہ ناس دن میں زیادہ سے زیادہ اپنے پر دم کرتے رہا

کریں۔ خصوصی طور پر روزانہ، 5 فرض نمازوں کے بعد اپنے اور اپنے گھر والوں اور تمام مسلمانوں پر ضرور دم کیا کریں۔ درود پاک بھی زیادہ پڑھتے رہنے کی عادت بنالیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ، آپ ہمیشہ کامیاب اور محفوظ رہیں گے۔

سوال 18: کیا آپ جانتے ہیں کہ، ایک خاص ترین علم ہے، جس کے آگے دنیاوی اور سائنسی علم کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اور اس علم (علم لدنی)، تک عام انسانوں کی رسائی نہیں ہے،۔ آئیے قرآن و حدیث سے اس علم (علم لدنی)، کی معلومات حاصل کرتے ہیں۔

علم لدنی واقعی وہ خاص ترین علم ہے، جس تک ہر کسی کی رسائی نہیں ہے۔ یاد رہے یہ علم حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ، جن کو چاہتے ہیں، عطاء فرمادیتے ہیں۔ یہ علم صرف اللہ تعالیٰ کے ان خاص ترین لوگوں کو عطاء ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی فرض عبادات کے ساتھ ساتھ کثرت سے نفلی عبادات اور ذکر واذکار میں مشغول رہتے ہیں۔ جو اخلاق اور معاشرت کے اعلیٰ مقام پر بھی فائز ہوتے ہیں۔ یہ وہ خاص ترین لوگ ہوتے جن کو دیکھ کر خدا کی یاد اور محبت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا ہوتا ہے۔

یہ لوگ آپ کو امیروں میں بھی مل جائیں گے اور غریبوں میں بھی مل جائیں گے۔ ان کی تلاش کرنا اب آپ کا اپنا کام ہے، یہ لوگ آپ کو ان شاءاللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ سے ملادیں گے۔ اور آپ سے کچھ بھی مالی یا کسی قسم کی کوئی دوسری مدد نہیں چاہئیں گے۔ یہ علم (علم لدنی)، صرف اللہ تعالیٰ کے ان خاص ترین لوگوں کو عطاء ہوتا ہے۔ جن کی زندگیوں کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا قرب حاصل کرنا ہوتا ہے۔ **ہم عام طور پر 15 سے 20 سال** دنیاوی تعلیم حاصل کرنے میں لگا دیتے ہیں، اور ایسا لگتا ہے، کہ شاید ہماری زندگی کا مقصد صرف پیسہ کمانا اور دنیاوی معاملات تک ہی محدود ہو گیا ہے۔ دنیاوی تعلیم بھی ضرور حاصل کریں، مگر دنیاداری کو اپنی زندگی کا اولین

مقصد مت بنالیں۔ بلکہ اپنی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا بنالیں۔ تو ان شاء اللہ تعالیٰ، آپ کو بھی اس علم لدنی میں سے کچھ حصہ اللہ تعالیٰ عطاء فرمادیں گے۔

پہلے ہم اپنی زندگی کا مقصد تو پہچانیں **فرمان الٰہی:** اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔ سورۃ الزریات آیت نمبر 56

علم لدنی کے ثبوت

ثبوت نمبر 1، قرآن پاک سے: سورۃ نمل کی آیت نمبر 38 سے 40 تک غور سے پڑھیں، جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے دربار میں کہا کہ کون ملکہ بلقیس کا تخت (سینکڑوں میل دور سے)، ملکہ بلقیس کے پہنچنے سے پہلے لا سکتا ہے، تو ایک جن جس کا نام عفریت تھا، اس نے عرض کی کہ آپ کے دربار برخاست کرنے سے پہلے میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ مگر اسی دربار میں موجود حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک درباری اور ولی اللہ، جن کو کتاب کا علم تھا، نے عرض کی، میں پلک جھپکنے میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ اور انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم پر پلک جھپکنے میں سینکڑوں کلو گرام وزنی، تخت کو سینکڑوں میل دور سے صرف ایک لمحہ سے بھی کم وقت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے حضور پیش کر دیا۔ آخر وہ کتاب کا کون سا علم تھا، کہ جس کی مدد سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے درباری نے یہ کام کر دیا۔؟ یعنی علم تو ہے۔

اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک درباری کا یہ علمی معیار ہے، تو حضرت سلیمان علیہ السلام کا اپنا علم اور تصرف کتنا ہوگا؟ تو ذرا اندازہ لگائیں کہ، پھر نبی کریم ﷺ کے خصوصی اصحابہ کرام کا علمی معیار کیا ہوگا، اور خود نبی کریم ﷺ کے علم اور تصرف کا تو ہم گمان بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ علم نہ تو عام ہے اور نہ ہی کوئی اپنی محنت سے حاصل کر سکتا ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کی خاص عطاء ہے، کہ اپنے انتہائی نیک اور خاص بندوں میں سے جس کو چاہئیں، جتنا چاہیں، جب چاہیں، عطاء فرمائیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ثبوت نمبر2، حدیث پاک سے: بخاری شریف کی حدیث پاک نمبر 6502 غور سے پڑھیں۔ کہ جہاں لکھا ہوا ہے کہ ، فرض عبادات کے ساتھ ساتھ، جو انسان نفلی عبادات باقاعدگی سے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ، اس کو وہ خصوصی مقام عطاء فرمادیتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ، اس کی آنکھیں بن جاتے ہیں، جن سے وہ دیکھتا ہے۔اس کے ہاتھ بن جاتے ہیں، جن سے وہ کام کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ، اس کے کان بن جاتے ہیں، جن سے وہ سنتا ہے۔ **تو خود غور کریں،** جس انسان کو یہ علم و مرتبہ مل جائے تو اس کے دیکھنے کی قوت کیا ہو گی، اس کے سننے کی قوت کیا ہو گی۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔

ثبوت نمبر3، حدیث پاک سے: **وہ کون سا علم تھا، جس کی بنیاد پر** مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف میں خطبہ دیتے ہوئے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سینکڑوں دور جہاد کرتے ہوئے مسلمانوں کو نہ صرف دیکھ رہے تھے، بلکہ آپ نے لشکر کے سالار کو جنگی ہدایت دی، اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے سالار نے حکم پر عمل کیا اور ،اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی۔**حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے** ایک لشکر روانہ کیا، اور ساریہ نامی شخص کو اس کا امیر مقرر کیا، اس اثنا میں کہ عمرؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ آپ زور سے کہنے لگے: ساریہ! پہاڑ کی طرف، پھر لشکر کی طرف سے ایک قاصد آیا تو اس نے کہا: امیر المومنین! ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تو اس نے ہمیں شکست سے دوچار کر دیا تھا مگر اچانک کسی نے زور سے آواز دی: ساریہ! پہاڑ کو نہ چھوڑو۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کی جانب کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔ رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ۔ مشکاۃ المصابیح-5954

اس تمام تحریر سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ، علم لدنی، ایک حقیقت تو ہے۔ لیکن، کس کے پاس یہ علم ہے اور کتنا علم ہے، ہم یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہم گمان کر سکتے ہیں کہ، آجکل بھی کئی نیک اور اللہ تعالیٰ کے پیارے لوگوں کے پاس یہ علم کسی نہ کسی شکل میں ضرور ہو گا۔ ایسے لوگ عام طور پر وہ ہوتے ہیں، جن کی دعاؤں کو بھی اللہ تعالیٰ، اکثر قبول فرماتے ہیں، یہ لوگ اخلاص اور تقوی کی بھی اعلی مثال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ، نبی کریم ﷺ کے طفیل، ہمیں اور دیگر تمام مسلمانوں کو بھی اپنے پیارے اور محبوب بندوں میں شامل فرمائیں۔ آمین۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر19:   کیا صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین میلاد شریف مناتے تھے، اگر ہاں تو اس کا ثبوت کیا ہے۔ کیا میلاد شریف نہ منانے والا گناہ گار ہوتا ہے؟

اِنشاءاللہ، آج ہم ثابت کریں گے، کہ صحابہ کرام سال میں صرف ایک بار نہیں، بلکہ تقریباً، سارا سال ہی میلاد شریف مناتے تھے۔ مگر، یہ بھی یاد رکھیں، کہ، میلاد شریف، منانا نہ تو فرض ہے اور نہ ہی واجب۔ میلاد شریف منانا ایک مستحب عمل ہے اور اِنشاءاللہ باعث ثواب ہے۔ جو انسان میلاد شریف، نہ منائے، اُس انسان کو گناہ گار نہیں کہا جا سکتا ہے۔

صحابہ کرام سال میں صرف ایک بار نہیں، بلکہ تقریباً، سارا سال ہی میلاد شریف مناتے تھے۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ اور صحابہ ء کرام رضوان اللہ اجمعین کے دور میں تلاوت کلام پاک بالکل ہوتی تھی۔ حمد پاک بھی پڑھی جاتی تھی اور نعت شریف بھی پڑھی جاتی تھی، اور نبی محترم ﷺ کے فضائل بھی بکثرت بیان کئے جاتے تھے۔ اب ہم اگر ان چاروں جائز اُمور کو یکجا کر لیں اور اس محفل کو میلاد شریف کا نام دیں تو اس میں کچھ بھی ناجائز نہیں ہے۔ بلکہ، یہ تمام کام تو صحابہ کرام کی زندگیوں میں بکثرت، پاے جاتے تھے۔ میلاد شریف کی بابرکت محفل کا انعقاد کرنا ایک مستحب عمل ہے اور اِنشاءاللہ باعث ثواب ہے اگر میلاد شریف کے نام پر کچھ لوگ غیر شرعی کام کریں یا خرافات کو اس میں شامل کر لیں ، تو ان کو ضرور منع کریں مگر میلاد شریف کو غلط مت کہیں۔

میلاد شریف پر اعتراض کرنے والوں، سے پوچھیں، آج کل کے دور میں ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگوں نے نکاح اور شادی کے نام پر بے شمار غلط رسمیں اور غیر شرعی کاموں کو شامل کر لیا ہے تو کیا ہم نکاح کرنا چھوڑ دیں۔ ہم کو نکاح کرنا نہیں چھوڑنا چاہئیے، بلکہ نکاح کے نام پر شامل غیر شرعی حرکات کو چھوڑنا چاہیے۔

اسی طرح میلاد شریف کو منانا نہیں چھوڑنا چاہیے۔ بلکہ میلاد شریف کے نام پر ہونے والی غیر شرعی چیزوں کو چھوڑنا چاہیے۔ اگر ایک محفل جس میں تلاوت کلام پاک ہو۔ حمد پاک پڑھی جائے نعت شریف پڑھی جائے، اور نبی محترم

ﷺ کے فضائل بھی بکثرت بیان کئے جائیں، عورتوں اور مردوں کے پردے کا اہتمام ہو تو ایسی محفل بالکل جائز ہے۔

ہر وہ عمل جائز ہے، جو شریعت کے دائرے میں ہو، خواہ وہ صحابہ ء کرام رضوان اللہ اجمعین کی حیات مبارکہ سے ثابت ہو، یا، نہ ہو،۔جب تک، وہ شریعت کے دائرے میں رہے۔ مگر میلاد شریف منانا، تو صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے خود ثابت ہے۔

لہذا، میلاد شریف تو بدعت بھی نہیں ہے مُستحب اور نفلی عبادات پر اُتنا ہی زور دیں۔ جتنا دینا چاہیے۔ کیونکہ اگر عرس منانا، میلاد شریف کے جلوس نکالنا، قُل، چہلم، معراج شریف کی رات خاص عبادت کرنا، اذان سے پہلے اور بعد میں دُرود پاک پڑھنا، اگر شریعت میں انتہائی اہم ہوتا تو حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب، کشف المحجوب "اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب "غنیہ الطالبین" میں ہمیں اس کا واضح ذکر ضرور ملتا۔

سوال نمبر 19-A: میلاد شریف صرف پاکستان اور بھارت میں ہی نہیں منایا جاتا ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کی تقریبا 90 فیصد سے زائد اکثریت میلاد شریف سرکاری سطح پر مناتی ہے۔ ثبوت حاضر خدمت ہے۔

مصر میں 12 ربیع الاوّل پر جو سرکاری چھٹی ہوتی ہے تو کیا یہ چھٹی پاکستانی کرواتے ہیں۔انڈونیشیا میں، ملائشیاء میں، سوڈان میں،اور باقی اسلامی ممالک میں 12 ربیع الاوّل پر جو سرکاری چھٹی ہوتی ہے تو کیا یہ چھٹی پاکستانی کرواتے ہیں۔ یمن سے لیکر چیچنیا تک مسلمان جو میلاد شریف کے موقع پر جو سبز جھنڈے لوگ لیکر نکلتے ہیں تو کیا وہ پاکستان سے لیکر جاتے ہیں۔ بھائی اصل میں محبت کرنے والوں کا انداز تقریباً ایک سا ہی ہے۔ مگر کچھ لوگوں کو صرف اعتراضات کرنا ہی آتا ہے۔ خواہ کوئی حنفی ہو، یا مالکی ہو، یا شافعی ہو، یا حنبلی ہو، سب ہی میلاد شریف کی اہمیت سمجھتے ہیں۔ صرف چند لوگوں کی اقلیت کو ہی اعتراض ہوتا ہے۔ ورنہ دنیا میں تقریباً ایک ارب اور پچاس کروڑ مسلمان ہیں اور ان میں سے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اعتراض کرنے والوں کی تعداد پانچ سے سات کروڑ سے زیادہ نہیں۔اور اعتراض کرنے والوں کی اکثریت سعودی عرب، قطر، وغیرہ میں ہی پائی جاتی ہے۔

مگر پھر بھی، لوگوں کو نفلی عبادات اور مُستحب اور جائز کاموں، مثلاً، میلاد شریف منانا، گیارہویں شریف منانا، عرس منانا، قل اور چہلم کرنا، وغیرہ وغیرہ کیلیے بہت زیادہ زور، نہ، دیا کریں۔اگر کوئی فرض عبادات کے بعد بخوشی ان کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لے تو بہت اچھی بات ہے، مگر ان جائزاور مُستحب کاموں پر اتنا زور، نہ، دیں کہ لوگ ان کاموں کو فرائض سے بھی زیادہ اہم سمجھنے لگ جائیں۔

میلاد شریف صرف پاکستان ہی میں نہیں منایا جاتا، اَلحمدُللہ 47 ممالک میں میلاد شریف منایا جاتا ہے، سوائے سعودی عرب اور قطر کے علاوہ، الحمدُللہ 47 ممالک میں میلاد شریف منایا جاتا ہے اور اس پر سرکاری طور پر چھٹی ہوتی ہے۔مشترکہ طور پر دنیا کے 47 ممالک میں میلاد شریف کی سرکاری چھٹی کا اعلان کیا جاتا ہے۔

جن ممالک میں میلاد شریف کی سرکاری چھٹی دی جاتی ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

ایشیاء کے ممالک: افغانستان، بنگلہ دیش، برونائی، انڈیا، انڈونیشیاء، پاکستان، ملائشیا، سری لنکا، ازبکستان، (انڈیا اور سری لنکا، کی حکومت بھی جانتی ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت میلاد شریف مناتی ہے اس لئے انڈیا اور سری لنکا میں بھی میلاد شریف پر سرکاری چھٹی دی جاتی ہے)

مشرقِ وسطہ: بحرین، ایران، اُردن، عراق، کویت، لبنان، اومان، فلسطین، سیریا (شام)، متحدہ عرب امارات (U.A.E)، یمن، (سعودی عرب، قطر اور اسرائیل کے علاوہ 14 عرب ممالک میں سے 11 عرب ممالک میلاد شریف مناتے ہیں)

افریقی ممالک: مصر الجیریا، لیبیا، مالی، موری ٹانیا، مورو کو، نا ئجر، نا ئجریا، سینیگل، بینین، برکینا فاسکو، کیمرون، کموروس، کوٹ ڈلوائر، ڈ جیبوٹی، اریٹیریا، ایتھوپیا، گیمبیا، گیونیا، سیر الیعون، سومالیہ، سوڈان، طنزانیہ، تونیسیا، ٹوگوان کے علاوہ فیجی اور گیانا میں بھی میلاد شریف منایا جاتا ہے۔

سوال نمبر 20: میلاد شریف کس طرح منانا چاہیئے؟ میلاد شریف کے موقع پر جلوس نکالنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اگر کوئی انسان نمازوں میں سُستی کرے، مگر میلاد شریف کی محفل باقاعدگی سے مناتا ہو۔ تو ایسے شخص کے بارے میں کیا کہنا چاہیے؟

میلاد شریف منانے کے کچھ پیارے طریقے

1۔ نبیِ محترم ﷺ پیر کے دن پیدا ہوئے تھے، اور اس لئے ہر پیر کے دن نبیِ محترم ﷺ روزہ رکھتے تھے۔
(صحیح مسلم۔ رقم الحدیث، 2750)

کوشش کیا کریں کہ میلاد شریف والے دن اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانے کا نفلی روزہ ضرور رکھیں۔

2۔ کوشش کریں کہ ایک محفل کا اہتمام بھی ضرور کریں جس میں قرآن خوانی ہو، حمد و نعت شریف پڑھی جائے اور آقا علیہ السلام کی ذاتِ مبارکہ پر خوبصورت بیان دیا جائے۔ صحابہ کرام سال میں صرف ایک بار نہیں، بلکہ تقریبا، سارا سال ہی میلا د شریف مناتے تھے۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ اور صحابہ ء کرام رضوان اللہ اجمعین کے دور میں تلاوت کلام پاک بالکل ہوتی تھی۔ حمد پاک بھی پڑھی جاتی تھی اور نعت شریف بھی پڑھی جاتی تھی، اور نبی محترم ﷺ کے فضائل بھی بکثرت بیان کئے جاتے تھے۔ اب ہم اگر ان چاروں جائز اُمور کو یکجا کر لیں اور اس محفل کو میلاد شریف کا نام دیں تو اس میں کچھ بھی ناجائز نہیں ہے۔ بلکہ، یہ تمام کام تو صحابہ کرام کی زندگیوں میں بکثرت، پائے جاتے تھے۔ میلاد شریف کی بابرکت محفل کا انعقاد کرنا ایک مستحب عمل ہے اور اِنشاءاللہ باعث ثواب ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

3۔ اپنے گھر میں اچھے اچھے پکوان بنوائیں اور اپنے بیوی، بچوں، ماں، باپ اور باقی گھر والوں کی خوب تواضع کریں

4۔ کوشش کریں کہ اس دن اچھا کھانا پکوا کر زیادہ سے زیادہ غریب اور ضرورت مند لوگوں میں تقسیم کروائیں۔

5۔ کوشش کریں کہ اس دن خود بھی خوب درود شریف پڑھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی پڑھنے کی تلقین کریں۔

6۔ کوشش کریں کہ اس دن غریبوں میں زیادہ سے زیادہ صدقہ اور خیرات تقسیم کریں۔

میلاد شریف کے موقع پر جلوس نکالنا نہ تو فرض ہے، نہ ہی واجب، اور نہ ہی اس کے نکالنے کا حکم شریعت سے ملتا ہے

۔ اگر یہ جلوس غیر شرعی حرکات سے پاک ہوں تو زیادہ سے زیادہ مستحب عمل قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اگر کوئی میلاد شریف کے جلوس میں شریک نہیں ہوتا، اُس نسان کو گناہ گار نہیں کہا جا سکتا۔ اگر کوئی اپنی خوشی سے جلوس میں شرکت کر لے، تو اُس کی مرضی، مگر کسی کو جلوس میں شرکت کرنے کے لیے مجبور کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ جو انسان نبی پاک ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہو مگر نمازوں میں سُستی کرتا ہو تو ایسے انسان پر انتہائی افسوس اور دُکھ ہے ۔ میلاد شریف کی اہمیت اپنی جگہ ہے۔ مگر کسی بھی صورت میں فرض نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ اگر تو کسی انسان کو یقین ہے کہ وہ اگر رات دیر تک میلاد شریف کی محفل میں شرکت کرے گا، اور اُس کی نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے اُس کی صبح فجر کی نماز قضاء ہو جائے گی، تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ وقت پر آ کے سو جائے، تا کہ اُس کی فجر کی نماز قضاء نہ ہو جائے۔ مگر وہ انسان جس کو اپنی نیند پر قابو ہے۔ کہ وہ رات دیر تک میلاد شریف کی محفل میں شرکت کے باوجود بھی فجر کی نماز وقت پر پڑھ لے گا وہ ضرور میلاد شریف کی محفل میں شرکت کرے۔ اگر کسی کا دعوی نبی پاک ﷺ سے محبت کا ہے تو اُس کو اپنی نماز کبھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 21: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ 12 ربیع الاوّل تو نبی پاک ﷺ کی یوم ولادت کے ساتھ ساتھ یوم وفات بھی تو ہے پھر آپ لوگ 12 ربیع الاوّل کو خوشی کیوں مناتے ہیں؟

پہلی بات تو یہ ہے 12 ربیع الاول نبی پاک ﷺ کا یومِ وفات ہے ہی نہیں۔ یہ بات ابھی ہم انشاء اللہ بخاری شریف سے ثابت کر دیں گے۔ اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ نبی پاک ﷺ کا یوم وصال 12 ربیع الاول ہے تو پھر بھی نبی پاک ﷺ کی پیدائش کی خوشی 12 ربیع الاول کو منانے میں کو حرج نہیں کیونکہ اسلام میں سوگ صرف 3 دن کا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کی ولادت کی خوشی کی کوئی حد نہیں۔

لہذا نبی پاک ﷺ کا سوگ اب ہم سینکڑوں سال کے بعد نہیں منا سکتے کیونکہ سوگ تو صرف 3 دن کا ہے۔ تو اب ہم بخاری شریف سے یہ ثابت کریں گے کہ 12 ربیع الاول نبی پاک ﷺ کا یومِ وفات ہے ہی نہیں۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز۔ رقم الحدیث:۱۳۸۷)

بخاری شریف کے مطابق نبی پاک ﷺ کا پہلا اور آخری حج جمعۃ المبارک کو ادا فرمایا اور (صحیح بخاری۔ کتاب الایمان۔ رقم الحدیث:۴۵)

بخاری شریف کے ہی مطابق نبی پاک ﷺ کی وفات شریف پیر کے روز ہوا۔ یعنی کہ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے تقریباً 3 ماہ قبل حج فرمایا، اب آپ خود حساب لگالیں کہ اسلامی مہینہ 29 یا 30 دِنوں کا ہوتا ہے اور اس حساب سے ہمارے پاس صرف ممکنات ہیں۔

1: اگر ذوالحج، محرم، صفر تینوں مہینے 30/30 دن کے ہوں تو 12 ربیع الاول شریف کو پیر پھر بھی نہیں آتا۔

2: اگر ذوالحج، محرم، صفر تینوں مہینے 29 دن کے ہوں تو 12 ربیع الاول شریف کو پیر پھر بھی نہیں آتا۔

3: اگر 2 مہینے 29 دن کے ہوں اور ایک مہینہ 30 دن کا ہو تو 12 ربیع الاول شریف کو پیر پھر بھی نہیں آتا۔

4: اگر 2 مہینے 30 دن کے اور ایک مہینہ 29 دن کا ہو تو 12 ربیع الاول شریف کو پیر پھر بھی نہیں آتا۔

تو جناب اسلام میں سوگ صرف تین دن کا ہے۔ یعنی کہ نبی پاک ﷺ کی وفات کا ہم لوگ اب سوگ نہیں منا سکتے ۔ لیکن نبی پاک ﷺ کی پیدائش کی خوشی منانے کی کوئی حد نہیں ہو سکتی۔ ہم نبی پاک ﷺ کی دُنیا میں تشریف

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

آوری کی خوشی ہر جائزاور شرعی طریقے سے منا سکتے ہیں۔اگر کوئی نبی پاک ﷺ کے میلاد شریف کے نام پر کوئی غیر شرعی کام کرے تو اُس کی مزاحمت اور مذمت ضرور کرنی چاہیئے۔

سوال نمبر 22: کیا آپ جانتے ہیں کہ ،ہر بدعت، بری بدعت ہی نہیں ہوتی،اچھی بدعت کا ثبوت اور مثال نوٹ کرلیں۔جبکہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ ،جو کام قرآن وحدیث، یا صحابہ کرام سے ثابت نہ ہو،اس کو ثواب کی نیت سے کرنا، بدعت (بری بدعت) ہے۔آج حقیقت جانیں۔

اصل میں بدعت ہر وہ کام ہے جو آپ ﷺ کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد دین اور دنیا میں آیا۔مگر ہر بدعت بری نہیں ہے۔جس بدعت کے بارے میں ممانعت ہے وہ بدعت سیئہ ہے۔اچھی بدعت کی تو تاکید کی گئی ہے اور اچھی بدعت کا تو بہت ثواب بھی ہے۔

اچھی بدعت کی مثال::: حالانکہ صحیح حدیث پاک سے ثابت نہیں ہوتا ہے، کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا مانگا کرتے تھے۔لیکن آج 90 فیصد سے زیادہ مساجد میں فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا مانگی جاتی ہے، یہ بدعت حسنہ کی ایک بہترین مثال ہے۔

حدیث پاک: دُعا ہی عبادت ہے۔ (ترمذی،3372)

نوٹ: یعنی دعا عبادت ہے۔لیکن فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا،یعنی عبادت کا یہ نیا طریقہ بعد میں رائج ہوا، لیکن پھر بھی جائز ہے، کیونکہ یہ شریعت کے بنیادی دائرے کے اندر ہے۔اور بدعت حسنہ کی ایک بہترین مثال بھی

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ہے۔ حدیث پاک، سے تو اچھی بدعت پر ثواب کی بشارت اور بری بدعت پر گناہ، دونوں ہی ثابت ہیں۔ لہذا اچھی بدعت 100 فیصد جائز اور باعث ثواب بھی ہے۔

حدیث پاک: "جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا، اور اس اچھے طریقہ کی پیروی کی گئی تو اسے (ایک تو) اسے اپنے عمل کا اجر ملے گا اور (دوسرے)، جو اس کی پیروی کریں گے، ان کے اجر و ثواب میں کسی طرح کی کمی کیے گئے، بغیر ان کے اجر و ثواب کے برابر بھی اسے ثواب ملے گا، اور جس نے کوئی برا طریقہ، جاری کیا اور اس برے طریقے کی پیروی کی گئی، تو ایک تو اس پر اپنے عمل کا بوجھ (گناہ) ہو گا اور (دوسرے) جو لوگ اس کی پیروی کریں گے، ان کے گناہوں کے برابر بھی اسی پر گناہ ہو گا، بغیر اس کے کہ اس کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی کی گئی ہو۔

ترمذی۔ 2675

اصول یاد رکھیں، کہ، شریعت میں ہر وہ کام جائز ہے۔ جو شریعت کے بنیادی دائرے کے اندر ہو، خواہ اس کا کوئی ثبوت، قرآن و حدیث، یا، صحابہ کرام سے ملے یا نہ ملے۔ اگر کوئی انسان ہر روز سونے سے پہلے 10 نفل حاجت کے پڑھ کر سوئے، کہ، یا اللہ میرے دادا دادی، کی مغفرت فرما دے۔ تو کیا یہ بدعت (بدعت سیعہ / بری بدعت) ہو گی؟ کیونکہ قرآن و حدیث سے یا صحابہ کرام کے عمل سے تو یہ ثابت نہیں ہے، کہ، روزانہ باقاعدگی کے ساتھ اپنے دادا، دادی کے لیئے 10 نفل پڑھنے چاہیئے۔ مگر یہ عمل 100 فیصد جائز ہے، اور بدعت (بدعت سیعہ / بری بدعت)، بھی نہیں ہے، کیونکہ یہ شریعت کے بنیادی دائرے سے باہر نہیں ہے۔

ثبوت نمبر 2: جمعہ کی مبارک دینا۔ مبارک دینا، اصل میں ایک دعا ہے۔ یعنی اگر کوئی کہے کہ، جمعہ مبارک ہو، تو اس کا مطلب ہے، کہ، اللہ تعالیٰ، آپ پر اس جمعہ کو اپنا کرم فرمائے۔ آپ کسی کو پیر مبارک، منگل مبارک وغیرہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ دل چاہے، تو کہہ دیں، دل نہ چاہے تو نہ کہیں۔ اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔ حدیث پاک، سے تو اچھی

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بدعت پر ثواب کی بشارت اور بری بدعت پر گناہ، دونوں ہی ثابت ہیں۔ لہذا اچھی بدعت 100 فیصد جائز اور باعث ثواب بھی ہے۔

سوال نمبر 23: اسلام میں کتنی عیدیں ہیں؟ کیا عید میلاد النبی ﷺ کہنا یا منانا جائز ہے؟ کیا یہ بات قرآن پاک اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہو سکتی ہے۔

عید کا مطلب خوشی ہوتا ہے۔ اور کئی جگہوں پر لکھا ہوا ہے، کہ عید کا مطلب وہ خوشی ہے، جو بار بار آئے۔ مسلمانوں کے لئے، کم از کم، سال میں 54 دنوں کو، تو عید کا دن کہا ہی جا سکتا ہے۔ یہ تو کم از کم ہیں، مزید اس سے بھی زیادہ، کو بھی عید کا دن ثابت کیا جا سکتا ہے۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت نمبر 1: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جمعہ اللہ نے مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۱۰۹۸)(مشکوۃ شریف، رقم الحدیث ۱۳۱۵)

حدیث مبارکہ سے ثبوت نمبر 2: بے شک جمعہ تمام ایام کا سید (سردار) ہے اور اللہ کے نزدیک تمام ایام سے زیادہ عظمت والا ہے۔ اللہ کے نزدیک جمعہ کی عظمت عید الفطر، اور عید الاضحیٰ سے بڑھ کر ہے۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث ۱۰۸۴) (مشکوۃ شریف، رقم الحدیث ۱۲۸۴)

تو معلوم پڑا کہ، سال میں 54 جمعے ہوتے ہیں، یعنی 54 عیدیں تو کنفرم ہوئیں۔ اگر جمعہ کا دن عید ہو سکتا ہے تو نبی پاک ﷺ ولادت کے دن کو بھی عید کہنا کچھ غلط نہیں ہے

اگر کوئی نبی محترم ﷺ کی ولادت کی خوشی (عید)، ہر روز بھی منائے تو بالکل جائز ہے۔ اور اگر ہر مہینے منائے تب بھی جائز ہے۔ اور اگر ہر سال منائے تب بھی جائز ہے۔

قرآن پاک سے ثبوت: "عیسیٰ ابن مریم نے عرض کی اے اللہ، اے رب ہمارے، ہم پر آسمان سے ایک خوان

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اُتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلے اور پچھلوں کی، اور تیری طرف سے نشانی، اور ہمیں رزق دے، اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے " سورہ مائدہ آیت نمبر (114)

قرآن پاک سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ دن جب اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت یعنی کہ خوان اُترا، اِس دن کو اگر حضرت عیسیٰ علیہ اسلام عید کہہ رہیں ہیں۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام نے تو یہاں تک فرمایا کہ وہ دن عید کا ہو ہمارے اگلوں اور پچھلوں سب کے لیے۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ عید کا دن صرف عید الضحیٰ یا عید الفطر تک محدود نہیں ہے ۔ بلکہ نبی پاک ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی اور نعمت تو باقی تمام خوشیوں اور نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔

سوال نمبر 24: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بار بار میلاد شریف منانا اور ہر سال مدینہ پاک حاضری کی کیا ضرورت ہے، اور ہر سال عمرہ کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے؟ بلکہ بار بار میلاد شریف منانا اور ہر سال مدینہ پاک حاضری کی بجائے اُن پیسوں سے غریب بچیوں کی شادی کر دیا کریں۔؟

غریب بچیوں کی شادی ضرور کروائیں، اگر کروا سکتے ہیں۔ مگر کیا غریب بچیوں کی شادی کے لئے پیسے صرف میلاد شریف، عمرہ اور مدینہ پاک حاضری سے ہی بچانے ہیں۔ جو آپ کو ایسا مشورہ دے اُس سے کہیں بھائی جان اپنا دو **کنال کا گھر بیچ کر پانچ مرلے کے گھر میں شفٹ ہو جائیں**، اور باقی پیسوں سے غریب بچیوں کی شادی کروا دو۔

جب کوئی اپنی پرانی 6 لاکھ کی کار بیچ کر نئی 15 لاکھ کی کار خریدتا ہے تو اُس کو سب مبارکباد دیتے ہیں اُس کو یہ مشورہ کیوں نہیں دیتے کہ بھائی 50 لاکھ کی گاڑی کی بجائے 10 لاکھ والی گاڑی پر ہی صبر کر لیتے، اور باقی 40 لاکھ سے غریب بچیوں کی شادی کروا دیتے۔

اپنی کرولا گاڑی بیچ کر مہران لے لیں، اور باقی پیسوں سے غریب بچیوں کی شادی کروا دیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اپنا نیا آئی فون بیچ کر س 15 ہزار کا کیو موبائل لے لیں۔ باقی پیسوں سے غریب بچیوں کی شادی کروا دیں۔

کیا غریب بچیوں کی شادی کے لئے پیسے صرف میلاد شریف، عمرہ اور مدینہ پاک کی حاضری کی بچت سے ہی نکالنے ہوتے ہیں۔ کچھ تو احساس کریں.....

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرے کو ادا کرو (یعنی بار بار کرو)، اس لیے کہ یہ دونوں فقر (غربت) اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو مٹا دیتی ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے“۔ ترمذی–810

اہم بات: یہ کوئی ضعیف حدیث پاک نہیں ہے۔ یہ صحیح حدیث پاک ہے۔ یاد رہے، زیادہ سے زیادہ حج اور عمرہ، گناہوں کو مٹانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ بھی ہے۔ لہذا اس پر خود بھی عمل کی کوشش کریں، اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بھی بتائیں۔

زیادہ عمرہ اور حج کرنے میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے۔ لہذا اگر 5 وقت نماز میں سستی ہوتی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ عمرہ پر جانا بھی چھوڑ دیں۔ بلکہ یقین رکھیں، بار بار حج اور عمرہ، اور مدینہ منورہ حاضری کی برکتوں سے ان شاءاللہ تعالیٰ، 5 وقت نماز اور دیگر عبادات میں بھی بہتری آجائے گی۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 25: آخر کس فرقے کے علماء کی قرآن و حدیث کی تشریح کو درست ماننا چاہیے۔؟ کیا دین کی تبلیغ کے لئے، باقاعدہ عالم دین ہونا، یا مفتی ہونا ضروری ہے۔؟ کچھ، لوگ کہتے ہیں کہ، عالم دین، کے علاوہ، کسی عام مسلمان، کا بیان سننا اور شیئر کرنا حرام ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں، جو انسان، کسی مدرسے سے باقاعدہ، پڑھا ہوا نہ ہو، ایسے انسان کو دینی معاملات میں نہیں بولنا چاہیے۔ کیا یہ بات درست ہے۔

بالکل نہیں، بلکہ آج کے دور کے کئی مشہور علماء، نے نہ تو کسی مدرسے سے باقاعدہ ڈگری لی ہوئی ہے، اور نہ ہی وہ کوئی باقاعدہ مفتی ہیں۔ مگر پھر بھی لاکھوں افراد، ان شخصیات کے معتقد ہیں۔ مثلا، دعوت اسلامی، کے امیر، مولانا الیاس قادری صاحب، ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب یہ تینوں شخصیات بھی نہ تو باقاعدہ عالم دین ہیں، اور نہ ہی باقاعدہ مفتی ہیں۔ یہ تینوں اپنے شوق سے دین کی طرف آئے ہیں۔ یعنی ثابت ہوا، کہ باقاعدہ عالم اور مفتی ہوئے بغیر بھی انسان دین کی تبلیغ کر سکتا ہے، جس طرح ڈاکٹر ذاکر نائک، مولانا الیاس قادری صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب وغیرہ وغیرہ۔

علماء کرام کے درمیان، تو آپس میں خود بہت سی باتوں پر اختلاف ہے۔ حالانکہ تمام ہی، دینی مدرسے، خواہ وہ کسی بھی مکتب فکر کے ہوں، ان سب میں، ایک ہی قرآن و حدیث پڑھایا جاتا ہے۔ مگر مختلف، لوگوں کی، قرآن و حدیث کی تشریح مختلف ہے۔ اصل میں تمام ہی فرقے کے کئی لوگ اپنے، اپنے فرقے کے بڑوں کی اندھی تقلید میں مبتلا ہیں۔ ان کے بڑے قرآن و حدیث، کی جو تشریح ان کو بتا دیتے ہیں، وہ آنکھیں بند کر کے اس کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور نہ اپنا دماغ استعمال کرتے ہیں، اور نہ ہی خود قرآن و حدیث کا علم سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہر کوئی اپنے آپ کو قرآن و حدیث سے صحیح ثابت بھی کر رہا ہوتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ لازمی نہیں کہ ہر بات سند یافتہ عالم دین کی ہر بات درست بھی ہو۔ بلکہ حدیث پاک، سے تو ثابت ہوتا ہے کہ، جب شیطان نے انسانی روپ میں

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

آکر، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھو کو، آیت الکرسی کی فضیلت بتائی، تو، نبی کریم ﷺ، نے تو شیطان سے بھی صحیح بات سننے اور اس پر عمل سے منع نہیں فرمایا۔ صحیح بخاری (جز)-2311

اگر شیطان سے بھی صحیح بات سننے اور اس پر عمل سے منع، نہیں، فرمایا گیا، تو، عام مسلمان کا بیان سننا اور شیئر کرنا کس طرح حرام ہے؟ اوپر والی، حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ صحیح بات اگر شیطان سے بھی ملے تو اس سے بھی حاصل کرلو، یعنی علم شیطان سے بھی مل سکتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی بد عقیدہ، گمراہ، یا کوئی اور بھی اگر صحیح بات بتائے، تو اُس سے بھی، علم حاصل کرلو۔ یہ کوئی درست، بات نہیں ہے کہ اگر کوئی انسان سند یافتہ عالم دین نہ ہو تو ہم اُس کی بات نہ مانیں۔ **یادرکھیں!** کبھی بھی قرآن پاک کی آیت یا واضح حدیث پاک کے مقابلے پر، اپنے علماء کرام کے اقوال، حُجت کے طور پر پیش مت کیا کریں۔ واضح حدیث پاک کے مقابلے پر کسی بھی عالم دین، کی رائے، یا فتوے کی، کوئی حیثیت نہیں ہے۔ علماء کرام بھی انسان ہیں۔ اور اُن سے غلطیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر قرآن و حدیث پاک، حتمی، ہے۔ بزرگوں، کے ادب کا مطلب یہ نہیں ہے کہ، معاذ اللہ، ان کے قول کو ہم حدیث پاک، پر ترجیح دینے لگیں۔

زندگی کا اصل مقصد، صرف اور صرف رب تعالیٰ کی محبت اور رب تعالیٰ کی قربت ہونا چاہیئے۔ کئی دینی جماعتوں میں تو ایسا گمان ہوتا ہے کہ، اس جماعت یا تنظیم کے لوگ، عوام کو دین سے زیادہ اپنے پیر صاحب اور اپنی تنظیم کے قریب کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، اور لوگوں کی ایسی تربیت کی جاتی ہے کہ لوگ پیر صاحب کی یا اپنی جماعت کے بڑوں کی محبت میں اس طرح ڈوب جاتے ہیں، کہ اپنے پیر صاحب اور اپنے علماء کی اندھی تقلید کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایسی اندھی تقلید کے ماروں کو اگر آپ قرآن و حدیث سے، براہ راست کچھ سمجھانے کی کوشش بھی کریں، تو ایسے لوگ پھر بھی قائل نہیں ہوتے اس طرح کی اندھی تقلید میں مبتلا لوگ آپ کو تقریباً ہر ہی فرقے میں مل جائیں گے۔

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ نہ توہر بریلوی عالم دین ٹھیک ہے،اور نہ ہی ہر وہابی،شیعہ یا دیوبندی عالم دین غلط ہے۔آپ کو تمام ہی مکتبہ فکر میں ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔اصل فیصلہ صرف اور صرف قرآن و حدیث اور،اُس کے بعد صحابہ کرام ررضوان اللہ اجمین کا فعل ہے۔جو جو معاملات ان سے ٹکراتے جائیں۔اُن کو چھوڑ دیں ۔

سوال نمبر 26: کچھ لوگ،کہتے ہیں،کہ اپنا دماغ استعمال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں،بس علماء کرام کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلتے رہو۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کی تشریح،صرف مُستند عالم دین ہی کر سکتے ہیں۔ لہذا ہر انسان کو ان معاملات میں نہیں بولنا چاہیے،کیا واقعی ایسا ہے؟

وہ لوگ،بھول جاتے ہیں، کہ اسی دماغ کو استعمال کرتے،ہوئے ہی،تو,آپ نے کسی انسان کو آج،اپنا پیر صاحب بنایا ہوا ہے۔کس کو اپنا پیر صاحب،بنانا ہے،وہ فیصلہ بھی تو انسان اپنا دماغ اور علم،استعمال کرتے ہوئے ہی تو کرتا ہے۔ تو ثابت ہوا،کہ اصل چیز تو انسان کا اپنا دماغ اور اپنا علم ہے،جو اسے پیر صاحب،کو منتخب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ جو لوگ اپنے پیر صاحب کی اور علماء کی اندھی تقلید کرتے ہیں،اور اپنا دماغ اور عقل کا،استعمال نہیں کرتے،وہ ان دو آیات کا ترجمہ،کم از کم 3 بار ضرور پڑھیں،شاید کہ ان کو سمجھ آجائے۔

فرمانِ الٰہی: اور وہ ان لوگوں پر خباثت کو لازم قرار دے دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے ہیں۔

سورت یونس ، جزآیت نمبر-100

فرمانِ الٰہی: اور بیشک ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کر دیا ہے،پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

سورۃالقمر آیت نمبر–17

کیا پیر صاحب کے انتخاب کے بعد انسان کو اپنے دماغ اور علم،کا استعمال کرنا چھوڑ دینا چاہیے؟ جو لوگ ایسی باتیں کہیں اُن سے پوچھیں کہ جناب آخر کس عالم دین کی قرآن و حدیث کی تشریح کو ہم درست مانیں؟ مثلاً: کیونکہ ایک طرف محترم مفتی آصف جلالی کہتے ہیں کہ قوالی حرام ہے۔ دوسری طرف اُنہی کے پیر بھائی اور اُن کے پیر صاحب کے

صاحبزادے، عرفان مشہدی صاحب باقاعدہ قوالیوں پر جاتے بھی ہیں اور خوب پیسے بھی خرچ کرتے ہیں۔ ہمارے لیے تو دونوں ہی انتہائی محترم ہیں۔ آخر ہم کس کی مانیں۔؟

تو پھر، اس کا مطلب ہوا، کہ فیصلہ تو، آخرکار، میں نے خود ہی کرنا ہے، کہ کس کی بات مانوں۔ کیونکہ دونوں ہی قرآن و حدیث، سے اپنے آپ کو درست ثابت کریں گے۔ مگر میں کس کی تشریح کو زیادہ بہتر جانتا ہوں، یہ فیصلہ تو پھر، ہم نے خود ہی کرنا ہے۔ اسی لیئے تو کہتا ہوں کہ، اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ اپنے دماغ کا استعمال کرنا چاہیے، تو ثابت ہوا، کہ اصل چیز تو انسان کا اپنا دماغ اور اپنا علم ہے- ہمارا موقف ہے، کہ علماء کرام کی تقلید ضرور کریں، مگر اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں اسی طرح کئ علماء کرام قرآن و حدیث کی تشریح سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ دوسرے فرقے کے مسلمانوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ اور اُسی قرآن و حدیث سے، کئ علماء کرام کہتے ہیں کہ دوسرے فرقے کے اماموں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ آخر ہم کس کی مانیں۔؟

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھتے تھے مگر حنفی مسلمان کہتے ہیں کہ رفع یدین کے ساتھ نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ آخر ہم کس کی مانیں۔؟ لھذا انسان کو خود بھی علم دین حاصل کرنا چاہیے اور جو چیز قرآن و حدیث سے ثابت ہوتی جائے، اُس پر عمل کرتا جائے۔ اندھی تقلید کسی کی بھی نہ کریں، کیونکہ اولیاء اللہ بھی انسان ہیں ان سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔

نماز رفع یدین سے پڑھنا بھی ثابت ہے اور بغیر رفع یدین کے بھی پڑھنا ثابت ہے۔ اسی طرح آلات موسیقی کے ساتھ حمد و نعت شریف اور قوالی کا جواز بھی ثابت ہے۔ (بخاری شریف، رقم الحدیث 3931)

اسی لیے انسان کو کسی بھی معاملے میں بہت زیادہ شدت پسندی سے کام نہیں لینا چاہیے اکثریت معتدل ہے۔ مگر کچھ شدت پسند علماء نے عوام کو ہائی جیک کیا ہوا ہے اصل میں تمام ہی فرقے کے کئی لوگ اپنے، اپنے فرقے کے بڑوں

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کی اندھی تقلید میں مبتلا ہیں۔ ان کے بڑے قرآن و حدیث، کی جو تشریح ان کو بتا دیتے ہیں، وہ آنکھیں بند کر کے اس کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ اور نہ اپنا دماغ استعمال کرتے ہیں، اور نہ ہی خود قرآن و حدیث کا علم سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوال نمبر 27: مسلمانوں کے 73 فرقوں میں سے درست صرف 1، آخر باقی 72 کا کیا ہوگا؟
صحیح حدیث پاک، کی روشنی میں مسئلہ سمجھیں

اللہ تعالی، نے تو ہمارا نام مسلمان رکھا ہے، مگر ہم نے اپنا نام، بریلوی، شیعہ، قادری، دیوبندی اور وہابی رکھ لیا ہے۔ اپنے آپ کو فرقوں میں تقسیم مت کریں، اپنے آپ کو مسلمان کہیں، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، قادری، وہابی، اہل حدیث، مت کہلوائیں۔ **فرقوں کو پسند نہیں کیا گیا، مگر یہ بھی بتا دیا گیا ہے، کہ فرقے ایک حقیت ہیں۔**

فرمان الہی: اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جائو۔ (سورۃ الحج 78)

فرمان الہی: اور نہ ہو جانا ان لوگوں کی طرح جنہوں نے روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی اختلاف کیا اور فرقہ فرقہ ہو گئے ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (سورۃ آل عمران 105)

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ، نے فرمایا ہے کہ، میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہو گی؟ آپ نے فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے“۔ ترمزی (جز)-2641

نوٹ: فرقوں کے نام سے فرق نہیں پڑتا، جو مسلمان، خواہ وہ بریلوی ہو، یا دیوبندی، یا وہابی، یا شیعہ، یا اہلسنت، اگر وہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلے گا، ان شاءاللہ تعالی، براہراست جنت میں داخل ہو گا۔ ثابت ہوا

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کہ، 73 فرقوں میں سے، درست راستے پر تو ایک ہی ہے۔ مگر باقی فرقوں کو ہم غلط تو کہہ سکتے ہیں، مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ باقی تمام فرقے امتِ مسلمہ سے باہر ہیں۔

کیونکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو گی۔ یعنی باقی ۷۲ فرقے بھی اُمت میں ہی شامل ہیں۔ یعنی وہ اپنی اپنی، بد عقیدگی، اور گمراہی، کی سزا پوری کر کے آخر، جنت میں آجائیں گے۔ **اگر کسی کا عقیدہ کفر کی حد تک پہنچ جائے، مثلاً، قادیانی،** تو ایسے انسان کو ہم مسلمانوں کے فرقوں میں شمار نہیں کریں گے۔ بلکہ ایسے لوگ پکے کافر کہلائے جائیں گے۔ نیچے دی ہوئی دونوں حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اکثریت کو گمراہ نہیں ہونے دے گا۔ اور جس عقیدے پر مسلمانوں کی اکثریت پر یقین رکھی گی اور عمل کرے گی، وہ عقیدہ انشاءاللہ درست ہو گا۔

حدیث پاک: "اللہ تعالیٰ میری امت کو یا یہ فرمایا: "محمد ﷺ کی امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا، اللہ کا ہاتھ (اس کی مدد و نصرت) جماعت کے ساتھ ہے (جماعت سے مراد امت کی اکثریت ہے)، جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گرا۔ ترمذی - 2167

حدیث پاک: میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہو گی، لہٰذا جب تم اختلاف دیکھو تو سوادِ اعظم (یعنی بڑی جماعت) کو لازم پکڑو۔ ابنِ ماجہ - 3950

مسلمانوں کی اکثریت، ترکی، پاکستان، شام، بھارت، بنگلہ دیش، اُردن، یمن، ملاشیاء، انڈونیشیاء وغیرہ میں، ایک ہی عقیدے پر قائم ہے۔ ان میں حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی سبھی شامل ہیں۔ یہ لوگ فوت شدہ اولیاءاللہ سے مدد مانگنے کو جائز نہیں مانتے۔ مگر مزارات پر جا کر اولیاءاللہ کے وسیلے سے، اللہ تعالیٰ سے دعا کے قائل ضرور ہیں۔ یہ لوگ میلاد شریف کے بھی قائل ہیں۔ یہ تمام لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، سمیت تمام صحابہ کرام کا بے حد ادب اور احترام بھی کرتے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ایک بنیادی اصول یادرکھیں! کہ جس طرح کلمہ پڑھنے اور کلمے پر دل سے یقین رکھنے پر ایک انسان مسلمان ہوتا ہے۔ اسی طرح کلمے سے انکار کرنے پر ہی ایک انسان کو صریحاً کافر، قرار دیا جا سکتا ہے۔یعنی کہ، جن بنیادی چیزوں پر ایمان رکھنے سے اور اُن کے اقرار سے انسان مسلمان کہلایا جائے گا، اُنہی چیزوں کے انکار سے ہی انسان، "**صریحاً کافر (مثلاً قادیانی)** کہلایا جائے گا۔ہر وہ انسان مسلمان ہے، جس کا عقیدہ حد کفر تک نہ پہنچا ہو۔شیعہ، بریلوی ،دیوبندی، اور وہابی کہلوانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔اصل بات عقیدے کی ہے۔

مسلمان ہونے کے لیے کم از کم اس عقیدے کا ہونا ضروری ہے۔ 1۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب ماننا، اور صرف اللہ کی عبادت کرنا۔ 2۔ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی، رسول اور اللہ تعالیٰ کا بندہ ماننا۔ 3۔ تمام انبیاء علیہ اسلام اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا۔ 4۔ تمام فرشتوں، تقدیر، اور یوم آخرت پر ایمان لانا۔ **خواہ کوئی شیعہ ہو، بریلوی ہو، دیوبندی ہو، یا وہابی ہو۔** اگر وہ اُوپر درج کی گئی تمام باتوں پر دل سے ایمان رکھتا ہو، ہم ایسے انسان کو مسلمان ہی کہیں گے۔یعنی باقی ۷۲ فرقے بھی اُمت میں ہی شامل ہیں۔یعنی وہ اپنی اپنی، بد عقیدگی، اور گمراہی، کی سزا پوری کر کے آخر، جنت میں آجائیں گے۔جب تک کسی کا عقیدہ حد کفر تک نہ پہنچ جائے مثلاً قادیانی، تب تک کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگانا چاہیے۔

سوال نمبر 28: مسلمانوں کی اکثریت، صوفی میوزک اور قوالی کی قائل ہے، مگر، دیوبندی، بریلوی اور وہابی علماء موسیقی کے خلاف ہیں، آخر درست کون ہے؟

ترکی، مصر، یمن، ملائشیا، انڈونیشیا، اردن، شام، پاکستان، بھارت، برصغیر میں، پیر ثاقب شامی صاحب، پیر عرفان شاہ مشہدی صاحب، پیر صاحب گولڑہ شریف، اکثریت آستانوں والے بزرگ اور، وہاں کے علماء کی ایک بہت بڑی تعداد، آلات موسیقی کے ساتھ حمد و نعت شریف کی قائل، اس لیئے ہے، کیونکہ، علماء کرام کی ایک بہت بڑی تعداد

جائز موسیقی کی قائل ہے۔ جبکہ کئی علماء کرام موسیقی کو جائز نہیں مانتے۔اور دونوں ہی طرف کے علماء کرام اپنے اپنے موقف کے حق میں احادیث پاک پیش کرتے ہیں۔ ہم موسیقی کے حق اور موسیقی کے خلاف دونوں ہی طرف کے علماء کرام کی قدر کرتے ہیں۔اور اُن سب کا احترام بھی کرتے ہیں۔

جس طرح احادیث مبارکہ سے، دو طرح کی بدعت ثابت ہوتی ہے، جائز بدعت (بدعت حسنہ)، اور ناجائز بدعت (بدعت سئیہ) اسی طرح احادیث مبارکہ سے دو طرح کی موسیقی بھی ثابت ہوتی ہے۔ جائز موسیقی اور ناجائز موسیقی۔ جن احادیث پاک، سے موسیقی کو ناجائز، ثابت کیا جاتا ہے، اس سے مراد وہ موسیقی ہے، جو انسان کو اپنے رب سے دور کر دیتی ہیں۔ مثلاً، فلمی گانے، ناچ گانے کی محفلوں کی موسیقی، وغیرہ۔ مگر کچھ موسیقی انسان کو اپنے رب کے قریب ہونے میں مدد دیتی ہے، مگر ایسی موسیقی کا بھی کلام اور انداز، دونوں بھی شریعت کے مطابق ہونا چاہیے۔ایسی موسیقی جس کو سن کر انسان اپنے رب کے قریب ہونے لگے، وہ موسیقی جائز بھی ہے۔اور اس موسیقی کا جائز ہونا، حدیث پاک سے ثابت بھی ہے۔ مثلاً: حمد و نعت اور قوالی، وغیرہ، آلات موسیقی کے ساتھ۔

ثبوت کے لیے حدیث پاک نمبر 1 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہوان کے یہاں آئے تو نبی پاک علیہ السلام بھی وہیں تشریف رکھتے تھے، عید الفطر یا عید الاضحی کا دن تھا، دو لڑکیاں یوم بعاث کے بارے میں وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار کے شعراء نے اپنے فخر میں کہے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہو نے کہا یہ شیطانی گانے باجے! (نبی کریم علیہ السلام کے گھر میں) دو مرتبہ انہوں نے یہ جملہ دہرایا۔ لیکن آقا علیہ السلام نے فرمایا "ابو بکر! انہیں چھوڑ دو۔ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ہماری عید آج کا یہ دن ہے۔ (صحیح البخاری۔3931)

ثبوت کے لیے حدیث پاک نمبر 2۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہو، تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

جنگ کے موقع پر کہے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یہ گانے والیاں نہیں تھیں، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھو نے فرمایا کہ آقا علیہ السلام کے گھر میں یہ شیطانی باجے اور یہ عید کا دن تھا آخر آقا علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھو سے فرمایا اے ابو بکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے۔ صحیح البخاری۔952

اگر موسیقی مکمل حرام ہوتی، تو آقا علیہ السلام کبھی بھی اسکی اجازت نہیں عطا فرماتے۔ آپ میری پیش کی گئی صحیح البخاری کی متفق علیہ حدیث پاک، کی جب عربی عبارت پڑھیں، تو معلوم ہوتا ہے کہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھو نے "لفظ" مزامیر، اور شیطان (شیطان کے گانے باجے)، دونوں استعمال کئے ہیں۔ (مزامیر کا مطلب آلات موسیقی ہوتے ہیں) یعنی آلات موسیقی اور گانا، دونوں۔ اور دونوں کو ناپسند فرمایا۔ مگر آقا علیہ السلام، نے دونوں کی اجازت عطا فرمائی۔ استغفر اللہ، کیا یہ ہو سکتا ہے، کہ آقا علیہ السلام کسی حرام کام کو اپنے گھر میں کرنے کی اجازت دیں؟ اور استغفر اللہ، کیا کوئی حرام کام، جائز ہو جاتا ہے؟ اور وہ بھی عید کے دن؟ لہذا اس سے حمد و نعت، اور قوالی، میں آلات موسیقی، کے استعمال کا جواز ملتا ہے۔ جو علماء کرام، موسیقی کے جائز ہونے کے قائل نہیں ہیں، ہم اُن علما کرام کا بھی احترام کرتے ہیں۔

سوال نمبر 29: کیا کسی پیر صاحب کا مرید بننے سے پہلے قرآن و حدیث کا علم حاصل کرنا زیادہ ضروری ہے یا پہلے ہم کسی پیر صاحب کے مرید بنیں، اور پھر قرآن و حدیث کا علم حاصل کریں؟ پیری مریدی، کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

کسی پیر صاحب کا مرید ہونا، نہ تو فرض ہے۔ اور نہ ہی واجب۔ لہذا، اگر کوئی کسی پیر صاحب کا مرید نہیں بنتا، تو وہ گناہ گار نہیں۔ ہمارے معاشرے میں جعلی اور فراڈ قسم کے پیر صاحبان کی ایک بہت بری تعداد موجود ہے۔ اور اُن کے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اکثر مرید وہی لوگ ہیں جنہوں نے قرآن وحدیث کی بنیادی تعلیم تک تو حاصل نہیں کی مگر اپنی جہالت کی بنیاد پر ایک غلط انسان کو اپنا پیر بنا لیا۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، اور دیگر اولیاء کرام، نے پہلے کئی سالوں تک علماء کرام اور اساتذہ کرام سے قرآن وحدیث کا علم حاصل کیا، پھر اس علم کی بنیاد پر اپنے لیے، ایک پیر صاحب کا انتخاب کیا۔ اگر ہم پہلے قرآن وحدیث کا علم سیکھیں گے، تو امید ہے، کہ ہم اپنے لیے ایک صحیح پیر صاحب کا انتخاب کر سکے گے۔ ورنہ قرآن وحدیث کے بنیادی علم کے بغیر، بہت حد تک ممکن ہے، کہ ہم کسی دو نمبر انسان کو ہی اپنا پیر ہی نہ بنا لیں۔ لہذا، پہلے قرآن وحدیث کا علم سیکھنا زیادہ ضروری ہے، پھر اگر وقت مل جائے تو باقی معاملات بھی سیکھ لیں۔ زندگی کا اصل مزہ اور مقصد رب تعالیٰ کی قربت ہے۔ پیر صاحب کی محبت زندگی کا مقصد نہیں ہونا چاہیے

اپنے آپ کو قادری، چشتی، عطاری، کہلاوانے سے زیادہ بہتر یہ ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہلوائیں تاکہ ہم اپنے آپ کو ایک خاص حلقے تک محدود نہ کر لیں۔ کیوں کہ اگر اپنے پیر صاحب کا نام یا اُن کی نسبت اپنے نام کے ساتھ لگانا بہت ضروری ہوتا تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ اپنے ناموں کے ساتھ اپنے پیر صاحبان کا نام ضرور لگاتے۔

کہ آپ کے پیر صاحب بھی انسان ہیں۔ اور اُن سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ لہذا لازمی نہیں کہ ہمارے پیر صاحب کی ہر بات ٹھیک ہی ہو۔ اس لیے اپنے پیر صاحب سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دو عظیم شاگردوں، جناب حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ساری باتوں میں اپنے اُستاد محترم امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف فرمایا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ دونوں عظیم شاگرد، حنفی کہلائیں گے۔ اگر حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف جائز ہو سکتا ہے۔ تو پھر ہمارے پیر صاحب سے اختلاف کیوں جائز نہیں ہو سکتا۔ اپنے پیر صاحب کا ادب ضرور کریں مگر۔ "اگر" اُن سے کوئی غلطی ہو

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

جائے تو ادب کے ساتھ اُن کی رہنمائی فرمائیں۔

نوٹ: اگر کوئی انسان کسی جائز اور مُستحب کام کو اس وجہ سے چھوڑ دے، کیونکہ اس مُستحب، کام کے کرنے سے کئی لوگ بدگمانی کا شکار ہو جائیں گے، تو اس طرح کے مُستحب کام کو نہ کرنا، شرعاً بالکل جائز ہے۔ نفلی عبادت تنہائی میں کرنا زیادہ افضل ہے، اور فرض عبادت اعلانیہ کرنا زیادہ افضل ہے۔

سوال نمبر 30: کئی مولوی صاحبان اور کئی سیاسی قائدین کہتے ہیں کہ، دوسرے فرقہ کے علماء، یا دیگر سیاسی قائدین کی عزت کرنا جائز نہیں ہے۔ جبکہ قرآن وحدیث سے تو کچھ اور ہی ثابت ہوتا ہے۔

جس انسان کو اخلاقیات کا ہی پتہ نہیں، اس کو کم از کم، عالم دین، یا سیاسی لیڈر مت کہیں۔ ایسے بداخلاق، اور بدزبان، لوگوں سے دور رہنے میں ہی آفیت ہے۔ کیونکہ ہمارا دین تو ہمیں، اعلیٰ اخلاق سکھاتا ہے، اور اختلافات کے باوجود بھی تمیز سے بات کرنا سکھاتا ہے۔ بہت افسوس ہے اُن لوگوں پر جو گندی گندی گالیاں بھی دیتے ہیں اور بعد میں قرآن وحدیث کی ایسی تشریح کرتے ہیں، کہ اُس سے اپنی گالیوں کو ثابت کرنے کی بھرپور کوشش بھی کرتے ہیں۔ جو لوگ بداخلاق ہیں، آپ ان کو علماء اور سیاسی قائدین کی فہرست میں شامل ہی کیوں کرتے ہیں۔؟؟

فرعون سے بڑھ کر بدبخت اور خبیث کون ہو گا؟ مگر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا، تو ان کو بھی فرعون سے نرم لہجے میں بات کرنے حکم دیا۔

فرمانِ الٰہی: اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے۔ سورہ طہٰ، آیت نمبر-44

یعنی معلوم ہوا، کہ بدترین دشمن سے بھی اخلاق سے اور حکمت سے بات کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ بے حیاء، اور بدزبان سے نفرت کرتا ہے'' لہذا، اپنے اخلاق اچھے کر لیں۔ اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک-1 ”قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاق حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہو گی اور اللہ تعالیٰ بے حیاء، بدزبان سے نفرت کرتا ہے“۔ ترمذی-2002

حدیث پاک-2 حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میزان میں رکھی جانے والی چیزوں میں سے اخلاق حسنہ (اچھے اخلاق) سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں ہے، اور اخلاق حسنہ کا حامل اس کی بدولت روزہ دار اور نمازی کے درجہ تک پہنچ جائے گا“۔ ترمذی-2003

غلط، گمراہ، گستاخ لوگ ہر دور میں ہی رہے ہیں، اگر قرآن و حدیث سے گالیوں کا دینا ثابت ہوتا، تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "کشف المحجوب" میں غلط قسم کے لوگوں کیلئے گالیوں کا بھرپور استعمال کرتے۔ آپ نے کتاب میں ایک نہیں کئی گستاخوں اور بدعقیدہ لوگوں اور گروہوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ مگر کہیں بھی گالیوں کا استعمال نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں بھی بہت سارے غلط گروہوں کا تذکرہ فرمایا اور اُن کی مذمت بھی فرمائی ہے مگر گالیوں کا استعمال نہیں کیا۔

ہمارے اسلاف نے تو ہمیں قرآن و حدیث کی کوئی ایسی تشریح نہیں سمجھائی، جس کے نتیجے میں گالیوں کا استعمال ثابت ہو۔ ہمارے اسلاف نے تو ہمیں ہمیشہ تدبر، حکمت اور فراست کے ساتھ معاملات کو حل کرنے کا سبق دیا ہے۔ گالیوں کے ساتھ معاملات طے کرنے کا کوئی ثبوت ہمیں حضرت خواجہ معینُ الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر عظیم اُولیاء اللہ کی سیرتِ مبارکہ سے نہیں ملتا۔ جو لوگ گالیوں کے استعمال کو قرآن و حدیث کی غلط تشریح کر کے ثابت کرتے ہیں، ایسے لوگ ایک طرف تو شدت پسندی کو ہوا دیتے ہیں، اور دوسری طرف پڑھی لکھی عوام کی ایک بہت بڑی تعداد کو دین سے اور علماء حق سے دور کر دیتے ہیں۔

سوال نمبر 31: چار صحیح حدیث پاک سے ثبوت، کہ، بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ، کلمہ گو مسلمان کے پیچھے اختلافات کے باوجود بھی، نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ آخر حقیقت کیا ہے؟؟

اگر کسی کا عقیدہ کفر کی حد تک پہنچ جائے، مثلا، قادیانی، تو ایسے انسان کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جاسکتی ہے۔ مگر بریلوی، وہابی, شیعہ، اور دیوبندی مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔یعنی اختلافات کے باوجود بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ کسی غلط آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ، ہم اس کے غلط کاموں کی تائید کرتے ہیں۔۔

حدیث پاک نمبر 1: جن دنوں باغیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، کو قید کیا ہوا تھا، اس دوران مسلمانوں کی ایک جماعت، امیر المومنین، کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کی، کہ آپ ہی عام مسلمانوں کے امام ہیں، مگر آپ پر جو مصیبت ہے، وہ آپ کو معلوم ہے۔ان حالات میں فتنوں کا امام، (باغیوں کا مقررہ امام)، نماز پڑھا رہا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھ کر گنہگار نہ ہو جائیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، نماز تو جو لوگ کام کرتے ہیں ان کاموں میں سب سے بہترین کام ہے۔ تو وہ جب اچھا کام کریں تم بھی اس کے ساتھ مل کر اچھا کام کرو، اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے الگ رہو۔ (صحیح بخاری-رقم الحدیث-695)۔

امیر المومنین، نے تو، فتنوں کے امام اور باغی کے پیچھے تک نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا۔بلکہ، اس کے بھی پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت تک عنایت فرمادی۔اب بتائیں، کیا آج کل کے بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور وہابی، کیا ان گستاخوں اور اُن فتنوں کے امام سے بھی بدتر ہیں؟ کیا وہ باغی، بدعتی اور گمراہ نہیں تھے، جنہوں نے امیر المومنین کو قید تک کر لیا؟ امیر المومنین، نے بالکل واضح طور باغیوں، کے غلط کاموں میں تعاون سے منع فرمایا ہے، مگر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

حدیث پاک نمبر 2: حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہو نے فرمایا ہے کہ "مومن کی نماز ایک منافق کے پیچھے ہو سکتی ہے، مومن کی نماز کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ جبکہ منافق کی نماز مومن کے پیچھے پڑھنے سے منافق کو

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ (المصنف، امام ابن ابی شیخ، رقم الحدیث 7562)، اگر صحابہ کرام، کے دور کے منافق کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے، تو کیا آج کل کے بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ، صحابہ کرام کے دور کے منافق سے بھی بدتر ہیں؟۔ (معاذاللہ)

حدیث پاک نمبر 3: بنوامیہ کے دور حکومت میں، جب بدبخت، حجاج بن یوسف نے، صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہو، کو شہید کر کے، ان کا جسم مبارک، خانہ کعبہ کی دیوار پر لکا دیا، تو اس ظلم عظیم کے بعد، بھی عظیم صحابی رسول، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہو، نے حجاج بن یوسف کے خلاف بغاوت اور قتل کا فتوی تک نہیں دیا۔ صحیح مسلم۔(ج)6496

کیا صحابہ کرام اور تابعین کے ہوتے ہوئے بھی بدبخت، حجاج بن یوسف، امامت نہیں کرواتا تھا۔؟ اگر اس وقت کے مسلمان، بدبخت حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز پڑھ سکتے تھے، تو کیا آج کے دیوبندی، بریلوی، وہابی یا شیعہ، کیا حجاج بن یوسف سے بھی بدتر ہیں؟ اس زمانے میں حاکم / گورنر خود امامت کرواتا تھا۔ معاذاللہ، کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہو، کا عشق کم تھا، یا معاذاللہ، ان کو شریعت کا علم کم تھا۔

حدیث پاک نمبر 4: بنوامیہ کے دور حکومت میں، آل مروان، کا گورنر مدینہ، بدبخت، مسجد نبوی شریف میں، صحابہ کرام کو بلوا کر، کہتا تھا، کہ، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہو، کو گالیاں دیں (معاذاللہ)۔ صحیح مسلم-6229

کیا بنوامیہ کے اس گورنر مدینہ کے بدعقیدہ اور بدبخت ہونے میں کوئی شک ہے۔ مگر صحابہ کرام اور تابعین اس کی امامت میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں حاکم / گورنر، خود امامت کرواتا تھا۔ تو ثابت ہوا کہ، اختلافات کے باوجود بھی ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 32: پکے کافر (قادیانی، ہندو، پارسی، عیسائی، یہودی، وغیرہ)، اور کلمہ گو مشرک میں کیا فرق ہے؟ کیا کلمہ گو مشرک، گمراہ اور بد عقیدہ انسان کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے؟

ایک بنیادی اصول یاد رکھیں! کہ جس طرح کلمہ پڑھنے اور کلمے پر دل سے یقین رکھنے پر ایک انسان مسلمان ہوتا ہے۔ اسی طرح کلمے سے انکار کرنے پر ہی ایک انسان کو صریحاً کافر، قرار دیا جا سکتا ہے۔ یعنی کہ، جن بنیادی چیزوں پر ایمان رکھنے سے اور اُن کے اقرار سے انسان مسلمان کہلایا جائے گا، اُنہی چیزوں کے انکار سے ہی انسان، ـ "صریحاً کافر" کہلایا جائے گا۔ ہر وہ انسان مسلمان ہے، جس کا عقیدہ درست ہو۔ شیعہ، بریلوی، دیوبندی، اور وہابی کہلوانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل بات عقیدے کی ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے کم از کم اس عقیدے کا ہونا ضروری ہے

1۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب ماننا، اور صرف اللہ کی عبادت کرنا۔

2۔ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی، رسول اور اللہ تعالیٰ کا بندہ ماننا۔

3۔ تمام انبیاء علیہ اسلام اور تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا۔

4۔ تمام فرشتوں، تقدیر، اور یوم آخرت پر ایمان لانا۔

نوٹ: خواہ کوئی شیعہ ہو، بریلوی ہو، دیوبندی ہو، یا وہابی ہو۔ اگر وہ اُوپر درج کی گئی تمام باتوں پر دل سے ایمان رکھتا ہو، ہم ایسے انسان کو مسلمان ہی کہیں گے۔ جب تک کسی کا عقیدہ حد کفر تک نہ پہنچ جائے **مثلاً قادیانی**، تب تک کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ نہیں لگانا چاہیے۔

حدیث پاک: "جو انسان کسی مسلمان کو کافر کہے، تو اُن دونوں میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کون کافر ہو گا۔ آپ ﷺ، نے فرمایا، جس کو کافر کہا گیا ہے۔ اگر وہ واقعی کافر نہ ہوا تو پھر کافر کہنے والا خود کافر ہو جائے گا" صحیح بخاری، رقم الحدیث ۶۰۴۵

حدیث پاک: اسلام اور کفر کے بیچ، فرق، نماز کو چھوڑ دینا ہے۔ (صحیح مسلم)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

نوٹ: اُوپر والی 2 حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے، کہ کسی مسلمان کو کافر کہہ دینے والا اور نماز کو چھوڑنے والا، دونوں کلمہ گو مشرک کہلائے جائیں گے۔ مگر پکا کافر مثلا ، قادیانی، ہندو، یا عیسائی والا سلوک کلمہ گو مشرک سے نہیں کیا جائے گا۔ لہذا کلمہ گو مشرک کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

یادرہے: ہم آپ کو مجبور نہیں کررہے، کہ آپ لازمی کسی گمراہ، یا بدعقیدہ انسان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ لیکن اگر آپ کو پڑھنی پڑھ جائے، یا کوئی دوسرا انسان، کسی، بدعقیدہ یا گمراہ انسان کے پیچھے نماز پڑھ لے، تو اُس پر اعتراض مت کریں، کیونکہ بدعقیدہ اور گمراہ لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا جواز، حدیث پاک سے ملتا ہے۔

حدیث پاک نمبر 1: جن دنوں باغیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، کو قید کیا ہوا تھا، اس دوران مسلمانوں کی ایک جماعت، امیر المومنین، کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور عرض کی، کہ آپ ہی عام مسلمانوں کے امام ہیں، مگر آپ پر جو مصیبت ہے، وہ آپ کو معلوم ہے۔ ان حالات میں فتنوں کا امام، (باغیوں کا مقررہ امام)، نماز پڑھا رہا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھ کر گنہگار نہ ہو جائیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، نماز تو جو لوگ کام کرتے ہیں ان کاموں میں سب سے بہترین کام ہے۔ تو وہ جب اچھا کام کریں تم بھی اس کے ساتھ مل کر اچھا کام کرو، اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی سے الگ رہو۔ (صحیح بخاری۔ رقم الحدیث-695)۔

امیر المومنین، نے تو، فتنوں کے امام اور باغی کے پیچھے تک نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا۔ بلکہ، اس کے بھی پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت تک عنایت فرمادی۔ اب بتائیں، کیا آج کل کے بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور وہابی، کیا ان گستاخوں اور اُن فتنوں کے امام سے بھی بدتر ہیں؟ کیا وہ باغی، بدعتی اور گمراہ نہیں تھے، جنہوں نے امیر المومنین کو قید تک کر لیا؟ امیر المومنین، نے بالکل واضح طور باغیوں، کے غلط کاموں میں تعاون سے منع فرمایا ہے، مگر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک نمبر2: حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنھو نے فرمایا ہے کہ "مومن کی نماز ایک منافق کے پیچھے ہو سکتی ہے، مومن کی نماز کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ جبکہ منافق کی نماز مومن کے پیچھے پڑھنے سے منافق کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ (المصنف، امام ابن ابی شیبح، رقم الحدیث 7562)

نوٹ: یعنی اختلافات کے باوجود بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ کسی غلط آدمی کے پیچھے نماز پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ، ہم اس کے غلط کاموں کی تائید کرتے ہیں۔ اگر کسی کا عقیدہ کفر کی حد تک پہنچ جائے، مثلا، قادیانی، تو ایسے انسان کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جاسکتی ہے۔ مگر بریلوی، وہابی, شیعہ، اور دیوبندی، کلمہ گو، مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

حدیث پاک: "میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو گی سوائے ایک فرقہ کے باقی تمام جہنم میں جائیں گے"

(جامع ترمذی، رقم الحدیث ۲۶۴۱)(ابوداؤد، رقم الحدیث ۴۵۹۷)(ابن ماجہ، رقم الحدیث ۳۹۹۱)

ثابت ہوا کہ، 73 فرقوں میں سے، درست راستے پر تو ایک ہی ہے۔ مگر باقی فرقوں کو ہم غلط تو کہہ سکتے ہیں، مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ باقی تمام فرقے امتِ مسلمہ سے باہر ہیں۔ کیونکہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری اُمت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو گی۔ یعنی باقی ۷۲ فرقے بھی اُمت میں ہی شامل ہیں۔ یعنی وہ اپنی اپنی، بدعقیدگی، اور گمراہی، کی سزا پوری کر کے آخر، جنت میں آجائیں گے۔ اگر کسی کا عقیدہ کفر کی حد تک پہنچ جائے، مثلا، قادیانی، تو ایسے انسان کو ہم مسلمانوں کے فرقوں میں شمار نہیں کریں گے۔ بلکہ ایسے لوگ پکے کافر کہلائے جائیں گے۔

سوال نمبر 33: کیا فوت شدہ لوگ، زندہ لوگوں کے لئے دعا کر سکتے ہیں؟ کیا فوت ہوئے بزرگوں کے وسیلے سے دُعا مانگنا جائز ہے؟ مزارات پر جا کر دعا مانگنے کا کیا فائدہ ہے؟

فرمانِ الٰہی: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو، اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ، (سورۃ المائدہ، آیت 35)

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ وسیلے کے بغیر بھی دُعا مانگی جاسکتی ہے۔ اور وسیلے کے ساتھ بھی دُعا مانگی جاسکتی ہے۔ مکہ پاک میں بیت اللہ شریف کے قریب ایک جگہ ایسی ہے جسے **مقام ابرہیم علیہ السلام** کہتے ہیں۔ اس جگہ پر دُعا مانگنے کی اور نوافل ادا کرنے کی خاص تاکید کی گئی ہے۔ بلکہ مقام ابراہیم علیہ السلام کو تو نماز پڑھنے کی جگہ بنانے کا خاص حکم تو قرآن پاک میں بھی ہے۔

فرمانِ الٰہی: "اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناو" (سورۃ بقرہ آیت نمبر۔125)

اس جگہ کو یہ خاص قبولیت کا شرف اس لیے حاصل ہے کہ یہاں پر حضرت ابرہیم علیہ السلام کے مبارک قدم شریف کا نشان ہے۔ نماز ایک بہت بڑی عبادت بھی ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو نماز دُعاوں کا ایک مجموعہ بھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو فرما سکتا تھا۔ کہ بیت اللہ شریف کے گرد موجود، تمام صحن ہی نماز کے لیے بہترین جگہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اپنے ایک وفات پائے ہوئے پیارے نبی علیہ السلام کے مبارک قدموں کے نشان والی جگہ کی ایک خاص فضیلت عطا فرمائی۔ جس جگہ پر اللہ تعالیٰ کے وفات پائے ہوئے، پیارے نبی علیہ السلام کے مبارک پاوں کا نشان ہو، اگر اُس جگہ پر دُعا مانگنا افضل ہو سکتا ہے۔ تو پھر جس جگہ پر اللہ تعالیٰ کے پیارے انبیاء علیہ السلام اور اولیاء اللہ خود آرام فرما رہے ہوں (یعنی مزاراتِ مقدسہ) تو وہاں پر دُعا کی قبولیت کا کیا عالم ہو گا۔ قرآن اور حدیثِ نبوی ﷺ سے وسیلے سے دُعا مانگنا بالکل ثابت ہے۔ قرآن پاک اور حدیثِ نبوی ﷺ سے وسیلے سے دعا مانگنا بالکل ثابت ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اب خود اندازہ کریں کہ مدینہ پاک میں دُعا مانگنے کی فضیلت کیا ہو گی، جس مقدس شہر میں رب تعالیٰ کے حبیب پاک ﷺ بذات خود، جلوہ افروز ہیں۔ اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ مدینہ پاک اس کائینات کا سب سے مقدس ترین شہر ہے۔

وسیلہ کی تعریف: اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت پیش کرتے وقت اور مراد کے حصول کے لئے کسی کو بطور وسیلہ پیش کرنا وسیلہ کہلاتا ہے۔ جو لوگ، فوت شدہ بزرگوں کے مزارات پر جاکر، صاحب مزار سے مدد مانگتے ہیں۔ ان سے کہیں، کہ، مہربانی فرما کر اس بات کا جواب عنایت فرما دیں: : کیا نبی کریم ﷺ، اور صحابہ کرام نے کبھی نصیحت فرمائی، کہ، جب کبھی کسی مدد کی ضرورت پڑے، تو، اپنے علاقے کے نیک لوگوں کی قبروں پر جاکر فوت شدہ، اولیاء اللہ سے مدد مانگنا شروع کر دینا؟ قرآن و حدیث کے حوالوں سے زندہ ہستیوں سے مدد مانگنا تو بالکل ثابت ہوتا ہے۔ کیا صحابہ کرام، مزارات پر جاکر، فوت شدہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے مدد مانگتے تھے۔؟ اگر، ہاں، تو مہربانی فرما کر، صحاح ستہ کی صحیح حدیث پاک سے ثابت کریں۔ وہ لوگ، آپ کو ایک بھی حدیث پاک، صحاح ستہ سے نہیں دے سکیں گے، جس سے ثابت کیا جا سکتا ہو، کہ فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے۔ اسی لیئے تو میں کہتا ہوں کہ کسی بھی عالم دین اور پیر صاحب کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ اصل فیصلہ قرآن و حدیث اور اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کا عمل ہے۔

مزارات پر جاکر دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ: اولیا اللہ کے مزارات پر جاکر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ یا اللہ میں تیرے نیک بندے کے مزار پر آیا ہوں۔ یا اللہ میں تو انتہائی گنہگار انسان ہوں، لیکن یہ صاحب مزار تو تیرے پیارے اور نیک بندے ہیں۔ میں تجھ کو ان کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے دین اور دنیا کی مکمل بھلائی عطا فرما۔ یا اللہ ان صاحبِ مزار کے وسیلے سے میری تمام جائز دلی حاجات قبول و مقبول فرما۔ آپ صاحب مزار کو براہِ راست مخاطب کر کے بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت (بزرگ کا نام) آپ تو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور نیک بندے ہیں، رب تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

نازل فرمائیں۔آپ سے درخواست ہے کہ آپ رب تعالیٰ کے حضور میرے حق میں دعائے خیر فرمادیں،اللہ پاک ہماری دعائوں کوآپ کے حق میں اورآپ کی دعائوں کو ہمارے حق میں قبول فرمائے۔

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایاہے، کہ ،جب انسان کسی قبرپر جاتاہے،اور مردے کو سلام کہتاہے۔تومردہ بھی اُسے جواب میں سلام کہتاہے۔ (شعب الاایمان۔ جز۔9296)

توہم مردوں کو سلام تب ہی کرتے ہیں کہ وہ ہمیں جواب دیں گے۔جواب میں وہ ہمیں دعاہی دیتے ہیں کہ تم پر بھی اللہ کی سلامتی ہو۔تواس سے ثابت ہواکہ مردے سن بھی سکتے ہیں اوردعا بھی دے سکتے ہیں۔یہ تو ایک عام مردے کا حال ہے کہ وہ بھی دعادے سکتاہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جودنیا سے تشریف لے جاچکے ہیں تو پھران کی دعا کا،اوررب تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی دعاکی قبولیت کااندازہ توہم لگاہی نہیں سکتے۔

سوال نمبر34: فوت شدہ لوگوں کوزندہ لوگوں کی طرف سے کی گئی عبادات کاثواب بالکل ملتاہے۔اس لیے فوت شدہ لوگوں کے لیے فاتحہ خوانی، قل اور چہلم کرناجائزہے۔

جب کوئی مسلمان مرتاہے،تواس کی نمازجنازہ پڑھی جاتی ہے۔اگر کسی انسان کے مرنے کی بعد، مردہ کوزندہ لوگوں کی طرف سے کی گئی کسی عبادت کاثواب نہیں پہنچتا،توپھرآخراتنے لوگ اس کی نمازجنازہ کیوں پڑھتے ہیں۔؟ **اگر مردے کے اعمال کاسلسلہ بندہوگیاہے،توپھر** سینکڑوں لوگ اس کی نمازجنازہ پڑھنے میں اتناوقت کیوں لگاتے ہیں؟ اس کوویسے ہی قبرمیں دفن کیوں نہیں کرآتے،اب مردہ کوکون سافائدہ ہوناہے؟وہ اپنے اعمال کے مطابق جزاپالے گا،آخراب ہم کیوں اس کے لیئے اتنی لمبی نمازجنازہ پڑھیں اوردعائیں کریں؟ بات سیدھی سی ہے،کہ زندہ انسانوں کی

طرف سے کی گئی عبادت (نمازِ جنازہ) کا ثواب مردے کو ہوتا ہے اسی لیے تو اتنے سارے لوگ نمازہ جنازہ میں شریک ہوتے ہیں۔

فاتحہ خوانی، قُل اور چہلم کا مقصد، اصل میں زندہ لوگوں کی طرف سے مردے کو ثواب پہنچانے کی نیت سے قرآن خوانی کرنا، درود پاک پڑھنا، اُس کے لیے، دُعائے مغفرت کرنا وغیرہ ہی ہے۔ یعنی کہ ایصالِ ثواب کرنا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ، اسلام سے تو ایصالِ ثواب ثابت ہی نہیں ہوتا۔ یعنی زندہ لوگوں کی عبادت سے اب مردہ کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس معاملے کو غور سے سمجھیں۔ مسلمان بندہ جب کوئی عبادت اخلاص کے ساتھ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اُس کو ثواب عطا فرماتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے، کہ زندہ مسلمان کسی مرنے والے یا زندہ انسان کو اپنی عبادت کا ثواب پہنچا سکتا ہے کہ نہیں؟؟۔

حدیث پاک: دُعا ہی عبادت ہے۔ (ترمذی، 3372)

نوٹ: اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ، دُعا مانگنا بھی عبادت ہے۔ یعنی اگر ہم کسی زندہ یا فوت شدہ کے لیے دُعا کرتے ہیں، تو یہ عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ اب ثابت یہ کرنا ہے کہ، ہماری یہ دُعا، (عبادت) کسی دوسرے زندہ یا فوت شدہ کے حق میں قبول ہو سکتی ہے۔ یا نہیں۔ یعنی کیا ایصالِ ثواب جائز ہے یا کہ نہیں۔

فرمانِ الٰہی: اے ہمارے رب معاف فرما ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لے آئے۔ (سورہ حشر۔ آیت نمبر 10)

فرمانِ الٰہی: اے ہمارے رب معاف فرما دے مجھے، اور میرے والدین کو اور تمام مسلمانوں کو۔ (سورہ ابراہیم-14:41)

نوٹ: دُعا بھی تو ایک عبادت ہی ہے۔ یعنی ہماری دُعا، (عبادت) سے کسی زندہ اور فوت شدہ کو فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم تمام ایمان والوں کے لیے دُعا کر سکتے ہیں۔ یعنی کہ فوت ہونے والے کو، کسی زندہ کی عبادت (دُعا) سے فائدہ پہنچتا ہے۔ دُعا عبادت کا ہی حصہ ہے۔ اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ دُعا (عبادت) تمام مسلمانوں کے لیے کی جا سکتی ہے۔ اور کسی کی دُعا (عبادت) سے کسی دوسرے کو فائدہ مل سکتا ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

جس طرح مردہ کو دفنانے سے پہلے ہی ہم ایصال ثواب کا اہتمام شروع کر دیتے ہیں، یعنی اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے۔اسی طرح مردہ کو دفن کرنے کے بعد اگر کوئی یہ سلسلہ، جاری رکھنا چاہے، خواہ فاتحہ خوانی، قُل یا چہلم کے نام پر، توکم ازکم، اس پر اعتراض تومت کریں۔ **لہذا فاتحہ خوانی، قُل اور چہلم بھی ایصال ثواب کی ہی ایک قسم ہے۔** اگر کوئی اس موقع پر قرآن خوانی کرے، درود پاک پڑھے یا دیگر جائز امور کرے **تو اس پر اعتراض مت کریں۔**

قل، چہلم اور میلاد شریف، کے جائز ہونے کا ثبوت صحابہ کرام کی زندگیوں سے::: اصل میں تو ہمیں قرآن خوانی، نعت خوانی، اور ذکر اذکار، کا باقاعدگی سے اہتمام کرتے رہنا چاہیئے، کیونکہ یہ تو سُنت صحابہ ہے۔اور صحابہ کرام ، باقاعدگی سے ان کاموں کا اہتمام کرتے رہتے تھے۔ لیکن اگر کوئی انسان ان جائز، کاموں کو باقاعدگی سے نہ کر سکے ، لیکن میلاد شریف، قل اور چہلم کے نام اور موقع پر، اگر قرآن خوانی، نعت خوانی اور ذکر اذکار، کا اہتمام کرلے، تو انتہائی اچھی بات ہے۔ کیونکہ، یہ تمام امور نہ صرف شریعت کے دائرے کے اندر آتے ہیں، بلکہ صحابہ کرام سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ **۔اگر کوئی ان محافل میں کوئی غیر شرعی کام کرے تو اس کی اصلاح ضرور کریں۔** یہ محافل کوئی فرض یا واجب نہیں ہیں، مگر مستحب ضرور ہیں۔ کرنے والا ان شاءاللہ تعالیٰ ثواب ضرور حاصل کرے گا، مگر نہ کرنے والا گنہگار نہیں کہلایا جاسکتا۔

اچھی بدعت کی مثال: حالانکہ صحیح حدیث پاک سے ثابت نہیں ہوتا ہے، کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا مانگا کرتے تھے۔ لیکن آج 90 فیصد سے زیادہ مساجد میں فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا مانگی جاتی ہے، یہ بدعت حسنہ کی ایک بہترین مثال ہے۔ **ہر وہ عمل جو شریعت کے دائرے میں ہو، خواہ وہ صحابہء کرام** رضوان اللہ اجمعین کی حیات مبارکہ سے ثابت ہو یا نہ ہو، جائز ہے۔ اُس وقت تک، جب تک، وہ شریعت کے دائرے میں رہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 35: کیا صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی زندگیوں سے ہم ثابت کر سکتے ہیں، کہ اسلام میں مزارات کی اجازت ہے؟ اگر مزارات پر کچھ جاہل اور گمراہ لوگ، سجدے کریں، یا کوئی اور غیر شرعی کام کریں، تو کیا اس صورت میں مزارات کو تباہ کر دینا جائز ہے؟

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے سوا کسی کو بھی سجدہ جائز نہیں ہے۔ کسی نبی علیہ السلام کو بھی ہم سجدہ نہیں کر سکتے۔ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کر سکتے ہیں کسی قبر یا صاحبِ قبر کی عبادت نہیں کی جا سکتی ہے۔

مزار ہوتا کیا ہے؟ اصل میں مزار ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس میں قبر ہوتی ہے۔ اسلام میں سب سے پہلا مزار تو آپ ﷺ کا خود ہے۔ آپ ﷺ کو، حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا) کے حجرہ میں دفن کیا گیا تھا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۹)

اسلام میں مزارات کا، سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے اپنے ہاتھوں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہو کو، کسی کھلی جگہ پر یا کسی کھلے، قبرستان میں دفن نہیں کیا بلکہ ان دونوں شخصیات کو نبی پاک ﷺ کے مزارِ مقدس میں اپنے ہاتھوں سے دفن کیا۔

یاد رکھیں، کہ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہو اور حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہو نے خود اپنی خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اُن کو بھی آپ ﷺ کے مزارِ اقدس میں دفن کیا جائے۔ اگر اسلام میں مزارات کی اجازت نہ ہوتی تو یہ دونوں صحابہء کرام کبھی بھی مزار پاک میں دفن ہونے کی خواہش نہ فرماتے، بلکہ فرماتے کہ ہم کو کھلی جگہ دفن کرنا۔

وہ، احادیث پاک، جن کا حوالہ یہ لوگ دیتے ہیں۔ اور اُن سے ثابت کرنے کی غلط کوشش کرتے ہیں۔ کہ مزارات ناجائز ہیں۔ ان تمام احادیث پاک میں، جن قبروں کا ذکر، کیا گیا تھا وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی قبریں تھیں۔ وہ اپنی قبروں پر بت اور تصاویر بناتے تھے۔ ان تمام احادیث پاک میں مسلمانوں کا ذکر تک نہیں ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

آج کل کے اکثر شادی ہالوں میں شادی کی تقریب پر ناچ اور گانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ تو کیا شادی ہالوں کو بموں سے اُڑا دینا چاہیے۔ نہیں بلکہ ان ناچ گانے کی محفلوں کو روکنا چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی مزارات کی آڑ میں غلط کام کرتا ہے تو اُس کو روکیں، نہ کہ مزارات کو ہی شہید کر دیں۔ مزارات پر جانے والے اکثر لوگوں کو حاضری کا طریقہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر مان بھی لیا جائے کہ کچھ لوگ وہاں پر کوئی غیر شرعی کام کر رہے ہیں تو اُن لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ وہ غیر شرعی کام نہ کریں۔ مگر کچھ لوگوں کی غیر شرعی حرکات کو بنیاد بنا کر لوگوں کو شہید کرنے کا اور مزارات کو شہید کرنے کا حق ان خود کش حملہ آوروں کے پاس نہیں ہے۔ اگر ہماری گردن میں درد ہوتی ہے تو ہم گردن کا علاج کرواتے ہیں، گردن کاٹ نہیں دیتے۔ اسی طرح غیر شرعی حرکات کرنے والے لوگوں کو سمجھانا چاہئے، مگر اُن لوگوں کو اور اولیا اللہ کے مزارات کو شہید نہیں کرنا چاہئے۔

مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ، میں، مزارت سینکڑوں سال سے موجود تھے۔ پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد آلِ سعود نے برطانیہ کی زیر سرپرستی مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور وہاں پر موجود سلطنت عثمانیہ کی حکومت کو ختم کر دیا سلطنت عثمانیہ کی حکومت ترکی کے مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ اور ترکی کے مسلمان تقریباً 700 سال سے مکہ پاک اور مدینہ پاک کی خدمت کر رہے تھے۔ مگر آلِ سعود نے اپنے وہابی علماء کے فتوے پر عمل کرتے ہوئے ان مقدس مزارات کو (1925) میں شہید کر دیا۔ اور کہا کہ اسلام میں مزارات کی اجازت نہیں ہے۔ کیا ترکی کے مسلمان اور باقی دنیا کے 85 فیصد سے زائد مسلمان استغفر اللہ جاہل اور گمراہ ہیں، جو مزارات کا احترام کرتے ہیں۔ "نہیں" اصل میں یہی لوگ حق پر ہیں۔ بلکہ گمراہ تو وہ ہیں جو مزارات کو شہید کرتے ہیں۔ اور ان کی شہادت کو جائز سمجھتے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کیا یہ مزارات، پاکستان اور بھارت کے مسلمانوں نے بنوائے ہیں۔؟
جناب مزارات کی اسلام میں اجازت ہے، اسی لیئے تو پوری دنیا میں مزارات موجود ہیں۔

روضہ رسول پاک (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم)

حضرت شعیب علیہ اسلام (اردن)

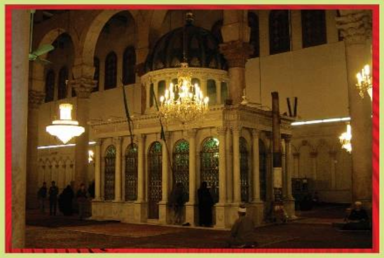

حضرت زکریا علیہ اسلام (شام)

حضرت عمران علیہ اسلام (اومان)

حضرت ھود علیہ اسلام (یمن)

حضرت عزیر علیہ اسلام (عراق)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف (مصر میں)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف (عراق میں)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہو (ترکی)

حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (بغداد شریف)

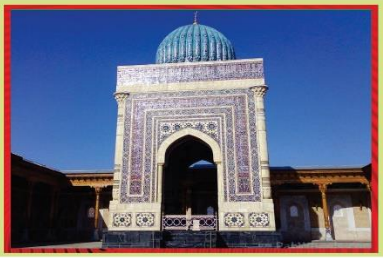

امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف (بُخارا میں)

مولانا رُوم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف (ترکی میں)

www.fakeer.pk

سوال نمبر 35-A: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ، حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ، مزارات کو شہید کر دینا جائز ہے۔ جب کہ دوسری طرف صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی زندگیوں سے مزار میں دفن کرنا اور دفن ہونا دونوں ہی ثابت ہیں؟ اصل معاملہ سمجھیں۔

جو لوگ مزارات کے شہید کرنے کے حق میں عام طور پہ جس روایت کا سب سے پہلے حوالہ دیتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، یہودیوں اور عیسائیوں پر کہ انہوں نے اپنے بڑوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنایا۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۰۸۱)

حدیث پاک: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے کہ حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نبی پاک ﷺ کے سامنے ایک گرجاگھر کا ذکر فرمایا جو کہ انہوں نے ابے سینیہ میں دیکھا تھا جس کے اندر تصاویر بھی موجود تھیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جب اُن لوگوں کا کوئی نیک آدمی فوت ہوتا تھا تو وہ اُن کی قبر پہ عبادت گاہ بنا لیتے تھے اور روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی نظر میں بُری ترین مخلوق ہونگے۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۰۷۶)

ان تمام احادیث پاک، میں کسی ایک جگہ بھی مسلمانوں کا نام تک استعمال نہیں ہوا۔ جن قبروں یا عمارتوں کا ذکر کیا گیا ہے، وہ یہودیوں اور عیسائیوں کی ہیں۔۔ وہ اپنی قبروں پر بت اور تصاویر بناتے تھے۔، ان تمام احادیث پاک میں مسلمانوں کا ذکر تک نہیں ہے۔ اور ہم مسلمان نہ تو قبروں اور مزارات پر تصاویر اور مجسمے تعمیر کرتے ہیں، اور نہ ہی قبروں کو سجدے کرتے ہیں۔

اسلام میں مزارات کا، سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے اپنے ہاتھوں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنھو کو، کسی کھلی جگہ پر یا کسی کھلے، قبرستان میں دفن نہیں کیا بلکہ ان دونوں شخصیات کو نبی پاک ﷺ کے مزار مقدس میں اپنے ہاتھوں سے دفن کیا۔ یاد رکھیں، کہ،

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہو اور حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہو نے خود اپنی خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اُن کو بھی آپ ﷺ کے مزارِ اقدس میں دفن کیا جائے۔ اگر اسلام میں مزارات کی اجازت نہ ہوتی تو یہ دونوں صحابہ ءکرام کبھی بھی مزار پاک میں دفن ہونے کی خواہش نہ فرماتے، بلکہ فرماتے کہ ہم کو کھلی جگہ دفن کرنا۔

مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ، میں، مزارت سینکڑوں سال سے موجود تھے۔ پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد آلِ سعود نے برطانیہ کی زیر سرپرستی مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، پر حملہ کیا اور وہاں پر موجود سلطنت عثمانیہ کی حکومت کو ختم کر دیا سلطنت عثمانیہ کی حکومت ترکی کے مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ اور ترکی کے مسلمان تقریبا 700 سال سے مکہ پاک اور مدینہ پاک کی خدمت کر رہے تھے۔ مگر آلِ سعود نے اپنے وہابی علماء کے فتوے پر عمل کرتے ہوئے ان مقدس مزارات کو (1925) میں شہید کر دیا۔ اور کہا کہ اسلام میں مزارات کی اجازت نہیں ہے۔ کیا ترکی کے مسلمان اور باقی دنیا کے 85 فیصد سے زائد مسلمان استغفر اللہ جاہل اور گمراہ ہیں، جو مزارات کا احترام کرتے ہیں۔ "نہیں" اصل میں یہی لوگ حق پر ہیں۔

ذرا سوچیئے! کیا نبی پاک ﷺ کے دورِ مبارکہ سے لیکر 1925 تک اُمت مسلمہ میں کوئی بھی صحیح حکمران نہیں آیا یا سینکڑوں سالوں تک لوگوں کو دین کا صحیح علم نہیں تھا کہ انہوں نے کبھی بھی مقدس مزارات کو شہید کرنے کا سوچا تک نہیں۔ کیا نبی پاک ﷺ کے دورِ مبارکہ سے لیکر 1925 تک کے تمام لوگ غلط تھے کہ انہوں نے ان مزارات مقدسہ کی عزت کی۔ اور کیا صرف یہ وہابی لوگ ہی دین جانتے ہیں جنہوں نے 1925 میں ان مزارات مقدسہ کو شہید کر دیا۔ اصل میں یہ لوگ ہی اس معاملے میں دین کی غلط تشریح کرتے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مقدس جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں
1925 میں مزارات شہید کرنے سے پہلے

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مقدس جنت البقیع (مدینہ منورہ) میں
1925 میں مزارات شہید کرنے کے بعد

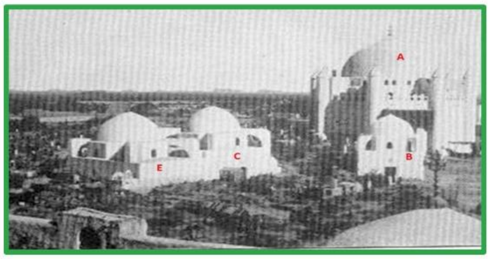

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مقدس مدینہ پاک میں
(1925) میں مزارات شہید کرنے سے پہلے

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہو
کے مزارات جنت المعلی کے مبارک قبرستان مکہ پاک میں
(1925) میں مزارات شہید کرنے سے پہلے

یہ مقدس مزارات سینکڑوں سال سے مکہ پاک اور مدینہ پاک میں موجود تھے۔

پہلی جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد آل سعود نے برطانیہ کی زیر سرپرستی مدینہ پاک، مکہ پاک پر حملہ کیا اور وہاں پر موجود سلطنت عثمانیہ کی حکومت کو ختم کر دیا۔ سلطنت عثمانیہ کی حکومت ترکی کے مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ اور ترکی کے مسلمان تقریباً 700 سال سے مکہ پاک اور مدینہ پاک کی خدمت کرر ہے تھے۔

مگر آل سعود نے اپنے وہابی علماء کے فتوے پر عمل کرتے ہوئے ان مقدس مزارات کو (1925) میں شہید کر دیا۔ اور کہا اسلام میں مزارات کی اجازت نہیں ہے۔ کیا ترکی، مصر، شام، اُردن، ملائیشا، انڈونیشیا، پاکستان، بھارت، کے مسلمان اور باقی دُنیا کے 85 فیصد سے زائد مسلمان استغفر اللہ جاہل اور گمراہ ہیں۔ جو مزارات پر جا کر فاتحہ خوانی کرتے ہیں (معاذ اللہ)۔ بلکہ غلط تو وہ لوگ ہیں، جنہوں نے مزارات کو شہید کیا ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اسلام میں مزارات کا، سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے اپنے ہاتھوں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہو اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہو کو، کسی کھلی جگہ پر یا کسی کھلے، قبرستان میں دفن نہیں کیا بلکہ ان دونوں شخصیات کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مقدس میں اپنے ہاتھوں سے دفن کیا۔ اگر اسلام میں مزارات کی اجازت نہ ہوتی تو یہ دونوں صحابہء کرام کبھی بھی مزار پاک میں دفن ہونے کی خواہش نہ فرماتے، بلکہ فرماتے کہ ہم کو کھلی جگہ دفن کرنا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہوا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہو نے خود اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا، کہ اُن کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ اقدس میں دفن کیا جائے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 35-B: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، جب مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں صحابہ کرام کے مزارات نہیں ہیں، اور میلاد شریف بھی نہیں منایا جاتا، تو پھر ترکی، مصر، اردن، شام، یمن، پاکستان، بھارت وغیرہ میں یہ معاملات کیوں ہیں؟ یعنی آخر امت کی اکثریت ان معاملات کی قائل کیوں ہے؟

بدھ کا دن تھا، 8 شوال 1925 جب سعودی عرب کی وہابی حکومت نے اپنے وہابی علماء کے کہنے پر مدینہ منورہ میں تمام مزارات شہید کر دیئے۔ جنت البقیع میں اہل بیت کے مزارات تھے، بلکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار شریف تو بہت بڑا تھا، اسی طرح مکہ مکرمہ میں جنت المعلی کے تمام مزارات جن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار اقدس بھی شامل تھا، شہید کر دیا گیا۔ معاذ اللہ

پہلی جنگ عظیم سے پہلے سینکڑوں سالوں سے سلطنت عثمانیہ سعودی عرب اور عرب کے اکثر علاقوں پر حکومت کر رہے تھے، اور ان کا تعلق مسلمانوں کے سب سے بڑے فرقہ یا جماعت اہلسنت (صوفی ازم، آستانوں والے پیر صاحبان) سے تھا۔ برصغیر کے مغل حکمران بھی اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر پہلی جنگ عظیم میں شکست کے بعد ترکی کمزور ہو گیا، تو آل سعود نے مکہ مکرمہ اور مدینہ سمیت حجاز مقدس کی سرزمین پر اپنی حکومت بنالی، اس علاقے کا نام آل سعود کی نسبت سے سعودی عرب رکھ دیا۔

اصل میں اسلام کے اوائل سے بنیادی طور پر 2 ہی فرقہ رہے ہیں، شیعہ اور اہلسنت (صوفی ازم، آستانوں والے پیر صاحبان)، اسی لیئے پوری دنیا میں آپ کو مزارات نظر آتے ہیں، کیونکہ یہ جائز ہیں۔ اور خلاف شریعت نہیں ہیں۔ اگر مزار میں دفن ہونا ناجائز ہوتا، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خواہش کا اظہار نہ فرماتے کہ ان کو نبی ﷺ کے مزار اقدس میں دفن کیا جائے۔ بلکہ وہ دونوں کہتے ہم کو کسی کھلے قبرستان میں دفن کرنا۔ لہذا اس عمل سے مزارات میں دفن ہونا تو ثابت ہو گیا ہے۔ اور سینکڑوں سالوں سے اس پر

عمل بھی ہو رہا تھا۔

اصل میں سلطنت عثمانیہ اور مغل حکومت کی مضبوط مرکزی حکومت کے خاتمے کے بعد مسلمانوں میں کئی چھوٹے فرقے، مثلا بریلوی، دیوبندی، وہابی وغیرہ بھی مشہور ہونے لگ گئے، اور ساتھ ہی کئی جہادی تنظیموں نے بھی سر اٹھا لیا، اور تب سے امت میں نئے سے نئے نظریات اور معاملات کا اطلاق بھی ہونا شروع ہو گیا، انہی معاملات میں مزارات کا شہید کرنا، میلاد شریف کے خلاف بولنا وغیرہ بھی شامل ہے۔ ساتھ ہی امت کے اخلاق، تہذیب اور برداشت کا معیار بھی انتہائی گر گیا، اور فرقہ واریت بھی نئی بلندیوں پر پہنچ گئی۔

ہمارے وہابی بھائی مزارات، میلاد شریف، قل، چہلم وغیرہ کے قائل نہیں ہیں، جبکہ دیوبندی صاحبان کے نظریات بھی وہابی حضرات کے کافی قریب ہیں۔ دوسری جانب بریلوی اور شیعہ حضرات بھی اہلسنت کی طرح میلاد شریف، مزارات، قل اور چہلم وغیرہ کے قائل ہیں۔ لیکن کئی معاملات میں ان تینوں میں بھی شدید اختلافات ہیں۔ بہر حال امت کی اکثریت آج بھی اہلسنت فرقہ (صوفی ازم، آستانوں والے پیر صاحبان) کے ساتھ ہی جڑی ہوئی ہے۔ یہ تمام مسلمانوں کی ہی شاخیں ہیں، ہم سب کو ایک دوسرے کے موقف کو برداشت اور صبر کے ساتھ سننا اور سمجھنا چاہیئے اور دوسروں کی تذلیل اور شدت پسندی سے دور رہنا چاہیئے۔ اجماع امت آج بھی مزارات کا قائل ہے، اور میلاد شریف کو جائز تسلیم کرتا ہے، لیکن یہاں پر ہونے والی خرافات کے خلاف ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اسلام میں مزارات کا ثبوت تو ہے، لیکن فوت شدہ شخصیات سے دعا مانگنے یا مدد مانگنا ثابت نہیں ہے۔

روضہ رسول پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

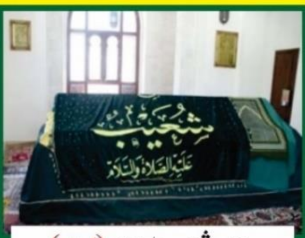

حضرت شعیب علیہ اسلام (اردن)

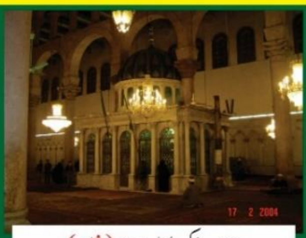

حضرت زکریا علیہ اسلام (شام)

حضرت عمران علیہ اسلام (اومان)

حضرت ھود علیہ اسلام (یمن)

حضرت عزیر علیہ اسلام (عراق)

صحابہ کرام سے مزارات میں دفن ہونے اور کرنے کا ثبوت یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے اپنے ہاتھوں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، کسی کھلی جگہ پر یا کسی کھلے، قبرستان میں دفن نہیں کیا بلکہ ان دونوں شخصیات کو نبی پاک ﷺ کے مزار مقدس میں اپنے ہاتھوں سے دفن کیا۔ اگر اسلام میں مزارات کی اجازت نہ ہوتی تو یہ دونوں صحابہء کرام کبھی بھی مزار پاک میں دفن ہونے کی خواہش نہ فرماتے، بلکہ فرماتے کہ ہم کو کھلی جگہ دفن کرنا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا، کہ اُن کو بھی آپ ﷺ کے مزارِ اقدس میں دفن کیا جائے۔

مزار ہوتا کیا ہے؟ اصل میں مزار ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس میں قبر ہوتی ہے۔ اسلام میں سب سے پہلا مزار تو آپ ﷺ، کا خود ہے۔ آپ ﷺ کو، حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے حجرہ میں دفن کیا گیا تھا۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الجنائز۔ رقم الحدیث: ۱۳۸۹)

آج کل کے اکثر شادی ہالوں میں شادی کی تقریب پر ناچ اور گانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ تو کیا شادی ہالوں کو بموں سے اُڑا دینا چاہیے۔ نہیں بلکہ ان ناچ گانے کی محفلوں کو روکنا چاہیے۔ اسی طرح اگر کوئی مزارات کی آڑ میں غلط کام کرتا ہے تو اُس کو روکیں، نہ کہ مزارات کو ہی شہید کر دیں۔

AliMagnus

جو لوگ، فوت شدہ بزرگوں کے مزارات پر جا کر، صاحب مزار سے مدد مانگتے ہیں۔ ان سے کہیں، کہ، مہربانی فرما کر اس بات کا جواب عنایت فرما دیں:: کیا نبی کریم ﷺ، اور صحابہ کرام نے کبھی نصیحت فرمائی، کہ، جب کبھی کسی مدد کی ضرورت پڑے، تو، اپنے علاقے کے نیک لوگوں کی قبروں پر جا کر فوت شدہ، اولیاء اللہ سے مدد مانگنا شروع کر دینا؟ اسی لیئے تو میں کہتا ہوں کہ کسی بھی عالم دین اور پیر صاحب کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ اصل فیصلہ قرآن و حدیث اور اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کا عمل ہے۔

fakeer.pk www.fakeer.pk

حدیث پاک: دُعا ہی عبادت ہے۔ (ترمذی، 3372)

نوٹ: اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ، دُعا مانگنا بھی عبادت ہے۔ اور عبادت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی نہیں کی جا سکتی ہے۔ لہذا فوت شدہ شخصیات سے دعا کرنا یا مدد مانگنا نہ تو جائز ہے اور نہ ہی صحابہ کرام سے ثابت ہے اور نہ ہی شریعت کے بنیادی دائرے میں آتا ہے۔

سوال نمبر 36: جب حدیثِ پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ،انبیاء علیہ سلام،وفات کے بعد بھی کسی کی مدد فرما سکتے ہیں،تو پھر ان واقعات کو بنیاد بنا کر فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا کیوں جائز نہیں ہے؟مزرات پر جا کر دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جو لوگ آپ کو کہیں کہ اولیاء اللہ فوت ہونے کے بعد بھی مدد کر سکتے ہیں،تو اُن سے کہیں کہ اپنے اس دعوے کو حدیث پاک سے ثابت کریں۔اور اُن کو کہیں،کہ ثابت کریں،کہ،صحابہ کرام،مزارات پر جا کر فوت شدہ شخصیات سے مدد طلب کرتے تھے۔وہ کبھی بھی اس دعوے کو حدیث پاک سے،ثابت نہیں کر سکتے۔مگر انبیاء علیہ سلام اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وفات کے بعد بھی مدد کر سکتے ہیں۔کیونکہ یہ بات حدیث پاک سے ثابت ہوتی ہے۔

یاد رکھیں: نبی پاک ﷺ اور دیگر انبیاء علیہ سلام کے معجزات،اور انبیاء علیہ سلام،کے،دیگر چند خاص واقعات کو بنیاد بنا کر دیگر نیک لوگوں کی بزرگی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔کیونکہ،انبیا علیہ سلام اور دیگر اولیا اللہ میں زمین اور آسمان سے بھی زیادہ،کا فرق ہے۔

حدیث پاک: دعا ہی عبادت ہے۔ (ترمذی،3372)

لہذا،دعا عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کی جا سکتی ہے۔اس لئے،دعا،انبیاء علیہ السلام سے بھی نہیں مانگنی چاہیے، **باوجود اس کے کہ انبیاء علیہ السلام سے وفات کے بعد بھی چند مخصوص حالات میں مدد کرنا ثابت ہے،مگر** اس کے باوجود بھی صحابہ کرام،سے ہم ثابت نہیں کر سکتے کہ وہ انبیاء علیہ السلام کے مزارات پر جا کر اُن سے مدد طلب کرتے ہوں۔لہذا ہمیں بھی صحابہ کرام سے ہی دین سیکھنا چاہیے،نہ کہ ہر داڑھی والے مولوی کی باتوں میں آ جائیں۔

مزرات پر جا کر دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ: اولیا اللہ کے مزارات پر جا کر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ یا اللہ میں تیرے نیک بندے کے مزار پر آیا ہوں۔یا اللہ میں تو انتہائی گنہگار انسان ہوں،لیکن یہ صاحب مزار تو تیرے پیارے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اور نیک بندے ہیں۔ میں تجھ کو ان کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے دین اور دنیا کی مکمل بھلائی عطا فرما۔ یا اللہ ان صاحبِ مزار کے وسیلے سے میری تمام جائز دلی حاجات قبول و مقبول فرما۔ آپ صاحب مزار کو براہِ راست مخاطب کر کے بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت (بزرگ کا نام) آپ تو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور نیک بندے ہیں، رب تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ رب تعالیٰ کے حضور میرے حق میں دعائے خیر فرمادیں، اللہ پاک ہماری دعاؤں کو آپ کے حق میں اور آپ کی دعاؤں کو ہمارے حق میں قبول فرمائے۔

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا ہے، کہ، جب انسان کسی قبر پر جاتا ہے، اور مردے کو سلام کہتا ہے۔ تو مردہ بھی اُسے جواب میں سلام کہتا ہے۔ (شعب الاایمان۔ جز۔9296)

تو ہم مردوں کو سلام تب ہی کرتے ہیں کہ وہ ہمیں جواب دیں گے۔ جواب میں وہ ہمیں دعا ہی دیتے ہیں کہ تم پر بھی اللہ کی سلامتی ہو۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ مردے سن بھی سکتے ہیں اور دعا بھی دے سکتے ہیں۔ یہ تو ایک عام مردے کا حال ہے کہ وہ بھی دعا دے سکتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جو دنیا سے تشریف لے جاچکے ہیں، تو پھر ان کی دعا کا، اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی دعا کی قبولیت کا اندازہ تو ہم لگا ہی نہیں سکتے۔

ثبوت نمبر 2۔ جب نبی پاک ﷺ معراج شریف پر تشریف لیکر گئے تو وہاں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ عطا فرمایا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے درخواست فرمائیں، اور نمازوں کی تعداد کم کروالیں۔ اس طرح نمازوں کی تعداد کم ہو کر پانچ تک پہنچی۔ حالانکہ کہ اس وقت ظاہری طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے تھے۔ یعنی فوت ہونے کے باوجود بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ صحیح بخاری۔ کتاب التوحید۔ رقم الحدیث: ۷۵۱۷

نوٹ: مگر انبیاء علیہ سلام کے ان خاص واقعات کو بنیاد بنا کر دیگر نیک لوگوں کی بزرگی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ انبیا علیہ سلام اور دیگر اولیا اللہ میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ثبوت نمبر 3۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا، کہ جب دشمنوں نے اُن کے گھر کو گھیرے میں لیا ہوا تھا(یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شہادت سے چند دن پہلے کا واقعہ)، اور گھر والوں پر پانی بند کیا ہوا تھا، اور کئی دنوں سے پیاسے تھے۔ تو تب، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ ایک دن میں نے دیکھا نبی پاک ﷺ نے میری کھڑکی سے مجھے کچھ پانی دیا۔ کچھ دن کے بعد میرے کمرے کی چھت کھلی اور نبی پاک ﷺ تشریف لائے، اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بھی موجود تھے، اور مجھے کچھ پانی پینے کو دیا اور مجھ سے پوچھا "کیا تم اپنا کل کا روزہ ہمارے ساتھ افطار کرو گے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ روزہ افطار کرنا پسند فرمایا، اور اگلے دن روزہ کی حالت میں جامِ شہادت نوش فرمایا"۔۔ یہ واقعہ تاریخ ابن کثیر۔ کے باب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی شہادت میں درج ہے۔

نوٹ: یہ تمام واقعہ جس وقت پیش آیا، اُس وقت نبی پاک ﷺ، ظاہری طور پر تو وفات پا چکے تھے۔ مگر پھر بھی نبی پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور عطا سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی نہ صرف مدد فرمائی، بلکہ اپنے ساتھ افطاری کرنے کی دعوت بھی دی۔

سوال نمبر 37: یا علی مدد اور یا غوث مدد کا نعرہ کیوں نہیں لگانا چاہیے؟ کیا اولیاء اللہ فوت ہونے کے بعد اپنی قبروں سے ہماری مدد نہیں کر سکتے؟

جو لوگ، فوت شدہ بزرگوں کے مزارات پر جا کر، صاحب مزار سے مدد مانگتے ہیں۔ ان سے کہیں، کہ، مہربانی فرما کر اس بات کا جواب عنایت فرمادیں: کیا نبی کریم ﷺ، اور صحابہ کرام نے کبھی نصیحت فرمائی، کہ، جب کبھی کسی مدد کی ضرورت پڑے، تو، اپنے علاقے کے نیک لوگوں کی قبروں پر جا کر فوت شدہ، اولیاء اللہ سے مدد مانگنا شروع کر دینا؟

قرآن و حدیث کے حوالوں سے زندہ ہستیوں سے مدد مانگنا تو بالکل ثابت ہوتا ہے۔ مگر کیا تابعین، حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر امام مشکل وقت میں، صحابہ کرام کی قبروں پر جا کر فوت شدہ صحابہ کرام سے مدد مانگتے تھے؟ اگر، ہاں، تو مہربانی فرما کر، صحاح ستہ کی صحیح حدیث پاک سے ثابت کریں۔ وہ لوگ، آپ کو ایک بھی حدیث پاک، صحاح ستہ سے نہیں دے سکیں گے، جس سے ثابت کیا جا سکتا ہو، کہ فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے۔ اسی لیے تو میں کہتا ہوں کہ کسی بھی عالم دین اور پیر صاحب کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ اصل فیصلہ قرآن و حدیث اور اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کا عمل ہے۔

یاد رکھیں: نبی پاک ﷺ اور دیگر انبیاء علیہ سلام کے معجزات، اور انبیاء علیہ سلام، کے، دیگر چند خاص واقعات کو بنیاد بنا کر دیگر نیک لوگوں کی بزرگی ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ، انبیا علیہ سلام اور دیگر اولیا اللہ میں زمین اور آسمان سے بھی زیادہ، کا فرق ہے۔

حدیث پاک: دعا ہی عبادت ہے۔ (ترمذی، 3372)

لہذا، دعا عبادت ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کی جا سکتی ہے۔ اس لئے، دعا، انبیاء علیہ السلام سے بھی نہیں مانگنی چاہیے،

اہم بات: باوجود اس کے کہ انبیاء علیہ السلام سے وفات کے بعد بھی چند مخصوص حالات میں مدد کرنا ثابت ہے، مگر اس کے باوجود بھی صحابہ کرام، سے ہم ثابت نہیں کر سکتے کہ وہ انبیاء علیہ السلام کے مزارات پر جا کر اُن سے مدد طلب کرتے ہوں۔ لہذا ہمیں بھی صحابہ کرام سے بھی دین سیکھنا چاہیے، نہ کہ ہر داڑھی والے مولوی کی باتوں میں آ جائیں۔

مزرات پر جا کر دُعا مانگنے کا صحیح طریقہ: اولیا اللہ کے مزارات پر جا کر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ یا اللہ میں تیرے نیک بندے کے مزار پر آیا ہوں۔ یا اللہ میں تو انتہائی گنہگار انسان ہوں، لیکن یہ صاحب مزار تو تیرے پیارے اور نیک

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بندے ہیں۔ میں تجھ کو ان کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے دین اور دنیا کی مکمل بھلائی عطا فرما۔ یا اللہ ان صاحبِ مزار کے وسیلے سے میری تمام جائز دلی حاجات قبول و مقبول فرما۔ آپ صاحب مزار کو براہِ راست مخاطب کر کے بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت (بزرگ کا نام) آپ تو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور نیک بندے ہیں، رب تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ رب تعالیٰ کے حضور میرے حق میں دعائے خیر فرما دیں، اللہ پاک ہماری دعائوں کو آپ کے حق میں اور آپ کی دعائوں کو ہمارے حق میں قبول فرمائے۔ یعنی دونوں صورتوں میں دُعا اللہ تعالیٰ سے ہی کی جا رہی ہے۔ اس لیے یہ شرک بالکل نہیں ہے۔

ثبوت: انسان سلام اُس کو کرتا ہے جو جواب دے سکے، جب ہم کسی کو سلام کرتے ہیں تو اُس کا مطلب ہے ہم اُس کے لئے دعا کرتے ہیں کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو۔ تو سلام سننے والا بھی ہمیں دعا دیتا ہے کہ تم پر بھی سلامتی ہو۔ یعنی کہ وہ ہم کو "وعلیکم اسلام" کہتا ہے۔ جو کہ ایک دعا ہے۔ جب ہم قبرستان جاتے ہیں تو ہم قبر والوں کو سلام بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں "السلام علیکم یا اھل القبور" اے قبروں والو تم پر سلامتی ہو۔ جامع ترمذی۔کتاب الجنائز۔ قبل رقم الحدیث:۱۰۵۳

تو ہم مردوں کو سلام تب ہی کرتے ہیں کہ وہ ہمیں جواب دیں گے۔ جواب میں وہ ہمیں دعا ہی دیتے ہیں کہ تم پر بھی اللہ کی سلامتی ہو۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ مردے سن بھی سکتے ہیں اور دعا بھی دے سکتے ہیں۔ یہ تو ایک عام مردے کا حال ہے کہ وہ بھی دعا دے سکتا ہے تو پھر اللہ کے نیک بندے جو دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں تو پھر ان کی دعا کا، اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی دعا کی قبولیت کا اندازہ تو ہم لگا ہی نہیں سکتے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 38: کچھ لوگ کہتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ ہماری طرح کے ایک عام بشر ہیں۔ کیا یہ بات ٹھیک ہے؟

انشاءاللہ ابھی قرآن و حدیث سے ثابت ہو گا کہ نبی پاک ﷺ ہم جیسے عام بشر نہیں۔ جو لوگ نبی پاک ﷺ کو اپنے جیسا عام بشر کہتے ہیں، اُن سے پوچھو، کیا تم اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھ سکتے ہو؟ کیا تم جہنم میں ستر (70) سال پہلے گرنے والے پتھر کو پہچان سکتے ہو؟ کیا تم بتا سکتے ہو کہ تمہارے درمیان کتنے شہید ہیں؟ جب تم تمام باتوں کا جواب نہیں دے سکتے تو پھر پہچانو اپنے آپ کو، کیوں کہ، میرے نبی پاک ﷺ تو یہ سب جانتے ہیں۔

ثبوت نمبر 1 تمہارا کیا خیال ہے کہ میں صرف سامنے ہی دیکھتا ہوں؟ بخدا خشوع و خضوع اور رکوع مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے، بلاشبہ میں اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی تم کو دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ رقم الحدیث: ۴۱۸)

ثبوت نمبر 2 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی پاک ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، احد پہاڑ پر چڑھتے تو پہاڑ ان کے چڑھنے کی وجہ سے حرکت کرنے لگا تو سید عالم ﷺ نے (پہاڑ پر اپنا پائوں مارا اور) فرمایا اے احد ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی ﷺ ایک، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور دو شہید ہیں۔ (پس وہ تھم گیا)۔ (صحیح بخاری۔ کتاب اصحاب النبی۔ رقم الحدیث: ۳۶۷۵)

ثبوت نمبر 3 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ نے اچانک ایک گڑ گڑاہٹ کی آواز سنی آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیسی آواز تھی؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک پتھر تھا جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا یہ اب تک اس میں گر رہا تھا اور اب اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔ صحیح مسلم۔ رقم الحدیث: ۲۸۴۴

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 39: کیا نبی پاک ﷺ نور ہیں، یا بشر (انسان) ہیں۔؟

اگر انسان یہ عقیدہ رکھے کہ نبی پاک ﷺ بشر (انسان) نہیں ہیں تو وہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہو جاتا ہے اور کفر میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر یہ عقیدہ رکھنا کہ نبی پاک ﷺ بشر (انسان)، اور نور دونوں ہیں تو یہ بالکل درست اور جائز ہے۔

ثبوت نمبر ۱: اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ﷺ تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں اور بہت ہی معاف فرماتے ہیں، بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ (سورۃ المائدہ۔ آیت نمبر ۱۵)

اس آیت مبارکہ میں جو نور کی طرف اشارہ ہے وہ نبی پاک ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہی ہے لہذا نبی پاک ﷺ کو نور کہنا جائز ہے۔ (تفسیر ابن عباس و جلالین)

ثبوت نمبر ۲: سورۃ توبہ آیت نمبر 32 میں اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کو نور کہہ کر مخاطب کر رہا ہے، "چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے منہ سے بجھا دیں، اور اللہ نہ مانے گا، مگر اپنے نور کا پورا کرنا، پڑے بُرا مانے کافر" جس طرح قرآنِ پاک کو نور ہدایت کہا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نبی پاک ﷺ کو بھی نور کہنا جائز ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو، دنیا میں انسان بنا کر ہی بھیجا ہے۔ کوئی فرشتہ بنا کر نہیں بھیجا۔ مگر آپ ﷺ کو نور کہنا بھی جائز ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر40: آخر اہل بیت میں کون لوگ شمار ہوتے ہیں؟ اگر اہل بیت، بھی کوئی گناہ کریں گے، تو ان کو عام لوگوں سے بھی زیادہ سزا مل سکتی ہے۔ لہذا ہم سب کو اپنے اعمال پر خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اگر سادات سے کوئی غلطی ہو جائے، تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

قرآن پاک سے اصل، اہل بیت صرف، نبی پاک ﷺ کی ازواج مطہرات ہی ثابت ہوتی ہیں، ان کے علاوہ حدیث پاک سے، نبی پاک ﷺ کی اولاد مبارکہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنھو، حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنھو، حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنھو اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھو کی اولاد، بھی اہل بیت میں شامل ہوتی ہے۔

فرمان الٰہی: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی (ہوتی تھی)، اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اے نبی کے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔ سورت الاحزاب، آیت نمبر 33

حدیثِ پاک: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنھو نے فرمایا ہے، کہ، نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنھو اسی حدیث پاک میں آگے فرماتے ہیں، کہ، اہلِ بیت میں ازواجِ مطہرات شامل ہیں، اور وہ تمام لوگ بھی شامل ہیں جن پر زکوۃ حرام ہے۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنھو، حضرت عقیل 12، حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنھو اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھو کی اولاد، شامل ہے۔ اور ان سب پر صدقہ بھی حرام ہے۔ صحیح مسلم، (جز)۔6225

اہم بات: جن لوگوں پر صدقہ حرام ہے، وہ اہل بیت (گھر والے)، میں شمار ہوتے ہیں۔ آجکل کے سادات، اہل بیت کی نسل پاک سے ہی ہیں۔ اور ان پر بھی صدقہ حرام ہے، لہذا ان کا بھی احترام اور ان سے بھی محبت کرنی چاہیئے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اگر کوئی آجکل کے سادات کو بھی اہل بیت، کہے، تو اس پر اعتراض بھی مت کریں۔ مگر سب سے افضل ترین اہل بیت، نبی محترم ﷺ، کے دور مبارک کے ہی تھے۔

اگر اہل بیت کو گناہ پر اتنی زیادہ سزا ہو سکتی ہے، تو پھر عام انسان کی کیا حیثیت ہے۔

فرمانِ الٰہی: اے نبی کی بیویو! (یہ بھی اہل بیت میں شامل ہیں)، تم میں سے جو بھی کھلی بے حیائی (کا ارتکاب، یعنی گناہ) کرے گی، اسے دوہرا دوہرا عذاب دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت ہی سہل (آسان بات) ہے۔

سورۃ الأحزاب، آیت نمبر 30

اہل بیت سے متعلق چند احادیث مبارکہ

حدیث پاک: "میری جامہ دانی جس کی طرف میں پناہ لیتا ہوں یعنی میرے خاص لوگ، میرے اہل بیت ہیں، اور میرے رازدار اور امین، انصار ہیں- تو تم ان کے خطاکاروں کو درگزر کرو، اور ان کے بھلے لوگوں کی اچھائیوں کو قبول کرو" ترمذی-3994

حدیث پاک: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ (کی خوشنودی) کو آپ کے اہل بیت کے ساتھ (محبت و خدمت کے ذریعہ) تلاش کرو۔ صحیح بخاری-3751

حدیث پاک: "اللہ سے محبت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں کھلا رہا ہے، اور محبت کرو مجھ سے اللہ کی خاطر، اور میرے اہل بیت سے میری خاطر"۔ ترمذی-3789

نوٹ: ایک اہل بیت، تو نسب سے ہوتے ہیں۔ مگر اولیاء اللہ جیسے صاحب تقویٰ، لوگ بھی آلِ محمد ﷺ میں شامل ہیں۔

ثبوت: آقا علیہ السلام نے فرمایا جو بھی صاحب تقویٰ ہو، وہ آلِ محمد ﷺ ہے۔ اور قرآن کی آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: "اُس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں"۔ (سورہ آل انفال 34)(طبرانی، المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۳۳۳۲)(دیلمی، فردوس الاخبار، رقم الحدیث ۱۶۵۲)(تفسیر ابن کثیر، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 526)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 41: کئی لوگ حدیث پاک سے غلط ثابت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے والد محترم کافر تھے (معاذ اللہ)، جب کہ حقیقت میں نبی کریم ﷺ کے والدین، دونوں ہی اس کائنات کے عظیم ترین افراد میں سے ہیں۔

افسوس ہے اُس انسان پر جو معاذ اللہ، قرآن و حدیث، سے، غلط مطلب نکال کر، نبی کریم ﷺ کی شان کم کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اور ماشاء اللہ، کتنا خوش نصیب ہے وہ انسان، جو اسی قرآن و حدیث، سے صحیح مطلب بیان کر کے، اپنے نبی کریم ﷺ کی شان ڈھونڈ، ڈھونڈ کر بیان کرتا ہے۔ دونوں کے قرآن و حدیث، پڑھنے کی نیت میں ہی زمین آسمان کا فرق ہے۔

نبی کریم ﷺ کا اپنا فرمان ہے، کہ اُن کے آباؤاجداد سب سے بہترین لوگ ہیں، تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت آدم علیہ اسلام سے لے کر نبی پاک ﷺ کے والدین، کے درمیان اس مبارک نسلِ پاک میں کوئی کافر شخص داخل ہو جائے۔ کیونکہ مشرک تو ناپاک ہوتے ہیں۔ اور، کافر کبھی بہترین نہیں ہو سکتا۔

حدیث پاک: ۔میں اولادِ آدم کے بہترین طبقات سے ہوتا ہوا اس طبقے میں پہنچا ہوں جس میں میں پیدا ہوا ہوں۔

رواہ البخاری-3557

حدیث پاک: میں بہترین لوگوں میں سے ہوں، میرے آباواج داد سب بہترین لوگ ہیں۔

(جامع ترمذی-ابواب المناقب-رقم الحدیث:۷-۰۶۳۰،۸۰۶۳)

جو لوگ، کہتے ہیں کہ، معاذ اللہ، نبی پاک ﷺ کے والد، کافر ہیں۔ وہ لوگ، صحیح مسلم کی اس حدیث پاک کا حوالہ دیتے ہیں، "آقا علیہ السلام کے پاس کسی نے آکر اپنے باپ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آقا علیہ السلام نے اُس سے کہا، کہ تمہارا باپ اور میرا باپ، دونوں آگ میں ہیں۔ صحیح مسلم-رقم الحدیث،408,203,398

صحیح مسلم کی اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے اپنے والد حقیقی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں فرمایا تھا، بلکہ اپنے چچا ابو لہب کا ذکر فرمایا تھا، کہ وہ آگ میں ہے۔ جن لوگوں کو آقا علیہ السلام کے والدین کے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

مسلمان ہونے پر شک ہے۔ تو ایسے لوگوں کی صحبت سے دُور رہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں۔ کہ جب، آقا علیہ السلام خود کہہ رہیں ہیں کہ اُن کے والد (ابی)، آگ میں ہیں۔ تو پھر آپ لوگوں کو کیا شک ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں والد کا تعلق جوڑنے کے لیے، عربی زبان کے 2 لفظ استعمال ہوئے ہیں، وہ 2 الفاظ یہ ہیں۔ ابی اور آباک ہے۔

قرآن پاک سے ثبوت: اب ہم قرآن پاک سے ہی ثابت کریں گے کہ لفظ "ابی" عربی میں صرف والدِ حقیقی کے لیے ہی استعمال نہیں ہوتا بلکہ یہ لفظ (چچا، تایا) کے الفاظ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن کے پہلے سپارے کے آخری رکوع میں یہ واقعہ درج ہے۔ کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام دُنیا سے تشریف لے جانے لگے تو آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور اُن سے پوچھا کے میرے فوت ہونے کے بعد تم کس دین پر قائم رہو گے، تو وہاں پر اُن کے بیٹوں نے لفظ "ابی" کی جمع "اٰبَآیکِ" استعمال کیا اور اس لفظ کے ساتھ تعلق جوڑا سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا، جو کہ دادا جان ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے، اور اس کے بعد تعلق جوڑا حضرت اسماعیل علیہ السلام کا، جو کہ چچا جان ہیں حضرت یعقوب علیہ السلام کے، اور آخر میں تعلق جوڑا حضرت اسحاق علیہ السلام کا، جو کہ والدِ حقیقی ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے، اس واقعہ سے پتہ چلا کہ لفظ "ابی" (دادا جان، چچا) اور والد حقیقی سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سوال نمبر 42: رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے، یا بغیر رفع یدین کے نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے ؟

جواب: اصل میں، اللہ تعالٰی کی مہربانی سے اسلام میں بہت وُسعت اور آسانی ہے، مگر کئی مولوی حضرات لوگوں تک آسانی پہنچنے ہی نہیں دیتے۔ اصل بات یہ ہے کہ حدیث پاک سے رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھنا بھی ثابت ہے اور بغیر رفع یدین کے نماز پڑھنا بھی ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ بغیر رفع یدین کے نماز پڑھتے تھے، اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ رفع یدین کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ اسی طرح اونچی آواز

سے بھی آمین پڑھنا جائز ہے اور ہلکی آواز میں بھی آمین پڑھنا جائز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ نماز میں ہلکی آواز میں آمین پڑھتے تھے، اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نماز میں بلند آواز سے آمین پڑھتے تھے۔

نوٹ: جو مولوی حضرات، کہیں کہ رفع یدین منسوخ ہو گیا ہے، اُن مولوی حضرات سے پوچھیں کہ پھر آپ کے بڑے پیر صاحب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، کیوں رفع یدین سے نماز پڑھتے تھے، اور نماز میں اونچی آواز میں آمین کیوں کہتے تھے؟ لہذا، لوگوں پر بلاوجہ، تنقید کرنا چھوڑ دیں۔ دین آسان ہے اور اس کو آسان ہی رہنے دیں۔ لوگوں کو اپنے فتوں کی بنیاد پر دین سے دور مت کریں۔

حدیث پاک: مشہور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟ تو انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ ترمذی-257

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، اسی طرح جب رکوع کے لیے «اللہ اکبر» کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے (رفع یدین کرتے) اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے «سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد» کہتے تھے۔ سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ صحیح بخاری-735

حدیث پاک: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے اور ساتھ ہی رفع یدین کرتے۔ اسی طرح جب وہ رکوع کرتے تب اور جب «سمع اللہ لمن حمدہ» کہتے تب بھی (رفع یدین کرتے) دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب قعدہ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔ آپ نے اس فعل کو نبی کریم ﷺ تک پہنچایا۔ (کہ نبی کریم ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔) صحیح بخاری-739

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر43:   آخر داڑھی، دیگر سنتِ موکدہ سے زیادہ اہم کس طرح ہے؟   آخر داڑھی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟   کیا چھوٹی داڑھی رکھنا اسلام میں جائز ہے؟

داڑھی رکھنا، دیگر سنتِ موکدہ سے زیادہ اہم اس لئے ہے، کیونکہ، اس سنتِ موکدہ کا نبی پاکﷺ نے باقاعدہ حکم بھی دیا ہے۔ لہذا، داڑھی، خواہ چھوٹی رکھیں، یا بڑی رکھیں، مگر رکھیں ضرور۔ تاکہ نبی پاکﷺ کے حکم پر عمل ہو سکے۔

حدیث پاک 1: ”تم مشرکین کے خلاف کرو، داڑھی چھوڑ دو اور مونچھیں کتر واؤ۔“ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی (ہاتھ سے) پکڑ لیتے اور (مٹھی) سے جو بال زیادہ ہوتے انہیں کتر وا دیتے۔

بخاری شریف، 5892

آقا کریم ﷺ کے فرمان میں داڑھی رکھنے کا حکم تو ہے، مگر داڑھی رکھنے کی کسی بھی مقدار کا حکم نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فقط اتنی داڑھی رکھنے کا حکم دیا جس سے داڑھی منڈوانے والے کی مخالفت ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام صحابہ اکرام اپنی اپنی پسند کے مطابق داڑھی رکھتے تھے۔ ایک مشت داڑھی رکھنے کا تو حکم ہی نہیں دیا، وعید سنانا تو بہت دور کی بات ہے۔۔ ثابت ہوا کہ داڑھی کی مقدار سنت غیر موقعدہ ہے اس کی کوئی حد مقرر نہیں۔ چھوٹی اور بڑی، دونوں ہی طرح کی ڈاڑھی رکھنا اسلام میں جائز ہیں۔ چھوٹی اور بڑی داڑھی، دونوں ہی کو، حدیث پاک، سے، بالکل ثابت کیا جا سکتا ہے۔ چھوٹی داڑھی بھی بڑھی داڑھی کی طرح، جائز ہے، اسی لیئے تو، علماء کرام کی ایک بہت بڑی تعداد چھوٹی داڑھی کی قائل ہے۔ لہذا، داڑھی، خواہ چھوٹی رکھیں، یا بڑی رکھیں، مگر رکھیں ضرور۔ تاکہ نبی پاک ﷺ کے حکم پر عمل ہو سکے۔

دیگر سُنت موکدہ کی چند مثالیں 1: تنہائی میں تراویح پڑھنا۔ (کیونکہ نبی پاک ﷺ، نے ہمیشہ اکیلے نمازِ تراویح ادا فرمائی۔ (نبی پاک ﷺ نے صرف تین دن جماعت کے ساتھ تراویح پڑھائی، باقی تمام عمر اکیلے ہی نمازِ تراویح ادا فرمائی)، بلکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہُ کے دورِ خلافت میں بھی اکیلے اکیلے ہی نماز تراویح ادا کی جاتی تھی۔ 2۔ فجر کی دو سُنتیں، اور دیگر نمازوں کی سُنت موکدہ ادا کرنا۔ 3۔ ہر نماز سے پہلے مسواک کرنا (کیونکہ

نبی پاک ﷺ ہر نماز سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔ **4۔** پیر کا روزہ رکھنا۔(کیونکہ نبی پاک ﷺ پیر کا روزہ رکھتے تھے ۔

حدیث پاک 2: حضرت علی رضی اللہ تعالی عنھو، اپنی داڑھی کو چہرے کے قریب سے داڑھی کاٹتے تھے۔"

المصنف ابن أبي شيبة، ٥:٢٢٥، رقم: ٢٥٤٨٠،

مکتبۃ الرشد الریاض، اس روایت کو امام ابی شیبہ، امام محمد بن عبد البر، امام زید سمیت عالم عرب کے سینکڑوں محدثین نے کتابوں کی زینت بنایا جب کہ پاکستان میں بھی بہت سارے محدثین مفتی عبدالقیوم ہزاروی، مفتی یوسف وغیرہ نے نقل کیا !

حدیث پاک 3: حضرت ابو الھلال رضی اللہ تعالی عنھو، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنھو اور حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالی عنھو، سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ داڑھی کو چھوٹا رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(کتاب المصنف ابن أبي شيبة حدیث ٢٥٤٨٠)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مسلک حنفی یوں بیان کرتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ روایت کرتے ہیں کہ داڑھی کو چھوٹا رکھنے میں کوئی حرج نہیں بشر طیکہ مشرکین (داڑھی منڈوانے والے) کی مخالفت ہو۔

(امام ابو یوسف یعقوب بن ابراھیم متوفی ٥١٥٠، کتاب الآثار ٢٣٤)

چھوٹی داڑھی بھی بڑھی داڑھی کی طرح، جائز ہے، اسی لیئے تو، علماء کرام کی ایک بہت بڑی تعداد چھوٹی داڑھی کی قائل ہے۔ پیر ثاقب شامی صاحب، مفتی اعظم مصر جناب احمد الطیب صاحب، محدث اعظم شام، مولانا طاہر القادری صاحب، پیر صاحب پاکپتن شریف، پیر صاحب سندر شریف "بلکہ "مصر، شام، لبنان، یمن اور عرب شریف کے علماء کی ایک بہت بڑی تعداد بھی اسی بات کی قائل ہے، کہ، چھوٹی داڑھی بھی بالکل جائز ہے، اور بڑی داڑھی بھی جائز ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 44: فرض نماز ادا کرنے سے کام تو چل سکتا ہے، مگر اگر اللہ تعالیٰ کی خصوصی محبت چاہیئے تو سنتیں اور نوافل بھی باقاعدگی سے پڑھنے ہوں گے۔ کیونکہ۔۔۔

فرض عبادت تو ہر حال میں کرنی ہی ہے۔ فرض عبادات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کے اس حد تک قریب ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس بندے سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ اور رب تعالیٰ اُس بندے کے کان ، ہاتھ اور آنکھیں تک بن جاتا ہے۔ فرض عبادت تو ایک ڈیوٹی ہے جو ہر حال میں کرنی ہی ہے، جب کہ ، نفلی عبادات ڈیوٹی سے زیادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ قدرتی بات ہے جو انسان ڈیوٹی سے زیادہ کرے گا وہ اپنے رب کا خاص پیارا تو ضرور بنے گا۔

ثبوت کے لیے حدیث مبارکہ: کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت رکھی میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کروں گا، میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ احکام کی بجاآوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سُنتا ہے، اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہیے تو میں اُسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔ (صحیح البخاری، رقم الحدیث: ٦٥٠٢)

نماز کی ادائیگی صرف فرائض نماز پڑھنے سے بھی ادا ہو جائے گی اور انسان انشااللہ تعالیٰ نماز نہ ادا کرنے کے گناہ عظیم سے بچ بھی جائے گا۔ **لیکن**، کوشش کرنی چاہیے کہ کم از کم فرائض کے ساتھ سُنت موکدہ اور واجب کا اہتمام تو ضرور کیا جائے لیکن جو انسان صرف فرض نماز ہی پڑھ لے اُس کو طعنے نہ ماریں جائیں۔

(ثبوت کے لئے پڑھیں، حدیث پاک - صحیح بخاری 46 اور 1397)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سُنت موکدہ سے مراد وہ سُنت ہے جو نبی پاک ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑی۔ لیکن اگر کوئی انسان سُنت موکدہ نہ پڑھ سکے اور صرف فرائض ہی پڑھ لے تو اُس صورت میں بھی نماز اُس کی ادا ہو جائے گی۔ لیکن جو انسان فرض کے ساتھ ساتھ سُنت موکدہ، سُنت غیر موکدہ، واجب اور نفل، سب ادا کرے گا تو انشاءاللہ تعالیٰ مزید اجر عظیم اللہ تعالیٰ اُسے عنایت فرمائے گا۔

سُنت موکدہ کی چند مثالیں 1۔ پیر کا روزہ رکھنا۔ (کیونکہ نبی پاک ﷺ پیر کا روزہ رکھتے تھے) 2۔ ہر نماز سے پہلے مسواک کرنا (کیونکہ نبی پاک ﷺ ہر نماز سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔ 3۔ تنہائی میں تراویح پڑھنا۔ (کیونکہ نبی پاک ﷺ، نے ہمیشہ اکیلے نمازِ تراویح ادا فرمائی۔ (نبی پاک ﷺ نے صرف تین دن جماعت کے ساتھ تراویح پڑھائی، باقی تمام عمر اکیلے ہی نمازِ تراویح ادا فرمائی)، بلکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دورِ خلافت میں بھی اکیلے اکیلے ہی نماز تراویح ادا کی جاتی تھی۔ 4۔ فجر کی دو سُنتیں، اور دیگر نمازوں کی سُنت موکدہ ادا کرنا۔ 5۔ مرد کا چہرے پر داڑھی رکھنا۔

حدیث پاک: ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ، کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلائیے جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر' اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا' فرض نماز قائم کر' فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' ان عملوں پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا تو نبی کریم ﷺ، نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ صحیح البخاری-1397

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 45: کیا سفر میں صرف دو فرض پڑھ لینا کافی ہے؟ کیونکہ، کچھ علماء کرام، کہتے ہیں کہ، سفر میں بھی سنتیں پڑھنی چاہیں۔ مگر فرض آدھے کرلو۔آخر، قصر (سفر) نماز، ہے کتنی؟ قصر نماز کے لئے کتنے دن کا سفر ضروری ہے۔

جواب: سفر کے دوران تمام کی تمام 5 نمازوں میں، صرف 2 رکعت نماز فرض پڑھ لینا کافی ہے۔عشاء میں 2 فرض پڑھ لیں۔ مگر مغرب میں 3 فرض کا آدھا ممکن نہیں ہے، لہذا مغرب میں صرف 3 فرض پڑھ لیں۔اور عشاء میں دو فرض اور وتر بھی پڑھیں۔

حدیث پاک: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھو، فرماتے ہیں، کہ، میں رسول اللہ ﷺ، کی صحبت میں رہا ہوں، آپ ﷺ، سفر میں دو رکعت (فرض) سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالی عنھو بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ صحیح البخاری-1102

حدیث پاک: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنھو فرماتے ہیں، کہ، ہم مکہ کے ارادہ سے مدینہ سے نکلے تو برابر نبی کریم ﷺ دو، دو رکعت پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ کا مکہ میں کچھ دن قیام بھی رہا تھا؟ تو اس کا جواب انس رضی اللہ تعالی عنھو نے یہ دیا کہ دس دن تک ہم وہاں ٹھہرے تھے۔ صحیح البخاری-1081

نبی کریم ﷺ، سفر میں بھی وتر نماز ادا فرماتے تھے، لہذا سفر میں بھی وتر نماز ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

حدیث پاک: (سفر میں وتر نماز) میں (حضرت سعید رضی اللہ تعالی عنھو)، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا۔سعید نے کہا کہ جب راستے میں مجھے طلوع فجر کا خطرہ ہوا تو سواری سے اتر کر میں نے وتر پڑھ لیا اور پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جا ملا۔آپ نے پوچھا کہ کہاں رک گئے تھے؟ میں نے کہا کہ اب صبح کا وقت ہونے ہی والا تھا اس لیے میں سواری سے اتر کر وتر پڑھنے لگا۔اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

تمہارے لیے نبی کریم ﷺ کا عمل اچھا نمونہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں بیشک ہے۔آپ نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ تو اونٹ ہی پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ صحیح بخاری-999

انیس دن تک قصر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

حدیث پاک: (قصر نماز کے ایام) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھو فرماتے ہیں، کہ، نبی کریم ﷺ (مکہ میں فتح مکہ کے موقع پر) انیس دن ٹھہرے اور برابر قصر کرتے رہے۔اس لیے انیس دن کے سفر میں ہم بھی قصر کرتے رہتے ہیں اور اس سے اگر زیادہ ہو جائے تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔ صحیح بخاری۔1080

اہم بات: یاد رکھیں، کہ، واضح حدیث پاک، کے مقابلے پر کبھی اپنے علماء کے فتوے مت پیش کیا کریں۔ علماء کرام کا ادب اپنی جگہ پر، مگر حدیث پاک، کے سامنے علماء کرام کے فتوے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

سوال 46: جمعہ کی نماز کی کتنی رکعتیں پڑھنی چاہیے؟ نبی پاک ﷺ سے جمعہ کی نماز کی کتنی رکعتیں پڑھنا ثابت ہیں۔؟

خلاصہ: 2 رکعت نماز پہلے ادا کریں۔اس کے بعد 2 رکعت امام کے پیچھے فرض ادا کریں۔اس کے بعد گھر جا کر 2 رکعت ادا کریں (اگر آپ گھر نہیں جا سکتے اور مسجد میں ہی ہیں تو پھر آپ کو مسجد میں ہی 4 رکعت نماز ادا کرنی چاہیے) کیونکہ نبی پاک ﷺ اگر فرض نماز ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لے جاتے تو آپ گھر جا کر 2 رکعت نماز ادا فرماتے تھے اور اگر مسجد میں ہی کچھ دیر قیام فرماتے تو ایسی صورت میں 4 رکعت ادا فرماتے تھے۔

نوٹ: اس کے بعد اگر کوئی اپنی مرضی اور خوشی سے نفلی نماز پڑھنا چاہے تو جتنا دل چاہے پڑھ لیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت، اس کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے اور عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں جب گھر واپس ہوتے تب پڑھا کرتے تھے۔

صحیح البخاری- 937

مگر مسلم شریف کی حدیث پاک سے یہ بھی ثابت ہے کہ نبی پاک ﷺ کئی بار نماز جمعہ کے 2 فرض کے بعد مسجد میں ہی 4 رکعت نماز بھی ادا فرما لیتے تھے۔

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنھو، سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔" سنن ابنِ ماجہ- 1012

اپنے پیر صاحب کے بتائے ہوئے طریقے، وظیفہ، پر تو کئی لوگ ہر حال میں عمل کرتے ہیں۔ خواہ وہ طریقہ قرآن و حدیث سے ثابت ہو یا نہ ہو۔ ہم یہ نہیں، کہہ رہے، کہ پیر صاحب کا بتایا ہوا طریقہ یا وظیفہ، غلط یا ناجائز ہے۔ مگر، وہ طریقہ یا وظیفہ، زیادہ سے زیادہ، شاید جائز یا مستحب ہی قرار دیا جا سکتا ہو، مگر ہم میں سے کتنے لوگ نبی کریم ﷺ، کے اس حکم اور طریقے، پر ہمیشہ عمل کرتے ہیں؟ شاید کم ہی ہوں گے۔

جمعہ کی نماز میں 2 رکعت نماز تحیۃ المسجد کے ادا کرنے ہونگے اور اس کے بعد 2 رکعت فرض نماز امام کے پیچھے ادا کرنے ہونگے، اور 2 رکعت نماز گھر، جا کر ادا کریں، لیکن اگر آپ فرض نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں بقایا نماز ادا کرتے ہیں تو اس صورت میں آپ کو مسجد میں 4 رکعتیں ادا کرنا ہو نگی۔ اگر اس کے بعد آپ کے پاس وقت ہے تو آپ بے شک 10،20،30 جتنی چاہیں رکعتیں ادا کریں۔ لیکن جب امام خطبہ شروع کر دے تو آپ خاموشی سے بیٹھ جائیں اور نماز پڑھنا چھوڑ دیں۔ اگر آپ مسجد میں دیر سے آئے ہیں، اور امام خطبہ دے رہا ہو تو ایسی صورت میں آپ فوراً 2 رکعت نماز تحیۃ المسجد ضرور ادا کریں۔ اور اُس کے بعد خاموشی سے خطبہ سُنیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 47: کیا کافر کے جنازے کا بھی احترام کرنا چاہیے؟ کیا دوسرے فرقہ کے علماء، کا اختلافات کے باوجود بھی ادب کرنا چاہیے۔؟

ہمارے مذہب اسلام میں تو اخلاق کا وہ اعلیٰ ترین درس دیا گیا ہے، کہ جہاں کافر کے جنازے کا بھی احترام کرنا سکھایا گیا ہے۔ مگر ہمارے اکثر، کٹر اور شدت پسند مولوی تو زندہ مسلمانوں کا تک احترام نہیں کر سکتے۔ جنازے کا احترام، اور وہ بھی کافر کے جنازے کا احترام، وہ تو ان کٹر مولویوں کے لیئے، انتہائی مشکل بات ہے۔

حدیث پاک: حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما، قادسیہ میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو یہ دونوں بزرگ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے (جو کافر ہیں) اس پر انہوں نے فرمایا، کہ نبی کریم ﷺ، کے پاس سے اسی طرح سے ایک جنازہ گزرا تھا۔ آپ ﷺ، اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ ﷺ، نے فرمایا کیا یہودی کی جان نہیں ہے؟ صحیح البخاری-1312

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو علماء اور پیر صاحبان کی اندھی تقلید سے بچا کر رکھیں۔ فرعون سے بڑھ کر بد بخت اور خبیث کون ہو گا؟ مگر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا، تو ان کو بھی فرعون سے نرم لہجے میں بات کرنے حکم دیا۔

فرمان الٰہی: اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے۔ سورہ طہ، آیت نمبر-44

یعنی معلوم ہوا، کہ بد ترین دشمن سے بھی اخلاق سے اور حکمت سے بات کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ بے حیاء، اور بدزبان سے نفرت کرتا ہے" لہذا، اپنے اخلاق اچھے کر لیں۔ اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔

حدیث پاک: "قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاق حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہو گی اور اللہ تعالیٰ بے حیاء، بدزبان سے نفرت کرتا ہے"۔ ترمذی-2002

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 48: کیا صحابہ کرام، کے درمیان بھی درجات اور مراتب میں فرق ہے۔؟

صحابہ کرام، کے درمیان بھی درجات اور مراتب، میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ بلکہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنھو، جیسے عظیم صحابی، کا مقابلہ بھی حضرت عبدل رحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنھو، کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ، حضرت عبدل رحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنھو، نبی محترم ﷺ، کے شروع کے ساتھیوں میں سے ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں، اور غزوہ بدر میں بھی نبی محترم ﷺ، کے ساتھ تھے۔

حدیث پاک: حضرت خالد بن ولید اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کوئی مناقشہ تھا، حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو برا کہا: تو رسول اللہ ﷺ، نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین میں سے کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ تم میں سے کسی شخص نے اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کیا تو وہ ان میں سے کسی کے دیے ہوئے ایک مد کے برابر بلکہ اس کے آدھے کے برابر بھی (اجر) نہیں پاسکتا۔ صحیح مسلم-6488

قرانِ پاک سے ثبوت: تمھیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے؟ دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک (تنہا) اللہ ہی ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور قتال کیا ہے وہ (دوسروں کے) برابر نہیں بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں، جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے، ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔

(سورۃ الحدید، آیت نمبر ۱۰)

اہم بات: اگر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنھو، حضرت عبدل رحمان بن عوف رضی اللہ تعالی عنھو، کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے، تو پھر، خلفائے راشدین کا مقام کیا ہو گا؟ اصول یہ ہے کہ، جس صحابی نے جتنا جلدی اسلام قبول کیا، اور نبی محترم ﷺ، کا جتنا زیادہ قرب حاصل کیا، وہ صحابی اتنے ہی زیادہ مرتبہ والے ہوں گے۔ سبحان اللہ اس حدیث پاک،

سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے، کہ ہم جیسے مسلمانوں کی کیا اوقات ہے۔ یہ تو بس اللہ تعالی کا کرم ہے، وہ اپنے حبیب پاک ﷺ، کے طفیل ہم عاجز اور گنہگاوں پر بھی اپنا اتنا کرم فرماتا ہے۔

سوال 49: نمازِ تراویح کس طرح نفلی نماز ہے؟ کیا ہم ثابت کر سکتے ہیں، کہ، تراویح اکیلے پڑھنا زیادہ افضل ہے۔؟ کیا ہم حدیث پاک سے ثابت کر سکتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہو نے گیارہ تراویح (3+8) کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ صرف 20 تراویح پڑھنا ہی درست ہے۔

اسلام میں بہت وسعت اور آسانی ہے۔ مگر کچھ لوگ، لوگوں تک وہ آسانیاں پہنچنے نہیں دیتے۔ نمازِ تراویح پڑھنا، فرض نہیں ہے۔ اگر کوئی انسان پڑھے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اجر عظیم حاصل کرلے گا۔ مگر نمازِ تراویح، نہ پڑھنے والے کو، گناہ گار نہیں کہا جا سکتا ہے۔

نبی پاک ﷺ کے اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے زمانے میں نماز کے لئے صرف فرض اور نفل نماز کے الفاظ ادا کئے جاتے تھے۔ بخاری شریف، مسلم شریف، اور حدیثِ پاک کی دیگر مستند ترین کتب، صحاح ستہ، میں ایک جگہ بھی، سنتِ موکدہ اور سنتِ غیر موکدہ کے الفاظ نہیں پائے جائیں گے۔ بعد میں آنے والے علماء نے سنتِ موکدہ اور سنتِ غیر موکدہ کے دو نئے الفاظ ایجاد کر لئے۔ وہ نفل جو نبی پاک ﷺ نے بہت باقاعدگی سے ادا فرمائے، اُن نوافل کو بعد میں آنے والے علماء کرام نے، سنتِ موکدہ کا نام دے دیا۔ مثلاً فجر کی دو سنتیں، مغرب کی دو سنتیں۔ بعد کے علماء نے اپنی طرف سے نیک نیتی اور عوام کی آسانی کے لئے سنتِ موکدہ اور غیر موکدہ کے الفاظ ایجاد کئے۔ اس میں کوئی ہرج بھی نہیں ہے۔

لہذا جب ثابت ہو گیا کہ، سنتِ موکدہ اصل میں وہ نفلی نماز ہے جو نبی پاک ﷺ نے باقاعدگی سے ادا فرمائی ہے۔ تو لہذا نمازِ تراویح، فرض نماز تو ہے نہیں، کیونکہ فرض نمازِ تو دن میں صرف پانچ ہیں۔ تو پھر نماز تراویح وہ نفلی نماز ہے،

جس کو نبی پاک ﷺ تنہائی میں، مگر باقاعدگی سے ادا فرماتے تھے۔اس لئے کئی علماء نمازِ تراویح کو سنتِ موکدہ کہہ دیتے ہیں۔ مگراصل میں نمازِ تراویح، ہے نفلی نماز ہی۔

تراویح اکیلے پڑھنا زیادہ افضل اس لئے ہے، کیونکہ ، نبی پاک ﷺ تراویح اکیلے ہی ادا فرماتے تھے،(نبی پاک ﷺ نے صرف تین دن جماعت کے ساتھ تراویح پڑھائی، باقی تمام عمر اکیلے ہی نمازِ تراویح ادا فرمائی)، بلکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دورِ خلافت میں بھی اکیلے اکیلے ہی نماز تراویح ادا کی جاتی تھی۔ تراویح ایک نفلی نماز ہے،اوراس کی جماعت کا آغاز حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ، کے دور میں ہوا۔ لہذا تراویح جماعت کے ساتھ بھی پڑھی جاسکتی ہے اور اکیلے بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

احادیث پاک کی زیادہ مستند کتابوں سے 20 رکعت تراویح ثابت نہیں کی جاسکتی۔ صحاع ستہ کی 6 کی 6 کتابوں میں ایک روایت بھی 20 رکعت تراویح کی نہیں ہے۔ جبکہ صحاح ستہ کی سب سے اہم ترین کتاب بخاری شریف، اور حدیث پاک کی سب سے پہلی باقاعدہ کتاب موطاامام مالک سے آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت ضرور ملتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ حدیث پاک کی زیادہ مستند کتابوں سے آٹھ رکعت تراویح کا ہی ثبوت ملتا ہے لیکن دیگر کتب حدیث سے 20، 40اور 40 سے زائد تراویح پڑھنے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ لہذا آٹھ تراویح پڑھنا، یا 20 تراویح پڑھنا، یا 40 یا 40 سے زائد تراویح پڑھنا سب جائز بھی ہے اور ثابت بھی ہے۔

حدیث پاک نمبر 1: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنھو، نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنھو اور حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنھو کو 11 رکعتیں پڑھانے کا حکم دیا۔ راوی مزید فرماتے ہیں کہ، امام ایک رکعت میں 100، 100 آیات کی تلاوت کرتا تھا اور ہم لوگ لکڑی کے سہارے کھڑے رہتے تھے اور فجر کی نماز کے قریب ہی نماز سے فارغ ہوتے تھے۔ (باب قیام رمضان۔ موطاامام مالک، حدیث پاک 253)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

حدیث پاک نمبر2: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سے پوچھا گیا، کہ، رسول اللہ ﷺ (تراویح یا تہجد کی نماز) رمضان میں کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ رمضان ہو یا کوئی اور مہینہ آپ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ پہلی چار رکعت پڑھتے، تم ان کے حسن وخوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے، ان کے بھی حسن وخوبی اور طول کا حال نہ پوچھو، آخر میں تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔ میں نے ایک بار پوچھا، یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (صحیح بخاری، 2013)(باب، رمضان میں قیام الیل)

سُنّت موکدہ کی چند مثالیں : **1:** پیر کا روزہ رکھنا۔ (کیونکہ نبی پاک ﷺ پیر کا روزہ رکھتے تھے)

2۔ ہر نماز سے پہلے مسواک کرنا (کیونکہ نبی پاک ﷺ ہر نماز سے پہلے مسواک فرماتے تھے **3۔** تنہائی میں تراویح پڑھنا۔ (کیونکہ نبی پاک ﷺ، نے ہمیشہ اکیلے نمازِ تراویح ادا فرمائی۔ (نبی پاک ﷺ نے صرف تین دن جماعت کے ساتھ تراویح پڑھائی، باقی تمام عمر اکیلے ہی نمازِ تراویح ادا فرمائی)، بلکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دورِ خلافت میں بھی اکیلے اکیلے ہی نماز تراویح ادا کی جاتی تھی۔ **4۔** فجر کی دو سُنّتیں، اور دیگر نمازوں کی سُنّت موکدہ ادا کرنا۔ **5۔** مرد کا چہرے پر داڑھی رکھنا۔

لہذا کوشش کرنی چاہیے کہ کم از کم فرائض کے ساتھ سُنّت موکدہ اور واجب کا اہتمام تو ضرور کیا جائے لیکن جو انسان صرف فرض نماز ہی پڑھ لے اُس کو طعنے نہ مارے جائیں

حدیث پاک: ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ، کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلایئے جس پر اگر میں ہمیشگی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کر‘ اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا‘ فرض نماز قائم کر‘ فرض زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ

میں میری جان ہے' ان عملوں پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا تو نبی کریم ﷺ، نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ صحیح البخاری-1397

سوال 50: قرآن پاک سے ثبوت کہ، زکوۃ ہسپتالوں، دینی مدرسوں، فلاحی اداروں اور مساجد کو بھی دی جاسکتی ہے، لیکن افضل یہ کہ اپنے قریبی رشتہ داروں اور جاننے والوں کو دی جائے۔ کیونکہ۔۔

غریب رشتہ داروں اور جان پہچان والوں کا حق زیادہ ہوتا ہے۔ کوشش کریں، کہ، سب سے پہلے زکوۃ اپنے رشتہ داروں، یا جاننے والوں کو ہی دیا کریں۔ اس کے بعد، مساجد، دینی مدارس، ایدھی سینٹر، ہسپتالوں، یتیم خانے، لائبریری (رفاع عامہ کے دیگر کام)، وغیرہ کو بھی زکوۃ دی جاسکتی ہے۔ کیونکہ یہ تمام کام بھی فی سبیل اللہ کے تحت آتے ہیں-اور قرآن کریم میں واضح طور زکوۃ کے مصارف میں ایک مصرف "فی سبیل اللہ لکھا ہوا ہے۔

(سورۃ التوبہ، آیت نمبر 60)۔

زکوۃ دینے کے لیئے یہ لازم نہیں ہے، کہ، جس کو زکوۃ دی جارہی ہے، وہ انتہائی غریب ہو یا شرعی فقیر ہو، تب ہی اس کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔ قرآن پاک میں زکوۃ کے مصارف میں فی سبیل اللہ (یعنی راہ خدا میں)، کا ذکر فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس کی حد کو بہت بڑھا دیا ہے۔ لہذا کھلے دل سے جہاں مناسب سمجھیں زکوۃ ادا کر دیں۔

سوال 51: قرآن وحدیث، سے ثبوت کہ، معراج یا اس کے علاوہ بھی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ، نے اللہ تعالیٰ کو کبھی بھی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے۔

فرمان الٰہی: نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے اور وہ بھید جاننے والا خبردار ہے۔ سورت الانعام، آیت نمبر 103

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اس معاملے، میں، اب، نبی کریم ﷺ، کا اپنا بیان بھی پڑھ لیں

حدیث پاک نمبر 1: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ،: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ آپ نے جواب دیا: ”وہ نور ہے، میں اسے کہاں سے دیکھوں!“ صحیح مسلم-443

حدیث پاک نمبر 2: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تین چیزیں ہیں جس نے ان میں سے کوئی بات کہی، اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا بہتان باندھا۔ جو شخص بھی تم میں سے یہ تین باتیں بیان کرے وہ جھوٹا ہے۔

1:: جو شخص یہ کہتا ہو کہ محمد ﷺ نے شب معراج میں اپنے رب کو دیکھا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے آیت: لاتدرکہ الابصار وھویدرک الابصار وھواللطیف الخبیر: سے لے کر من وراء حجاب تک کی تلاوت کی اور کہا کہ کسی انسان کے لیے ممکن نہیں کہ اللہ سے بات کرے سوا اس کے کہ وحی کے ذریعہ ہو یا پھر پردے کے پیچھے سے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس امت میں سب سے پہلی ہوں جس نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ یقیناً جبریل علیہ السلام ہیں، میں انہیں اس شکل میں، جس میں پیدا کیے گئے، دو دفعہ کے علاوہ کبھی نہیں دیکھا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا، مگر جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں 2 بار دیکھا ہے)

2:: اور جو شخص تم سے کہے کہ نبی کریم ﷺ آنے والے کل کی بات جانتے تھے وہ بھی جھوٹا ہے۔ اس کے لیے انہوں نے آیت «وماتدری نفس ماذاتکسب غدا» یعنی ”اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا۔“ کی تلاوت فرمائی۔

3:: اور جو شخص تم میں سے کہے کہ نبی کریم ﷺ نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی تھی وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی **«یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک»** یعنی اے رسول! پہنچا دیجئیے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے۔ ہاں نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔ صحیح بخاری-4855 (جز) صحیح مسلم-439 (جز)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال نمبر 52: آخرآج کے دور میں کیسے معلوم ہو سکتا ہے، کہ، کون سے علماء کرام کو سننا چاہیئے اور کن کو نہیں سننا چاہیئے؟

جو علماء آپ کو کہیں، کہ، قرآن وحدیث، ترجمہ کے ساتھ مت پڑھو، کیونکہ ہر کوئی قرآن وحدیث کو سمجھ نہیں سکتا، اور ایسے علماء کو مت سنیں۔ کیونکہ قرآن مجید، تو تمام انسانوں کے لیے ہے، اور اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، یہ تو نور ہدایت ہے، لہذا اس کو ضرور ترجمہ کے ساتھ پڑھیں، تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے، کہ آپ کا رب آپ سے کیا چاہتا ہے۔ اسی طرح، حدیث پاک بھی ترجمہ کے ساتھ ضرور پڑھیں، کیونکہ قرآن مجید کی بہترین تشریح، حدیث پاک سے ہی ہو سکتی ہے۔

جن علماء کا محور، اپنے پیر صاحبان ہوں، اور وہ علماء قرآن وحدیث، سے زیادہ بزرگوں سے وابستہ، واقعات ہی سناتے رہیں، اور اپنے موقف کو قرآن وحدیث کے ثابت نہ کر سکیں، ایسے علماء سے دور رہیں۔ جو علماء آپ کو شخصیت پرستی، اور اپنے پیر صاحب کی طرف مائل کریں، ایسے علماء سے دور رہیں۔ اور جن علماء کا زور قرآن وحدیث، پر ہو ان علماء کرام کو ضرور سنیں۔ کئی علماء جانتے ہیں کہ، ان کا موقف قرآن وحدیث، سے تو ثابت ہو نہیں سکتا، لہذا وہ لوگوں کو کہتے ہیں، کہ صرف اپنے فرقہ کے علماء کو ہی سنا کرو، کیونکہ وہ جانتے ہیں، کہ، اگر لوگوں نے دوسرے علماء کو بھی سننا شروع کر دیا، تو لوگ دوسرے علماء کے قرآن وحدیث سے دلائل سن کر دوسرے علماء کے قریب ہو جائیں گے، لہذا وہ لوگوں کو دوسرے فرقہ کے علماء کو سننے کی اجازت ہی نہیں دیتے۔

جبکہ، جن علماء حق، کو معلوم ہے، کہ، ان کا موقف قرآن وحدیث سے ثابت ہوتا ہے، وہ لوگوں کو اپنے ساتھ چپکے رہنے کا مشورہ نہیں دیتے، بلکہ، وہ علماء حق، لوگوں کو کہتے ہیں کہ، بے شک آپ دوسرے علماء کو بھی سنیں، اور جس کے دلائل قرآن وحدیث سے آپ کو سمجھ آجائیں، ان علماء کو ضرور سنا کریں۔ جو علماء اور دینی جماعتوں، ہر وقت چندے، زکوۃ، اور پیسے اکٹھے کرنے میں ہی لگی رہیں، اور ایسا گمان ہوتا ہو، کہ یہ لوگ دین سے مال کمانے پر لگے ہوئے ہیں، تو بہتر ہے، کہ ایسی علماء اور دینی جماعتوں سے دور رہیں۔ جو علماء حق، آپ کو نہ تو اپنی ذات، یا کسی مخصوص فرقہ

سے چپکے رہنے کا مشورہ دیں، اور نہ ہی آپ سے مالی تعاون کی امید رکھیں، صرف قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنا موقف پیش کر کے الگ ہو جانا بہتر سمجھیں، اور فیصلہ آپ پر چھوڑ دیں، تو ایسے علماء حق کو ضرور سنیں۔

سوال 53: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، جس طرح ڈاکٹر ہی علاج کر سکتا ہے، اور مکینک ہی گاڑی ٹھیک کر سکتا ہے، اسی طرح صرف علماء ہی دین کی تشریح کر سکتے ہیں، آخر کیا کریں؟؟

جب ہم بیمار ہوتے ہیں یا آپریشن کروانا ہوتا ہے، تو ہم 2 یا 3 مختلف ڈاکٹروں سے مشورہ کرتے ہیں، اور پھر اپنی عقل استعمال کرتے ہوئے کسی ایک کا انتخاب کرتے ہیں۔ یعنی فائنل فیصلہ اپنے دماغ کا ہی مانتے ہیں۔ اسی طرح کئی موٹر مکینکس میں سے اپنی گاڑی کس ایک سے ٹھیک کروانی ہے، یہ فیصلہ بھی ہم اپنے دماغ سے ہی کرتے ہیں۔ **اسی طرح کس عالم دین کی تشریح کو ہم نے درست ماننا ہے،** بریلوی، دیوبندی، وہابی یا شیعہ کس کو درست ماننا ہے، یہ فیصلہ بھی اصل میں ہم نے اپنی عقل اور دماغ کے استعمال سے ہی کرنا ہے۔ ہر انسان اپنے علم عقل اور شعور کے مطابق ہی فیصلہ کرتا ہے۔ اسلام دین حق ہے، اسی لیئے ہر سال لاکھوں لوگ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں مسلمان جب دیکھتے ہیں کہ، ان کے فرقہ کے مولوی صاحبان، تو اپنا موقف قرآن و حدیث سے ثابت نہیں کر سکتے، تو وہ لوگ اپنے ماں کا فرقہ چھوڑ کر دوسرے فرقہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

لہذا اگر آپ بھی اسلام کی اصل روح اور سبق کو سمجھنا چاہتے ہیں تو، قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں، اور صحیح حدیث پاک بھی ضرور پڑھیں، ان شاءاللہ تعالیٰ، آپ کا دماغ روشن ہو جائے گا، اور آپ درست اور علماء حق کو پہچاننے کے قابل ہو جائیں گے۔ علماء کرام کی قدر ضرور کریں، مگر پہلے درست علماء کی پہچان کا طریقہ بھی سیکھیں، اور ان کی بنیاد قرآن و حدیث کا ترجمہ خود پڑھنا ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 54: کئی لوگ کہتے ہیں کہ، جب مولا علی، کہنا حدیث پاک سے ثابت ہے، تو اس کا مطلب نکلتا ہے، کہ نبی کریم ﷺ کے بعد جانشینی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیئے ثابت ہوتی ہے۔ آخر یہ موقف قرآن پاک سے کس طرح غلط ثابت ہوتا ہے؟

فرمان الٰہی: "یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اور جبریل اور نیک اہل ایمان آپ ﷺ کے مولیٰ ہیں۔" (سورہ التحریم، آیت نمبر 4)

یہاں ایک ہی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے بھی، فرشتے کے لیے بھی اور خواص اہل ایمان (یعنی نیکوکاروں) کے لیے بھی یہ لفظ استعمال فرمایا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ جبریل امین اور تمام نیکوکار اہل ایمان رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں، اور یہ لقب انہیں خود بارگاہ ایزدی سے عطا ہوا ہے۔

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا: "یا زید أنت مولانا " صحیح بخاری-3730
معلوم ہوا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ہیں۔

حدیث پاک: نیز آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا کہ: "من کنت مولاہ فعلي مولاہ"۔
قرآن پاک اور احادیث کے اس استعمال سے یہ بات تو واضح ہو گئی کہ یہ لفظ خالص عربی ہے۔ اور مختلف مواقع پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے استعمال سے بھی معلوم ہو گیا کہ نیک اور خاص اہل ایمان کے لیے یہ لفظ بطور اعزاز کے استعمال کیا جانا چاہیے۔ اسی استعمال اور برکت کی نسبت سے قدیم زمانہ سے اہل حق علماء نے اصحاب علم کے لیے یہ لفظ بطور احترام منتخب کیا ہے۔

واضح رہے کہ "مولیٰ" فصیح عربی زبان کا لفظ ہے جس کا استعمال قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور کلام عرب میں موجود ہے، علماء عربیت نے اس کے پچاس سے زائد معانی بیان کیے ہیں عام لغات میں بھی اس کے پندرہ سے زائد معانی بآسانی دستیاب ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں مالک، سردار، غلام آزاد کرنے والا، آزاد شدہ، انعام دینے والا، جس

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

کوانعام دیا جائے۔ جہاں تک اس کے سب سے پہلے استعمال کی بات ہے تو خود اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کر کے اپنے، جبریل امین اور نیک مسلمانوں کے لیے یہ لفظ استعمال فرمایا ہے، جیسا کہ اوپر بیان کر دیا گیا ہے - فقط واللہ اعلم

سوال 55: آخر کیا وجہ ہے کہ، کئی 5 وقت کے نمازی اور اعلیٰ تعلیم یافتہ، بلکہ یورپ اور امریکہ کے پڑھے لکھے لوگ بھی یا تو خود دہشت گرد بن جاتے ہیں، یا دہشت گرد مذہبی جماعتوں کو سپورٹ کرتے ہیں۔۔۔ کیوں؟؟

اصل میں کئی لوگوں کے مطابق اسلام کیونکہ اللہ تعالیٰ کا دین برحق ہے، لہذا اس کو طاقت کے زور پر دنیا پر نافذ کرنا انتہائی ضروری ہے۔اور ان میں سے کئی لوگ اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ جو مسلمان ان کی شریعت کی تشریح سے اختلاف کرتے ہیں، تو پھر یہ شدت پسند لوگ اپنے سے مختلف نظریہ اسلام رکھنے والے مسلمانوں پر خودکش حملوں اور مسلمانوں کے قتل عام تک کو جائز قرار دے دیتے ہیں۔

اس سوچ کے مسلمان آپ کو عام مدرسوں سے لے کر پاکستان کی اعلی یونیورسٹیوں بلکہ امریکہ اور یورپ کے اعلی تعلیمی اداروں میں بھی مل جائیں گے۔ دور حاضر میں داعش، القاعدہ، لشکر جھنگوی، TTP اور دیگر کئی جماعتیں اس کی واضح مثال ہیں۔ جو جاہل اور خبیث لوگ آج بھی شیعہ مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں، یا میلاد شریف کی محافل پر خودکش حملے کر مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں، یا مزارات اولیاء اللہ پر خودکش حملہ کر کے مسلمانوں کو شہید کرتے ہیں، یہ درندہ صفت لوگ اپنی طرف سے تو دنیا سے شرک، یا بدعت کا خاتمہ کر رہے ہوتے ہیں، اور ان کی تربیت اس طرح کی جاتی ہے کہ، تم تو ان لوگوں کو قتل کر کے سیدھے جنت میں داخل ہو جاوگے۔ اس سوچ کے لوگوں کے مطابق طالبان تو شہید ہیں، معاذاللہ، لیکن یہ لوگ پاک فوج کے شہداء کو شہید تک تسلیم نہیں کرتے۔ انتہائی ڈھیٹ قسم کے یہ لوگ ہوتے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اصل میں مسلمانوں میں ایک شدت پسندانہ گروہ کی سوچ ہے، کہ دین یا قرآن پاک کی جو تشریح ہم کرتے ہیں وہی درست ہے۔اور جو ہماری تشریح یا ہمارے فلسفہ اسلام کو نہیں مانتا وہ انتہائی قابل نفرت ہے۔اور کئی مواقع پر تو یہ لوگ اپنے سے مختلف اسلام کی تشریح کرنے والے مسلمانوں کا قتل تک جائز سمجھتے ہیں۔ایسے خبیث لوگ کل بھی تھے اور آج بھی ہیں۔اس سوچ کے شدت پسند لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں خوارج کے نام سے موجود تھے۔اور آج بھی مختلف ناموں سے موجود ہیں۔ یہ مسئلہ کوئی آج پیدا نہیں ہوا، بلکہ یہ سینکڑوں سال پہلے شروع ہو چکا تھا۔جب کئی لوگوں نے معاذاللہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان صلح کے کامیاب معاہدے کے بعد معاذاللہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ہی فتوے دینے شروع کر دیئے تھے۔یہ لوگ بعد میں خارجی کہلائے گئے۔جن کو آج ہم خوارج بھی کہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ امت مسلمہ کی اکثریت ان جاہلوں کے عقیدے کو تسلیم نہیں کرتی۔آج بھی مسلمانوں کی اکثریت تسلیم کرتی ہے، کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ صوفیاء کرام کی تبلیغ سے دنیا میں پھیلا ہے۔اور اسلام امن اور محبت کا دین ہے۔لہذا اپنے بچوں کو ایسے لوگوں، اداروں، مدرسوں اور صحبت سے دور رکھیں جو اپنے علاوہ دوسروں کو قابل نفرت سمجھیں اور اپنی دین کی تشریح کے علاوہ کسی دوسرے کے موقف کو برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھیں۔

اور آخر میں ذرا خود بھی کچھ تحقیق کریں، کہ آخر القاعدہ، طالبان، TTP، لشکر جھنگوی، اور اس طرح کی دیگر جماعتوں کا تعلق کن مذہبی جماعتوں، تنظیموں اور لوگوں سے جا کر ملتا ہے۔بس ان لوگوں، تنظیموں اور مذہبی جماعتوں سے اپنے آپ اور اپنے پیاروں کو دور رکھیں۔ ایک کہاوت ہے کہ انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔

.A man is known by the company he keeps

لہذا نظر رکھیں اپنے پیاروں پر۔انسان کو اپنی طرف سے اچھی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔آج بھی مسلمانوں کی اکثریت عراق میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ، ترکی میں مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ،

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بھارت میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ، پاکستان میں حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ، حضرت سلطان باھو رحمت اللہ علیہ اور دیگر اولیاء اللہ کی احسان مند ہے، جنھوں نے محبت اور حکمت سے اسلام کو دنیا بھر میں پھیلایا۔ آگے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی مدد، رہنمائی اور فوری ہدایت عطاء فرمائیں، اور ہم سب کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھیں۔ آمین

سوال 56: اگر نبی کریم ﷺ کے مقدس بالوں کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ شفاء عطاء فرما سکتے ہیں، تو پھر، اگر نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے گی، تو انشاء اللہ تعالیٰ، قبولیت کا امکان بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔

2 صحیح حدیث پاک سے سمجھیں۔

حدیث پاک: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار مدینہ ﷺ کے مقدس بالوں کو ایک شیشی میں رکھ لیا تھا۔ جب کسی انسان کو نظر لگ جاتی یا کوئی مرض ہوتا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی شیشی کو پانی میں ڈبو کر دیتی تھیں اور اس پانی سے شفاء حاصل ہوتی تھی۔ صحیح البخاری 5896

ایک اور ثبوت: بخاری شریف کی صحیح حدیث پاک نمبر 2333 سے معلوم ہوتا ہے، کہ اگر انسان اپنے نیک اعمال کے وسیلہ سے بھی اگر دعا مانگنے تو دعا قبول ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارے نیک اعمال کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو سکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کے کمزور سے نیک اعمال کی لاج رکھ سکتے ہیں، تو قدرتی بات ہے کہ، نبی کریم ﷺ کا وسیلہ تو ہمارے اعمال سے انتہائی اعلیٰ وسیلہ ہے۔ نبی پاک ﷺ سے بڑھ کر تو اللہ تعالیٰ کو کوئی محبوب نہیں، لہذا کوشش کیا کریں کہ نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگا کریں۔ اللہ تعالیٰ سے براہ راست بھی دعا مانگی جا سکتی ہے۔ اور وسیلہ کے ساتھ بھی مانگی جا سکتی ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

دعا: اللہ تعالیٰ، نبی کریم ﷺ کے وسیلہ اور طفیل ہم سمیت تمام مسلمانوں کو فوری ہدایت عطاء فرمائیں اور ہمارے تمام گناہ فوری معاف فرمائیں اور ہم کو ہمیشہ اپنی حفظ وامان اور آفیت میں رکھیں۔ اور ہم سب کو ہمیشہ خوش و خرم اور آباد رکھیں۔ آمین

سوال 57: کئی لوگوں کو اپنے علاوہ دیگر فرقہ کے مسلمانوں پر اکثر اوقات شرک کا شک ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور ان لوگوں کے مطابق اولیاء اللہ کو داتا، غوث، وغیرہ کہنا بھی شرک ہے۔

2 صحیح حدیث پاک سے معاملہ سمجھیں۔

ہمارے معاشرے میں کئی لوگوں کے نام رحمان، رحیم، مالک، غفور ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ تمام تو اللہ تعالیٰ کے براہراست صفاتی نام ہیں۔ اصولاً ہمیں عبدالرحمان، عبدالرحیم، عبدل غفور، عبدل مالک کہنا چاہیئے۔ لیکن ہم لوگ رحمان، یا رحیم نام رکھنے والے انسان پر شرک کا فتوی نہیں لگاتے، جب کہ داتا اور غوث تو اللہ تعالیٰ کے براہراست صفاتی نام تک نہیں ہیں۔ تو پھر شرک کا شک کیوں؟

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ کی قسم میں اپنے حوض کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں، مجھے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور قسم اللہ کی مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں کہ تم شرک کرنے لگو گے۔ میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں دنیاداری میں پڑ کر ایک دوسرے سے رشک و حسد نہ کرنے لگو۔ صحیح بخاری-3596

نوٹ: جب نبی کریم ﷺ کو مسلمانوں پر شرک کا اندیشہ نہیں ہے، تو ہمیں بھی ہر دوسری بات پر اپنے علاوہ دوسرے فرقوں کے مسلمانوں پر شرک اور کفر کے فتوے نہیں لگانے چاہیئے۔ ہاں یہ ضرور ہے، کہ کئی کم علم اور جاہل لوگ مزارات پر جاکر کئی خرافات کرتے ہیں۔ لیکن چند لوگوں کی ان خرافات کو بنیاد بنا کر امت کی اکثریت پر شک کا گمان کرنا انتہائی بڑا ظلم ہے۔ بلکہ جو کم علم اور جاہل لوگ مزارات بھی کئی غیر شرعی کام کرتے ہیں، اگر آپ

ان سے بھی معلوم کریں گے، کہ کائنات کا مالک اور خالق کون ہے، تو وہ بھی کہیں گے ،اللہ تعالیٰ ہے۔اور وہ بھی تسلیم کریں گے کہ یہ صاحب مزار تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے،اور اللہ تعالیٰ کے ہی محتاج ہیں۔اتنا علم تو ایک انتہائی کمزور مسلمان بھی رکھتا ہے۔لہذا شرک کے فتوے لگانے میں احتیاط کریں۔

حدیث پاک: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کافر یا فاسق کہے اور وہ در حقیقت کافر یا فاسق نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا۔ صحیح بخاری-6045

www.fakeer.pk

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

آخر مسلمانوں کے چھوٹے فرقے مثلاً، بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ، کس طرح مسلمانوں کے سب سے بڑے فرقے یا جماعت (صوفیانہ اسلام، صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) سے فرق ہیں؟

جماعت اہل سُنت میں حنفی، مالکی، شافی، اور حنبلی سب کی اکثریت شامل ہے۔ترکی، پاکستان، ملائیشیاء، اردن، شام، انڈونیشیا، بھارت، مصر، اور بنگلہ دیش کے تقریباً 80% سے زیادہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

1 یہ لوگ اختلافات کے باوجود بھی دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل ہیں، کیونکہ یہ صحیح حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ بخاری شریف-695

fakeer.pk

2 یہ لوگ آلاتِ موسیقی کے ساتھ حمد و نعت اور چھوٹی داڑھی رکھنے، دونوں کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ معاملات حدیث پاک سے ثابت ہوتے ہیں۔ صحیح بخاری ۔ 3931 اور صحیح بخاری ۔ 952

یہی وجہ ہے کہ، مسلمانوں کی اکثریت (اہلسنت)، جس میں ترکی، مصر، اردن، شام، یمن، انڈونیشا، ملائیشیا، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش، کے اکثریتی مسلمان شامل ہیں، قوالی، سماع، اور آلات موسیقی کے ساتھ حمد و نعت کے قائل ہیں۔ بلکہ مصر، ترکی، شام اور عرب شریف تو صوفی میوزک بہت عام ہے۔

3 مسلمانوں کی اکثریت (اہلسُنت)، چھوٹی اور بری داڑھی رکھنا دونوں ہی کی قائل ہے۔ کیونکہ چھوٹی داڑھی رکھنا اور بڑی داڑھی رکھنا دونوں حدیث پاک سے ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی اعظم مصر، احمد الطیب صاحب، محدث اعظم شام، پیر ثاقب شامی صاحب، پیر صاحب سندر شریف، طاہر القادری صاحب، مصر، ترکی، یمن، اوردن، شام، اور عرب شریف کے اکثر علماء کرام کی داڑھی چھوٹی ہے۔

4 ان کا عقیدہ ہے، کہ نبی پاک ﷺ کے والدین مسلمان تھے۔ اور نہ صرف مسلمان تھے بلکہ کائنات کی عظیم ترین شخصیات میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ صحیح بخاری ۔ 3557 اور ترمذی ۔ 3608 , 3607

5 یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد کو کافر نہیں مانتے اور ان کا عقیدہ ہے کہ آزر جو کافر تھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا چچا تھا والد نہیں تھا۔ کیونکہ عربی زبان میں لفظ "ابی" صرف حقیقی والد کے لیے ہی استعمال نہیں ہوتا، بلکہ لفظ "ابی" چچا اور دادا وغیرہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ثبوت کے لیے پڑھیں۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 133) مزید ثبوت کے لیے پڑھیں صحیح بخاری 3557 اور ترمذی 3608 , 3607

6 یہ میلاد شریف کو منانا جائز سمجھتے ہیں۔

7 یہ فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے اور ان سے دُعا مانگنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ مگر اولیاء اللہ کے مزارت پر جانے کو، فاتحہ کرنے کو اور اولیاء اللہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے کو جائز ضرور سمجھتے ہیں۔

8 یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کا ادب اپنی جان سے بڑھ کر کرتے ہیں۔

9 ان کی نظر میں مزارات کو شہید کرنا ایک بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے۔

www.fakeer.pk

10 یہ لوگ یزید بدبخت کو ایک بدکار اور ظالم حکمران مانتے ہیں۔

AliMagnus

بابا عرفان الحق صاحب

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب

پیر نصیر الدین نصیر صاحب

مولانا وحید الدین خان صاحب

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب

نعمان علی خان صاحب

جاوید احمد غامدی صاحب

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

یوٹیوب پر ان علماء کرام کے بیانات ضرور سنا کریں۔

ان علمی شخصیات سے بھی کئی باتوں پر اختلاف کیا جا سکتا ہے، لیکن، ان علمی شخصیات، کے یہ 5 بنیادی عقائد، ان کو دیگر کئی علماء سے ممتاز کرتے ہیں۔

- یہ علماء، شخصیت پرستی، اور اندھی تقلید کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اور قرآن و حدیث خود پڑھنے کی تاکید کرتے ہیں۔
- یہ علمی شخصیات، فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے کو جائز نہیں مانتے۔

AliMagnus

- یہ علمی شخصیات، صحابہ کرام پر تنقید نہیں کرتیں، بلکہ تمام صحابہ کرام کا ادب کرتی ہیں۔
- یہ لوگ اس عقیدے کے خلاف ہیں، کہ پیر صاحب، اپنے فوت شدہ مرید کو زندہ کر کے اس کو توبہ کروا سکتے ہیں (معاذ اللہ)۔
- یہ علماء اس عقیدہ کے بھی خلاف ہیں، کہ، پیر صاحب، اپنے مرید کی قبر میں جا کر منکر نکیر، کے سوالات کے جوابات سے جان چھڑوا سکتے ہیں۔ معاذ اللہ۔

fakeer.pk

یہ علماء بھی انسان ہیں، ان کی بھی کئی باتیں غلط ہو سکتی ہیں۔ ان علماء کی بھی اندھی تقلید مت کریں، جو بات ان علماء کی بھی قرآن و حدیث سے غلط ثابت ہو، اس بات کو چھوڑ دیں۔ اور مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔

اسی لیے کہتا ہوں کہ، کسی بھی عالم دین کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ قرآن و حدیث کو خود ترجمہ سے پڑھنا شروع کریں، تاکہ گمراہی سے بچ سکیں، اور صحیح اور غلط علماء میں پہچان کر سکیں۔

www.fakeer.pk

آخر کن علماء کی تقلید کرنی چاہیے؟ جو علماء، آپ کو نہ تو اپنی ذات، یا کسی مخصوص فرقہ سے چپکے رہنے کا مشورہ دیں، اور نہ ہی آپ سے مالی تعاون کی امید رکھیں، صرف قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنا موقف پیش کر کے الگ ہو جانا بہتر سمجھیں، اور فیصلہ آپ پر چھوڑ دیں، تو ایسے علماء، کو ضرور سنیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بہترین روحانی علاج، جو قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ثابت بھی ہوتا ہے۔

ہر قسم کی بیماری، نظر بد، کالا جادو، جنات، آسیب اور دیگر آفات سے محفوظ رہنے اور علاج کا وظیفہ۔

1 بار . درود شریف (نماز والا)

1 بار . الحمد شریف

4 بار . آیت الکرُسی

3 بار . سورۃ الکوثر

3 بار . سورۃ الاخلاص

1 بار . سورۃ الفلق

1 بار . سورۃ الناس

1 بار . درود شریف (نماز والا)

وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر، باوضو ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر، باوضو ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

زیادہ بہتر اور جلد نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ وظیفہ دن میں کم از کم 2 بار لازمی پڑھیں۔ خاص کر رات سونے سے پہلے اور صبح گھر نکلنے سے پہلے کم از کم ایک بار ضرور پڑھ کر اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر دم کر لیں۔

حوالہ جات

صحیح بخاری - 5738، 5739، 4439، 5687، 5688، 3370، 5007، 2311

ترمذی - 3575، 486، 2457

AliMagnus fakeer.pk www.fakeer.pk

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk